



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
کہو کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری
جو دلی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
اور اللہ کی دلی بول کر شہادت ہے
کہ تم اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرو۔

ارکانِ اسلام

کلمہ

نماز

روزہ

زکوٰۃ

حج

اسلامی تعلیمات عبادات



کتاب برائے فروخت نہیں ہے۔
اشاعت کی عام اجازت ہے۔

تعلیمی
اصول



المصطفیٰ ﷺ مرکز کے اغراض ومقاصد

فقط اللہ کی عبادت

محبت و اطاعت مصطفیٰ ﷺ کی

اللہ کی مخلوق کی خدمت

وَاَعِزُّوْا لِلّٰهِ وَلَا تَفْسُرُوْا بِهٖ شَيْئًا
ترجمہ: اور صرف اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ (سورہ احزاب: ۳۶)

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ
ترجمہ: اے نبی ﷺ! آپ سے کہہ دیا کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو (سورہ آل عمران: ۶۴)

ارْجِعُوْا مِّنْهُ لِيَّ اَلْاَوْسَمٰۤى
ترجمہ: تم زمین و آسمان پر مکرر بار بار اللہ سے رجوع کرو (سورہ نازعات: ۲۱)

المصطفیٰ مرکز کے رہنما اصول

جو کام زیادہ کرنے ہیں ☆ قرآن و سنت پر عمل اور دعوت: ترجمہ۔ اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرتا رہے گا اور اللہ سے ڈرتا رہے گا اور پرہیزگاری اختیار کرے گا تو ایسے لوگ ہی کامیاب ہیں۔ (النور - ۵۲)

☆ مسلم امہ سے فرقہ پرستی و تعصبات کے خاتمے کی کوشش: ترجمہ۔ تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقے میں مت پڑو۔ (آل عمران - ۱۰۳)

☆ فلاح اتحاد امت کی کوشش: ترجمہ۔ تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک تم اپنے بھائی کیلئے وہ پسند نہ کرو جو اپنے لیے پسند کرتے ہو۔ (مسلم)

☆ فکر آخرت: ترجمہ۔ جو آخرت کی کھنچی کا طالب ہے ہم اس کی کھنچی میں ترقی دیں گے۔ (الثوری - ۲۰)

جو کام بالکل نہیں کرنے ☆ شرک: ترجمہ۔ کہہ دو کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اللہ کی عبادت کروں اور اس کے ساتھ شریک نہ کروں۔ (العنکبوت - ۲۵)

☆ بدعت: ترجمہ۔ ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جائے گی۔ (مسلم)

☆ ظلم: ترجمہ۔ کامل مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں۔ (بخاری)

☆ حقوق العباد میں کوتاہی: ترجمہ۔ اور والدین کے ساتھ احسان کرو اور رشتہ داروں، یتیموں، مساکین اور قربت دار ہمسایہ اور غیر قربت دار ہمسایہ۔ (النساء - ۳۶)

جن کا ادب کرنا ہے ☆ اہل بیت اطہار: ترجمہ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دوست رکھو اللہ تعالیٰ کو اس لیے کہ وہ تم کو نعمتیں کھلاتا ہے اور دوست رکھو مجھے اللہ کیلئے اور دوست رکھو میرے اہل بیت کو میرے لیے۔ (ترمذی)

☆ صحابہ کرام: ترجمہ۔ مہاجر و انصار میں سبقت لے جانے والے اور سب سے پہلے ایمان لانے والے جنہوں نے نیکی میں (ان کی) اتباع کی۔ اللہ سب سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے۔ (التوبہ - ۱۰۰)

☆ اولیاء کرام: ترجمہ۔ اللہ کے نیک بندوں میں بعض ایسے ہیں کہ اگر اللہ پر قسم کھالیں تو اللہ پوری کر دیتا ہے۔ (مسلم)

☆ علماء کرام: ترجمہ۔ علماء انبیاء کے وارث ہیں۔ (ابوداؤد)

اسلامی تعلیمات عبادات

ارکان اسلام

کلمہ

نماز

روزہ

زکوٰۃ

حج



تعلیمات
محمد مصطفیٰ ﷺ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نام کتاب: اسلامی تعلیمات عبادات

مرتب: **المصطفیٰ مرکز** چک شاہ پور، 2 کلومیٹر ہرن مینار موٹروے انٹر چینج،
حافظ آباد روڈ شیخوپورہ پنجاب پاکستان

سال اشاعت: 2022

تعداد: 1000

پرنٹر: علی گرافکس اینڈ پرنٹنگ پریس 0301
8545600

کمپوزنگ اینڈ ڈیزائننگ: حافظ محمد عثمان

کتاب ہذا میں اگر کسی قسم کی کوئی غلطی رہ گئی ہو تو
ادارے کو مطلع فرما کر اپنا دینی فرض پورا کریں اور
ہمیں شکریہ کا موقع فراہم کریں۔ شکریہ۔

فہرست مضامین

صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
	ارکان اسلام	
2	کلمہ	1
10	طہارت و پاکیزگی	2
11	قضائے حاجت اور استنجاء کا مسنون طریقہ	3
12	نجاست کے مسائل	4
16	غسل کا مسنون طریقہ	5
17	جنابت اور غسل کے مسائل	6
18	تیمم کا حکم	7
19	مسواک کی اہمیت اور فضیلت	8
20	وضو اور اس کے فضائل و برکات	9
21	وضو کا مسنون طریقہ	10
22	سر کے مسح کا طریقہ	11
23	کانوں کے مسح کا طریقہ	12
23	پاؤں کی انگلیوں کا خدال	13
23	موزوں پر مسح	14

24	وضو کے بعد کی دعا	15
25	وضو کے مسائل	16
نماز		
26	مسجد	17
27	مسجد کے فضائل	18
30	مسجد کے آداب	19
31	اذان اور اس کے فضائل	20
33	اذان کے کلمات	21
36	اذان کے مسائل	22
37	اذان کے بعد کی دعا	23
39	نماز کے فضائل	24
42	نماز کے اوقات	25
45	ممنوع اوقات	26
46	نماز کا طریقہ	27
نماز کے مسائل		
47	کیڑے اور زمین کا پاک ہونا	28
48	ستر	29

49	قبلہ رُخ ہونا	30
50	نیت	31
50	تکبیر تحریمہ	32
50	ہاتھ باندھنا	33
51	قیام کی دعا	34
53	بسم اللہ پڑھنا	35
53	سورت فاتحہ	36
56	آمین	37
57	نماز میں قرأت	38
58	رفع یدین	39
59	رکوع کا طریقہ	40
61	رکوع و سجود کی تسبیحات	41
62	قومہ	42
63	سجدے کا طریقہ	43
65	دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا	44
65	سجدوں کے درمیان کی دعا	45

65	دو رکعت کے بعد بیٹھنا	46
66	تشہد کا طریقہ	47
67	درویش شریف	48
68	درویش شریف کے بعد کی دعا	49
68	سلام سے پہلے کی دعا	50
68	سلام	51
69	تکبیرات	52
70	چار رکعت والی نماز	53
70	نماز میں ادھر ادھر دیکھنا	54
71	پہلوؤں پر ہاتھ رکھنا	55
71	رکوع و سجود میں قرآن پڑھنا	56
72	کھانے کی موجودگی میں نماز	57
72	ایڑیوں پر بیٹھنا	58
72	نماز میں جمائی لینا	59
73	نماز میں باتیں کرنا	60
74	سانپ اور کچھو کو قتل کرنا	61

74	سجدہ سہو	62
75	مسجد میں نماز ادا کرنا	63
77	عورتوں کا مسجد جانا	64
78	باجماعت نماز	65
78	صفوں کی ترتیب	66
79	نمازی کے آگے سے گزرنا	67
80	سترہ	68
81	نماز باجماعت کے مسائل	69
83	امام کو لقمہ دینا	70
84	دونمازیں جمع کرنا	71
84	نماز وتر	72
88	دعائے قنوت	73
89	نماز جمعہ	74
90	نماز جمعہ کے مسائل	75
93	سنن و نوافل	76
95	نماز تراویح	77

96	نمازِ قصر کے مسائل	78
99	سفر سے واپسی پر نماز	79
99	مریض کی نماز	80
100	نمازِ تہجد	81
103	نمازِ اشراق	82
103	نمازِ چاشت	83
105	تحیۃ الوضوء	84
105	تحیۃ المسجد	85
106	نمازِ استخارہ	86
108	صلۃ التسلیم	87
110	سجدۃ تلاوت	88
110	نمازِ استسقاء	89
111	بیمار کی عیادت اور مسائل میت	90
115	غسل، کفن و دفن	91
116	نمازِ جنازہ کی فضیلت اور مسائل	92
118	خودکشی	93

119	دعاۓ مغفرت	94
119	سوگ کے مسائل	95
121	تعزیت کا مسنون طریقہ	96
122	قبر	97
123	نمازِ جنازہ کا طریقہ	98
124	نمازِ جنازہ کی دعائیں	99
126	بچے کی نمازِ جنازہ کی دعائیں	100
126	میت کو دفن کرنے کے بعد کی دعا	101
126	غائبانہ نمازِ جنازہ	102
127	نمازِ عیدین	103
روزہ		
130	روزے کی فرضیت و اہمیت	103
135	روزے کی شرائط	104
135	سحر و افطار کے احکام	105
136	روزے کے مختلف مسائل	106
138	مکروہ روزے	107

139	نفل روزے	108
142	رات کا قیام	109
145	تلاوت قرآن کریم	110
146	فضیلت والی رات	111
146	اعتکاف کے مسائل	112
149	صدقہ فطر اور خیرات	113
زکوٰۃ		
151	زکوٰۃ کی فرضیت	114
152	زکوٰۃ نہ دینے پر وعید	115
154	زکوٰۃ کے مصارف	116
155	جن کے لیے زکوٰۃ لینا جائز نہیں	117
زکوٰۃ کا نصاب		
156	روپے پیسے اور سونے چاندی میں زکوٰۃ	118
157	جانوروں میں زکوٰۃ	119
159	پھل اور غلہ جات میں زکوٰۃ	120
160	معدنیات میں زکوٰۃ	121

160	وقت سے پہلے زکوٰۃ کی ادائیگی	122
161	حج و عمرہ	121
162	خانہ کعبہ کی فضیلت	122
165	مدینہ منورہ کی فضیلت	123
166	اہل مدینہ کی فضیلت	124
167	مسجد نبوی کی فضیلت	125

ارکانِ اسلام

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَارِزًا يَوْمًا لِلنَّاسِ، فَأَتَاهُ جَبْرِيلُ، فَقَالَ: مَا الْإِيمَانُ قَالَ: "الْإِيمَانُ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَبِلِقَائِهِ وَرُسُلِهِ وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ، قَالَ: مَا الْإِسْلَامُ قَالَ: الْإِسْلَامُ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ، وَتُؤَدِّيَ الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ، وَتَصُومَ رَمَضَانَ، قَالَ: مَا الْإِحْسَانُ قَالَ: أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ، قَالَ: مَتَى السَّاعَةُ قَالَ: مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ، وَسَأُخْبِرُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا إِذَا وَلَدَتِ الْأُمَّةُ رَبَّهَا، وَإِذَا تَطَاوَلَ رُعَاةُ الْإِبِلِ الْبُهِمُ فِي الْبُنْيَانِ فِي خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ، ثُمَّ تَلَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ (سورة لقمان آية 34)، ثُمَّ أَذْبَرَ، فَقَالَ: رُدُّوهُ، فَلَمْ يَرَوْا شَيْئًا، فَقَالَ: هَذَا جَبْرِيلُ، جَاءَ يُعَلِّمُ النَّاسَ دِينَهُمْ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: جَعَلَ ذَلِكَ كُلُّهُ مِنَ الْإِيمَانِ ﴿صحيح بخاری: ۵۰﴾

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں تشریف فرما تھے کہ آپؐ کے پاس ایک شخص آیا اور پوچھنے لگا کہ ایمان کسے کہتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پاک کے وجود اور اس کی

وحدانیت پر ایمان لاؤ اور اس کے فرشتوں کے وجود پر اور اس (اللہ) کی ملاقات کے برحق ہونے پر اور اس کے رسولوں کے برحق ہونے پر اور مرنے کے بعد دوبارہ اٹھنے پر ایمان لاؤ۔“ پھر اس نے پوچھا کہ اسلام کیا ہے؟ آپ ﷺ نے پھر جواب دیا کہ ”اسلام یہ ہے کہ تم خالص اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ اور نماز قائم کرو۔ اور زکوٰۃ فرض ادا کرو۔ اور رمضان کے روزے رکھو۔“ پھر اس نے احسان کے متعلق پوچھا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”احسان یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو اگر یہ درجہ نہ حاصل ہو تو پھر یہ تو سمجھو کہ وہ تم کو دیکھ رہا ہے۔“ پھر اس نے پوچھا کہ قیامت کب آئے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کے بارے میں جواب دینے والا پوچھنے والے سے کچھ زیادہ نہیں جانتا (البتہ) میں تمہیں اس کی نشانیاں بتلا سکتا ہوں۔ وہ یہ ہیں کہ جب لونڈی اپنے آقا کو جنے گی اور جب سیاہ اونٹوں کے چرانے والے (دیہاتی لوگ ترقی کرتے کرتے) مکانات کی تعمیر میں ایک دوسرے سے بازی لے جانے کی کوشش کریں گے (یاد رکھو) قیامت کا علم ان پانچ چیزوں میں ہے جن کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی کہ ”اللہ ہی کو قیامت کا علم ہے کہ وہ کب ہوگی“ (آخر آیت تک) پھر وہ پوچھنے والا پیٹھ پھیر کر جانے لگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے واپس بلا کر لاؤ۔ لوگ دوڑ پڑے مگر وہ کہیں نظر نہیں آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ جبرائیلؑ تھے جو لوگوں کو ان کا دین سکھانے آئے تھے۔ ابو عبد اللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تمام باتوں کو ایمان ہی قرار دیا ہے۔

کلمہ

﴿عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: "يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَفِي قَلْبِهِ وَزُنْ شَعِيرَةٌ مِنْ خَيْرٍ، وَيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَفِي قَلْبِهِ وَزُنْ بُرَّةٌ مِنْ خَيْرٍ، وَيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَفِي قَلْبِهِ وَزُنْ ذَرَّةٌ مِنْ خَيْرٍ"، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: قَالَ أَبَانُ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، حَدَّثَنَا أَنَسٌ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِنْ إِيْمَانٍ مَكَانٍ مِنْ خَيْرٍ ﴿

(صحیح بخاری: ۴۴)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے « لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ » کہہ لیا اور اس کے دل میں جو کے دانے برابر بھی (ایمان) ہے تو وہ (ایک نہ ایک دن) دوزخ سے ضرور نکلے گا اور دوزخ سے وہ شخص (بھی) ضرور نکلے گا جس نے کلمہ پڑھا اور اس کے دل میں گہیوں کے دانہ برابر خیر ہے اور دوزخ سے وہ (بھی) نکلے گا جس نے کلمہ پڑھا اور اس کے دل میں اک ذرہ برابر بھی خیر ہے۔ ابو عبد اللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) فرماتے ہیں کہ ابان نے بروایت قتادہ بواسطہ انس رضی اللہ عنہ رسول ﷺ سے « خیر » کی جگہ « ایمان » کا لفظ نقل کیا ہے۔

﴿عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: "إِذَا أَقْبَعَدَ الْبُؤْمُ مِنْ فِي قَبْرِهِ أُتِيَ، ثُمَّ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، فَذَلِكَ قَوْلُهُ: يُشَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ﴾ (سورة إبراهيم آية ۲۴، (صحیح بخاری: ۱۳۶۹)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مومن جب اپنی قبر میں بٹھایا جاتا ہے تو اس کے پاس فرشتے آتے ہیں۔ وہ شہادت دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ تو یہ اللہ کے اس

فرمان کی تعبیر ہے جو سورۃ ابراہیم میں ہے کہ اللہ ایمان والوں کو دنیا کی زندگی اور آخرت میں ٹھیک بات یعنی توحید پر مضبوط رکھتا ہے۔

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: "لَبَّأْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ؟ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَمَنْ قَالَهَا فَقَدْ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ، وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ، وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ﴾ (صحیح بخاری: ۱۳۹۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ فوت ہو گئے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو عرب کے کچھ قبائل کافر ہو گئے (اور کچھ نے زکوٰۃ سے انکار کر دیا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان سے لڑنا چاہا) تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی موجودگی میں کیونکر جنگ کر سکتے ہیں مجھے حکم ہے لوگوں سے اس وقت تک جنگ کروں جب تک کہ وہ «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ» کی شہادت نہ دیدیں اور جو شخص اس کی شہادت دیدے تو میری طرف سے اس کا مال و جان محفوظ ہو جائے گا۔ سو اسی کے حق کے (یعنی قصاص وغیرہ کی صورتوں کے) اور اس کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا۔

﴿عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: "بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ،

وَالسَّبْعِ، وَالطَّاعَةِ، وَالنُّصْحَ لِكُلِّ مُسْلِمٍ" (صحیح بخاری: ۲۱۵۷)

حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بات کی شہادت پر کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ اور نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے اور (اپنے مقررہ امیر کی بات) سننے اور اس کی اطاعت کرنے پر اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے کی بیعت کی تھی۔

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَوْ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ - شَكَ الْأَعْمَشُ - قَالَ: لَبَّأْنَا كَانْ غَزْوَةً تَبُوكَ أَصَابَ النَّاسَ مَجَاعَةٌ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَوْ أَذْنَتْ لَنَا فَتَحَرْنَا نَوَاضِحَنَا، فَأَكَلْنَا وَادَّهَنَّا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِفْعَلُوا»، قَالَ: فَجَاءَ عُمَرُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنْ فَعَلْتَ قَلَّ الظَّهْرُ، وَلَكِنْ ادْعُهُمْ بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ، ثُمَّ ادْعُ اللَّهَ لَهُمْ عَلَيْهَا بِالْبَرَكَاتِ، لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ فِي ذَلِكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «نَعَمْ»، قَالَ: فَدَعَا بِنَطْعٍ، فَبَسَطَهُ، ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ، قَالَ: فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِكَفِّ ذُرَّةٍ، قَالَ: وَيَجِيءُ الْآخَرُ بِكَفِّ تَمْرٍ، قَالَ: وَيَجِيءُ الْآخَرُ بِكُسْرَةٍ حَتَّى اجْتَمَعَ عَلَى النَّطْعِ مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ يُسِيرُ، قَالَ: فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ بِالْبَرَكَاتِ، ثُمَّ قَالَ: «خُذُوا فِي أَوْعِيَّتِكُمْ»، قَالَ: فَأَخَذُوا فِي أَوْعِيَّتِهِمْ، حَتَّى مَا تَرَكُوا فِي الْعُسْكَرِ وَعَاءً إِلَّا مَلَأُوهُ، قَالَ: فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا، وَفَضَلَتْ فَضْلَةً، فَقَالَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّي رَسُولُ اللَّهِ، لَا يَلْقَى اللَّهُ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرُ شَالٍ، فَيُحْجَبُ عَنِ الْجَنَّةِ»

(صحیح مسلم: ۱۳۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یا حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ غزوہ تبوک کے دن (سفر میں) لوگوں کو (زادراہ ختم ہو جانے کی بنا پر) فاقے لاحق ہو گئے۔ انہوں نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ! اگر آپ ہمیں اجازت دیں تو ہم پانی ڈھونڈنے والے اونٹ ذبح کر لیں، (ان کا گوشت) کھائیں اور (ان کی چربی سے) تیل بنائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایسا کر لو۔“ (کہا: اتنے میں عمر رضی اللہ عنہ آگئے اور عرض کی: اللہ کے رسول ﷺ! اگر آپ نے ایسا کیا تو سواریاں کم ہو جائیں گی، اس کے بجائے آپ سب لوگوں کو ان کے بچے ہوئے زادراہ سمیت بلوا لیجئے، پھر اس پر ان کے لیے اللہ سے برکت کی دعا کیجئے، امید ہے اللہ تعالیٰ اس میں برکت ڈال دے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ٹھیک ہے۔“ (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یا ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ ﷺ نے چمڑے کا ایک دسترخوان منگوا کر بچھا دیا، پھر لوگوں کا بچا ہوا زادراہ منگوا یا (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یا ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا: کوئی مٹھی بھر مکئی، کوئی مٹھی بھر کھجور اور کوئی روٹی کا ٹکڑا لانے لگا یہاں تک کہ ان چیزوں سے دسترخواں پر تھوڑی سی مقدار جمع ہو گئی) (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یا ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اس پر برکت کی دعا فرمائی، پھر لوگوں سے فرمایا: ”اپنے اپنے برتنوں میں (ڈال کر) لے جاؤ۔“ سب نے اپنے اپنے برتن بھر لیے یہاں تک کہ انہوں نے لشکر کے برتنوں میں کوئی برتن بھرے بغیر نہ چھوڑا (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا: اس کے بعد سب نے ملکر (اس دسترخوان سے) سیر ہو کر کھایا لیکن کھانا پھر بھی بچا دیا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے (لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے) فرمایا: ”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں،

جو بندہ ان دونوں میں شک کیے بغیر اللہ سے ملے گا اسے جنت (میں داخل ہونے) سے نہیں روکا جائے گا۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يُصَاحُ بِرَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ، فَيُنْشَرُ لَهُ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ سِجِّلًا، كُلُّ سِجِّلٍ مَدَّ الْبَصَرِ، ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: هَلْ تُنْكِرُ مِنْ هَذَا شَيْئًا، فَيَقُولُ: لَا يَا رَبِّ، فَيَقُولُ: أَظْلَمْتُكَ كَتَبْتَنِي الْخَافِظُونَ، ثُمَّ يَقُولُ: أَلَيْكَ عُدْرًا؟ أَلَيْكَ عَنْ ذَلِكَ حَسَنَةٌ؟ فَيَهَابُ الرَّجُلُ فَيَقُولُ: لَا، فَيَقُولُ: بَلَى، إِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَاتٍ، وَإِنَّهُ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ، فَتُخْرَجُ لَهُ بِطَاقَةٌ فِيهَا: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، قَالَ: فَيَقُولُ: يَا رَبِّ، مَا هَذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هَذِهِ السِّجِّلاتِ، فَيَقُولُ: إِنَّكَ لَا تُظْلَمُ، فَتُوضَعُ السِّجِّلاتُ فِي كِفَّةٍ وَالْبِطَاقَةُ فِي كِفَّةٍ، فَطَاشَتِ السِّجِّلاتُ وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: الْبِطَاقَةُ الرُّقْعَةُ، وَأَهْلٌ مِصْرَ يَقُولُونَ لِلرُّقْعَةِ: بِطَاقَةٌ ﴿(سنن ابن ماجہ: ۳۳۰۰)﴾

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن تمام لوگوں کے سامنے میری امت کے ایک شخص کی پکار ہوگی، اور اس کے ننانوے دفتر پھیلا دیئے جائیں گے، ہر دفتر حدنگاہ تک پھیلا ہوگا، پھر اللہ عزوجل فرمائے گا: کیا تم اس میں سے کسی چیز کا انکار کرتے ہو؟ وہ کہے گا: نہیں، اے

رب! اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا میرے محافظ کا تمہوں نے تم پر ظلم کیا ہے؟ پھر فرمائے گا: کیا تمہارے پاس کوئی نیکی بھی ہے؟ وہ آدمی ڈر جائے گا، اور کہے گا: نہیں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: نہیں، ہمارے پاس کئی نیکیاں ہیں، اور آج کے دن تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا، پھر ایک پرچہ نکالا جائے گا جس پر **أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ** لکھا ہوگا، وہ کہے گا: اے میرے رب! ان دفتروں کے سامنے یہ پرچہ کیا حیثیت رکھتا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: آج تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا، پھر وہ تمام دفتر ایک پلڑے میں رکھے جائیں گے اور وہ پرچہ دوسرے پلڑے میں، وہ سارے دفتر ہلکے پڑ جائیں گے اور پرچہ بھاری ہوگا۔ محمد بن یحییٰ کہتے ہیں: «بطاقہ» پرچے کو کہتے ہیں، اہل مصر قعہ کو «بطاقہ» کہتے ہیں۔

﴿عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ عَلَيْهِ جُبَّةٌ سِيَجَانٍ مَّرْزُورَةٌ بِالْذِّبْيَا ج فَقَالَ: أَلَا إِنَّ صَاحِبَكُمْ هَذَا قَدْ وَضَعَ كُلَّ فَارِسِ ابْنِ فَارِسٍ قَالَ: يُرِيدُ أَنْ يَضَعَ كُلَّ فَارِسِ ابْنِ فَارِسٍ وَيَرْفَعَ كُلَّ رَاغِ ابْنِ رَاغٍ قَالَ: فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَجَامِيعِ جُبَّتِهِ وَقَالَ: أَلَا أَرَى عَلَيْكَ لِبَاسَ مَنْ لَا يَعْقِلُ؟ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ نُوحًا عَلَيْهِ السَّلَامُ لَهَا حَضَرَتُهُ الْوَفَاةُ قَالَ لِابْنِهِ: إِنِّي قَاصٌّ عَلَيْكَ الْوَصِيَّةَ أَمْرُكَ بِاثْنَتَيْنِ وَأَمْتِهَاكَ عَنِ اثْنَتَيْنِ أَمْرُكَ بِ(لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ) فَإِنَّ السَّمَوَاتِ السَّبْعَ وَالْأَرْضِينَ السَّبْعَ لَوْ وَضَعْتَ فِي كِفَّةٍ وَوَضَعْتَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فِي كِفَّةٍ رَجَحَتْ بِهِنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَوْ أَنَّ السَّمَوَاتِ السَّبْعَ

وَالْأَرْضِينَ السَّبْعَ كُنْ حَلَقَةً مُّبَهَّمَةً فَصَبَّهْنِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَمَحْمَدِهِ فَإِنَّهَا صَلَاةٌ كُلِّ شَيْءٍ وَبِهَا يُرْزَقُ الْخَلْقُ
وَأَنْتَ هَاكَ عَنِ الشِّرْكِ وَالْكِبْرِ قَالَ: قُلْتُ: أَوْ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ!
هَذَا الشِّرْكَ قَدْ عَرَفْنَاكَ فَمَا الْكِبْرُ؟ قَالَ: أَنْ يَكُونَ لِأَحَدِنَا
نَعْلَانِ حَسَنَتَانِ لِهَمَا شِرْكَانِ حَسَنَانِ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: هُوَ أَنْ
يَكُونَ لِأَحَدِنَا أَصْحَابٌ يَجْلِسُونَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: لَا. قِيلَ: يَا رَسُولَ
اللَّهِ! فَمَا الْكِبْرُ؟ قَالَ: سَفَهُ الْحَقِّ وَغَمُصُ النَّاسِ ﴿(سلسلة صحیحہ: ۳۱۴۰)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ گاؤں کا ایک دیہاتی شخص آیا، اس نے ریشمی بٹنوں والا ایک سیجانی جبہ پہنا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: خبردار! تمہارے اس ساتھی نے ہر شہ سوار ابن شہ سوار کو مات دے دی ہے۔ اور یہ چاہتا ہے کہ ہر شہ سوار کو مات دے دے۔ اور ہر چرواہے ابن چرواہے کو بلند کر دے، رسول اللہ ﷺ نے اس کو اس کے جبے سے پکڑا اور فرمایا: میں تم پر کسی بے وقوف کا لباس دیکھ رہا ہوں۔ پھر فرمایا: اللہ کے نبی نوح علیہ السلام! جب ان کی وفات کا وقت آیا تو انہوں نے اپنے بیٹے سے کہا: میں تمہیں وصیت بتاتا ہوں، میں تمہیں دو باتوں کا حکم دیتا اور دو باتوں سے منع کرتا ہوں۔ میں تمہیں (لا الہ الا اللہ) کا حکم دیتا ہوں کیوں کہ اگر ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں ایک پلڑے میں رکھے جائیں، اور لا الہ الا اللہ دوسرے پلڑے میں تو لا الہ الا اللہ کا پلڑا بھاری ہو جائے گا اور اگر ساتوں زمین اور ساتوں آسمان ایک مضبوط دائرہ بن جائیں تو لا الہ الا اللہ انہیں توڑ دے گا، اور میں تمہیں سبحان اللہ وحمده کا حکم دیتا ہوں کیوں کہ یہ ہر مخلوق کی دعا ہے اور اسی کے ذریعے مخلوق کو رزق دیا جاتا ہے۔ میں تمہیں شرک اور تکبر سے منع کرتا

ہوں، میں نے کہا: یا کسی نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! شرک تو ہمیں معلوم ہے، یہ تکبر کیا ہے؟ کیا ہم میں کسی شخص کے خوب صورت جوتے اور خوب صورت تسمے ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ کیا ہم میں سے کسی شخص کے دوست ہوں جو اس کے پاس بیٹھیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ اے اللہ کے رسول! پھر تکبر کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: حق کا انکار اور لوگوں کو حقیر سمجھنا۔

طہارت و پاکیزگی

﴿إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ﴾ (البقرہ: ۲۲۲)

”بیشک اللہ توبہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور بہت پاک رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔“

﴿عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْحُبْثِ وَالْخَبَائِثِ﴾

(البخاری: ۲۶۳۲)

”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْحُبْثِ وَالْخَبَائِثِ (اے اللہ! بیشک میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں ناپاک جنوں اور ناپاک جننیوں سے۔)“

﴿عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَائِطِ قَالَ: غُفْرَانُكَ﴾ (ابن ماجہ: ۳۰۰)

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء

سے نکلے تو یہ دعا پڑھتے: غُفِّرَ اِنَّكَ (اے اللہ! میں تیری بخشش کا طلبگار ہوں۔)

قضائے حاجت اور استنجاء کا مسنون طریقہ

﴿عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِذَا أَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ، وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا﴾

(البخاری: ۳۹۳)

”حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بے شک نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم (قضائے حاجت کے واسطے) بیت الخلاء آؤ تو نہ قبلہ کی طرف رخ کرو اور نہ ہی اس کی طرف پیٹھ کرو۔“

﴿عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَأْخُذَنَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ، وَلَا يَسْتَنْجِي بِيَمِينِهِ﴾ (البخاری: ۱۵۳)

”حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی پیشاب کرے تو اپنے آلہ تناسل کو اپنے دائیں ہاتھ سے نہ پکڑے اور نہ ہی اپنے دائیں ہاتھ سے استنجاء کرے۔“

﴿عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اتَّقُوا الْمَلَاعِينَ الثَّلَاثَ: الْبَرَازَ فِي الْمَوَارِدِ، وَقَارِعَةَ الطَّرِيقِ وَالْظِّلَّ﴾ (سنن أبی داود: ۲۶)

”حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لعنت کے تین اسباب سے اجتناب کرو: گھاٹوں پر، شاہراہ عام پر اور رسائی کے نیچے رفع حاجت کرنے سے۔“

﴿عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: لَا يَخْرُجُ الرَّجُلَانِ يَضْرِبَانِ الْغَائِطَ كَاشِفَيْنِ عَنْ عَوْرَتَيْهِمَا يَتَحَدَّثَانِ، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَمُقْتُ عَلَى ذَلِكَ﴾ (سنن أبي داود: ۱۵)

”حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب دو آدمی قضاے حاجت کریں تو ان کو ایک دوسرے سے پردہ میں ہونا چاہیے اور اس حالت میں ایک دوسرے سے باہم گفتگو بھی نہ کریں۔ اس لئے کہ ایسے فعل پر اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں۔“

﴿عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قِيلَ لَهُ: قَدْ عَلَّمَكُمْ نَبِيُّكُمْ ﷺ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى الْحِرَاءَةَ قَالَ: فَقَالَ: أَجَلٌ لَقَدْ نَهَانَا أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقَبِيلَةَ لِغَائِطٍ، أَوْ بَوْلٍ، أَوْ أَنْ نَسْتَنْجِيَ بِالْيَمِينِ، أَوْ أَنْ نَسْتَنْجِيَ بِأَقْلٍ مِنْ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ، أَوْ أَنْ نَسْتَنْجِيَ بِرَجِيعٍ أَوْ بِعُظْمٍ﴾ (صحیح مسلم: ۲۶۲)

”حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں منع فرمایا ہے کہ ہم قضاے حاجت اور پیشاب کے وقت قبلہ رخ ہوں یا دائیں ہاتھ سے استنجاء کریں یا تین ڈھیلوں سے کم سے استنجاء کریں یا گوبر، لید اور ہڈی سے استنجاء کریں۔“

نجاست کے مسائل

﴿عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثُّوبَ، فَقَالَتْ: كُنْتُ أَغْسِلُهُ

مَنْ ثَوَّبَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَيَخْرُجْ إِلَى الصَّلَاةِ وَأَثَرُ الْغُسْلِ فِي ثَوْبِهِ بُقِعَ الْمَاءُ ﴿بخاری: ۲۳۰﴾

”حضرت سلیمان بن یسار رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کپڑوں کو لگنے والی منی کے متعلق پوچھا۔ انہوں نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے منی کو دھویا کرتی تھی، پھر وہ نماز کے لیے اس حال میں نکلتے تھے کہ اس منی کو کپڑے سے دھونے کا اثر اور نشان کپڑے میں ابھی موجود ہوتا تھا۔“

﴿فَقَالَتْ عَائِشَةُ: إِنَّمَا كَانَ يُجْزِئُكَ إِنْ رَأَيْتَهُ أَنْ تَغْسِلَ مَكَانَهُ، فَإِنْ لَمْ تَرَ نَضَحْتَ حَوْلَهُ، وَلَقَدْ رَأَيْتُنِي أَفْرُكُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَزَكَا فَيَصِلُ فِيهِ﴾ (صحیح مسلم: ۲۸۸)

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کپڑوں پر لگی ہوئی منی کے دھونے کے بارے میں فرمایا: بے شک اگر تجھے منی کے لگنے کی جگہ کا پتہ ہے تو اس جگہ کو دھونا تیرے لیے کافی ہے۔ اور اگر تجھے جگہ کا پتہ نہ چلے تو اس کے ارد گرد کی جگہ کو (اندازے سے) دھولیا کرو۔ اور تحقیق میں نے دیکھا کہ: میں رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے منی کو کھرچ دیا کرتی تھی، پھر آپ ﷺ اسی کپڑے میں نماز ادا فرما لیتے تھے۔“

﴿عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ: جَاءَتِ امْرَأَةً إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: إِحْدَانَا يُصِيبُ ثَوْبَهَا مِنْ دَمِ الْحَيْضَةِ كَيْفَ تَصْنَعُ بِهِ؟ قَالَ: تَحْتُهُ، ثُمَّ تَقْرُصُهُ بِالْمَاءِ، ثُمَّ تَنْضَحُهُ ثُمَّ تُصَلِّي فِيهِ﴾

”حضرت اسماء رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک عورت نبی کریم ﷺ کے پاس آئی اور کہنے لگی: ہم میں سے کسی عورت کے کپڑے پر حیض کا خون لگ جاتا ہے، تو وہ اس سے کیا معاملہ کرے؟ نبی ﷺ فرمایا: پہلے اسے کھرچ ڈالو، پھر پانی سے ل کر دھولو، پھر اس پر کھلا پانی بہاؤ، پھر اس میں نماز پڑھ لو۔“

﴿عَنْ لُبَابَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: بَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي جَرِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَعْطِنِي ثَوْبَكَ وَالْبَسُ ثَوْبًا غَيْرَهُ، فَقَالَ: إِمَّا يُنْضَحُ مِنْ بَوْلِ الذَّكَرِ وَيُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْأُنْثَى﴾ (ابن ماجہ: ۵۲۲)

”حضرت لبابہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ (جب شیر خوار تھے) نے رسول اللہ ﷺ کی گود میں پیشاب کر دیا۔ پس میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اپنے کپڑے مجھے دے دیں اور دوسرے کپڑے پہن لیں (میں دھو دوں گی)۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: لڑکے کے پیشاب پر بغیر رگڑنے کے چھینٹے مارے جاتے ہیں اور لڑکی کا پیشاب رگڑ کر دھویا جاتا ہے۔“

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا نَرُكِبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيلَ مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ عَطَشْنَا، أَفَنَتَوَضَّأُ بِمَاءِ الْبَحْرِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: هُوَ الطَّهُّورُ مَا وَهُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهُ﴾

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم سمندر میں سفر کرتے ہیں اور اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی لے کر جاتے ہیں۔ پس اگر ہم اس پانی سے وضو کریں تو ہمیں پیاس لگ جاتی ہے (تو اس کے لیے پانی نہیں ہوتا) تو کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کر لیا کریں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا پانی پاک ہے اور اس کا مرد ار حلال ہے۔“

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يَغْتَسِلُ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ﴾ (صحیح مسلم: ۶۸۴)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو شخص حالت جنابت میں ہو وہ کھڑے پانی میں غسل نہ کرے۔“

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: طُحُورُ إِنَاءٍ أَحَدِكُمْ إِذَا وَلَغَ فِيهِ الْكَلْبُ أَنْ يَغْسِلَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَوْ لَاهُنَ بِالْأَرْبَاعِ﴾ (مسلم: ۶۷۷)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی کے برتن میں جب کوئی کتا منہ ڈال جائے تو اسے سات مرتبہ دھویا جائے، سب سے پہلے مٹی سے مل کر۔“

﴿عَنْ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّهَا لَيَسَتْ بِنَجَسٍ إِنَّمَا هِيَ مِنَ الطَّوَافِينَ عَلَيْكُمْ وَالطَّوَافَاتِ﴾ (سنن نسائی: ۶۸)

”حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بلی کے متعلق ارشاد فرمایا: وہ نجس نہیں، کیونکہ یہ ہر وقت آمد و رفت رکھنے والا گھریلو جانور ہے۔“

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلَا يَغْمِسْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ﴾ (بخاری و مسلمہ: ۱۶۲/۶۶۵)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جب کوئی نیند سے بیدار ہو تو تین مرتبہ دھونے سے پہلے اپنا ہاتھ پانی کے برتن میں نہ ڈالے، کیونکہ اسے یہ معلوم نہیں کہ رات بھر ہاتھ کہاں کہاں گردش کرتا رہا۔“

غسل کا مسنون طریقہ

﴿عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: وَضَعْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلًا وَاسْتَرْتُهُ فَصَبَّ عَلَى يَدِهِ فَعَسَلَهَا مَرَّةً، أَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ أَفْرَغَ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ فَعَسَلَ فَرْجَهُ ثُمَّ ذَلِكَ يَدَهُ بِالْأَرْضِ، أَوْ بِالْحَائِطِ ثُمَّ تَمَضَّضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَغَسَلَ رَأْسَهُ ثُمَّ صَبَّ عَلَى جَسَدِهِ ثُمَّ تَنَحَّى فَعَسَلَ قَدَمَيْهِ فَنَاولَتْهُ خِرْقَةً، فَقَالَ بِيَدِهِ هَكَذَا وَلَمْ يُرِدْهَا﴾ (بخاری: ۶۶۱)

”حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے غسل کرنے کیلئے پانی رکھا اور کپڑا ڈال کر پردہ کیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا۔ پھر شرم گاہ کو دھویا۔ پھر اپنا ہاتھ زمین پر رگڑا یا دیوار کے ساتھ، اور ان کو دھویا ایک مرتبہ یا دو مرتبہ۔ پھر کھلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔ چہرہ کو دھویا اور (کہنیوں تک) ہاتھ دھوئے، پھر سر پر اور اس کے

بعد تمام جسم پر پانی ڈالا۔ پھر جہاں غسل کیا تھا اس جگہ سے ہٹ کر پاؤں دھوئے۔ اس کے بعد میں نے آپ ﷺ کو کپڑا دیا (بدن صاف کرنے کیلئے) لیکن آپ ﷺ نے کپڑا نہیں لیا اور پھر آپ ﷺ ہاتھ جھٹکتے ہوئے وہاں سے چلے۔“

جنابت اور غسل کے مسائل

﴿عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ﴾ (صحیح المسلم: ۳۳۹)

”سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب ایک شرم گاہ دوسری شرم گاہ سے تجاوز کر جائے تو غسل واجب ہو گیا۔“

﴿قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ عَنْهُ: كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَاسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَمَرْتُ الْبِقْدَادَ بْنَ الْأَسْوَدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ: فِيهِ الْوُضُوءُ﴾ (بخاری و مسلم: ۴۲۱/۱۴۸)

”حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے مذی بہت زیادہ آتی تھی تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھنے میں شرم محسوس کی، اس لیے میں نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں پوچھیں۔ انہوں نے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: مذی سے وضو واجب ہوتا ہے (غسل نہیں)۔“

﴿عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا الْبَاءُ مِنَ الْبَاءِ﴾ (بخاری و مسلم: ۸۰۱)

”حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

پانی کا استعمال (غسل کرنا) پانی (منی) کے نکلنے سے ہے۔“

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلَتِ امْرَأَةٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمَرَأَةِ تَرَى فِي مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ فِي مَنَامِهِ فَقَالَ: إِذَا كَانَ مِنْهَا مَا يَكُونُ مِنَ الرَّجُلِ فَلْتَعْتَصِلْ ﴿﴾

(بخاری و مسلم: ۴۳۷)

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ سے ایک ایسی عورت کے بارے میں مسئلہ پوچھا جو خواب میں ویسا ہی دیکھتی ہے جیسا کہ ایک نوجوان مرد دیکھتا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب اس کے ساتھ ایسا معاملہ ہو تو اس کو چاہیے کہ وہ غسل کرے۔“

﴿قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ أَهْلُهُ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَعُودَ فَلْيَتَوَضَّأْ﴾ (مسلم: ۴۳۸)

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی اہلیہ کے پاس جائے پھر دوبارہ لطف اندوز ہونے کا ارادہ ہو تو درمیان میں وضو کر لے۔“

﴿قَالَ ﷺ: حَقُّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةٍ أَيَّامٍ يَوْمًا يَغْسِلُ فِيهِ رَأْسَهُ وَجَسَدَهُ﴾ (بخاری و مسلم: ۸۹۷/۲۰۰۰)

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر مسلمان پر حق ہے کہ ہفتہ کے سات دنوں میں سے ایک دن (یعنی جمعہ کے دن) غسل کرے، اس میں اپنے سر کے بالوں کو اور سارے جسم کو اچھی طرح دھوئے۔“

تیمم کا حکم

﴿وَإِنْ كُنْتُمْ مَرَضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْمَطَرِ فَلَا حَرَّ فِي تَمِيمٍ﴾

الْغَابِطِ أَوْ لَبَسْتُمْ الذِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوْهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ ۖ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُورًا ﴿٢٠﴾ ﴿النساء: ۴۳﴾

”اور اگر تم بیمار ہو یا سفر پر ہو یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت کی جگہ سے آیا ہو یا تم نے عورتوں کو چھوا ہو، پھر تم کو پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم کر لو، اور اپنے چہروں اور ہاتھوں کا (اس مٹی سے) مسح کر لو۔ بیشک اللہ بڑا معاف کرنے والا بڑا بخشنے والا ہے۔“

﴿عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ الصَّعِيدَ الطَّيِّبَ طَهُورُ الْمُسْلِمِ وَإِنْ لَّمْ يَجِدِ الْمَاءَ عَشْرَ سِنِينَ فَإِذَا وَجَدَ الْمَاءَ فَلْيُمْسَسْهُ بَشَرَتِهِ﴾ (ترمذی: ۱۲۳۰)

”حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پاک مٹی مومن مسلمان کا وضو ہے، خواہ دس برس تک اسے پانی نہ ملے، مگر جب وہ پانی پالے تو پھر اسے اپنے جسم پر پانی پہنچانا چاہئے۔“

مسواک کی اہمیت اور فضیلت

﴿عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: السُّوَاكُ مَطَهْرَةٌ لِلْفَمِ وَمَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ﴾ (سنن النسائی: ۵)

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسواک منہ کو بہت زیادہ پاک صاف کرنے والی اور اللہ تعالیٰ کو بہت خوش کرنے والی چیز ہے۔“

﴿وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: لَوْلَا أَنْ أَشَقَّ عَلَى أُمِّتِي

لَا مَرْتَهُمْ بِالسَّوَالِكِ عِنْدَ كُلِّ وُضُوءٍ ﴿(بخاری: باب السواک الرطب والبیاس)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر یہ خیال نہ ہوتا کہ میری امت پر بہت مشقت پڑ جائے گی تو میں ان کو ہر وضو کے وقت مسواک کرنے کا حکم کرتا۔“

﴿عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السَّوَالِكِ﴾ (صحیح بخاری: ۸۸۸)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم سے مسواک کے بارے میں بہت کچھ کہہ چکا ہوں۔

وضو اور اس کے فضائل و برکات

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ﴾ (المائدہ: ۶)

”اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیے اٹھو تو اپنے منہ دھولو اور ہاتھ کہنیوں تک اور اپنے سروں پر مسح کرو اور اپنے پاؤں ٹخنوں تک دھولو۔“

﴿عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِهِ﴾ (بخاری و مسلم: ۶۰۱)

”حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا: جس شخص نے وضو کیا اور خوب اچھی طرح وضو کیا تو اس کے سارے گناہ نکل جائیں گے یہاں تک کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی۔“

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ أُمَّتِي يَأْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ أَثَرِ الْوُضُوءِ، فَمَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يُطِيلَ غُرَّتَهُ فَلْيَفْعَلْ﴾ (مسلم: ۲۳۶)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا: میرے امتی قیامت کے دن آئیں گے تو وضو کے اثر سے ان کے چہرے، ہاتھ اور پاؤں روشن ہوں گے۔ پس تم میں سے جو کوئی اپنی روشنی بڑھا سکے اور مکمل کر سکے تو ایسا ضرور کرے۔“

﴿عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وُضُوءَهُ، ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، مُقْبِلٌ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ، إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ﴾ (مسلم: ۲۳۴)

”حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان وضو کرے اور اچھا وضو کرے پھر کھڑے ہو کر دو رکعت نماز پڑھے دل اور منہ سے متوجہ ہو کر، تو اس کیلئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔“

وضو کا مسنون طریقہ

﴿قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا لَبِسْتُمْ وَإِذَا تَوَضَّأْتُمْ فَأَبْدَءُوا بِمِيَامِنِكُمْ﴾ (ترمذی: ۴۱۴۳)

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم کپڑے پہنو اور وضو کرنے لگو تو دائیں جانب سے ابتداء کرو۔“

﴿أَنَّهُ رَأَى عُمَانَ بْنَ عَفَّانَ دَعَا يَأْتِئَهُ، فَأَفْرَغَ عَلَى كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَغَسَلَهُمَا، ثُمَّ أَدْخَلَ يَمِينَهُ فِي الْإِنَاءِ فَمَضَبَضَ وَاسْتَنْشَقَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِلَى الْكَعْبَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هَذَا، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحْدِثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ﴾ (صحیح بخاری: ۱۵۹)

”بیشک انہوں نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو دیکھا، انہوں نے (حمران سے) پانی کا برتن مانگا۔ (اور لے کر پہلے) اپنی ہتھیلیوں پر تین مرتبہ پانی ڈالا پھر انہیں دھویا۔ اس کے بعد اپنا داہنا ہاتھ برتن میں ڈالا۔ اور (پانی لے کر) کلی کی اور ناک صاف کی، پھر تین بار اپنا چہرہ دھویا اور کہنیوں تک تین بار دونوں ہاتھ دھوئے پھر اپنے سر کا مسح کیا پھر (پانی لے کر) ٹخنوں تک تین مرتبہ اپنے دونوں پاؤں دھوئے۔ پھر کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص میری طرح ایسا وضو کرے، پھر دو رکعت پڑھے، جس میں اپنے نفس سے کوئی بات نہ کرے۔ تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔“

سر کے مسح کا طریقہ

﴿ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدِّمِ رَأْسِهِ حَتَّى ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ﴾ (بخاری و مسلم: ۵۸۰/۱۸۵)

”پھر سر کا مسح کیا دونوں ہاتھوں سے، اس طرح کہ دونوں ہاتھ سر کے اگلے حصہ سے شروع کر کے پیچھے کو گدی کی طرف لے گئے پھر پیچھے سے آگے کی جانب واپس لے آئے اس جگہ تک جہاں سے شروع کیا تھا۔“

کانوں کے مسح کا طریقہ

﴿فَادْخُلْ اِصْبَعَيْهِ السَّبَّاحَتَيْنِ فِيْ اُذُنَيْهِ وَمَسَحْ بِاِجْهَامَيْهِ عَلٰى ظَاهِرِ اُذُنَيْهِ وَبِالسَّبَّاحَتَيْنِ بَاطِنِ اُذُنَيْهِ﴾

(سنن أبی داود، مشکوٰۃ: ۱۳۵)

”پھر کانوں کا مسح اس طرح کیا کہ شہادت کی انگلیاں دونوں ہاتھوں کی دونوں کانوں کے سوراخوں میں ڈال کر کانوں کی پیٹھ پر انگوٹھوں کے ساتھ مسح کیا۔“

پاؤں کی انگلیوں کا خلال

﴿عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ إِذَا تَوَضَّأَ يَدْلُكَ أَصَابِعِ رَجْلَيْهِ بِخَنْصَرَةٍ﴾ (سنن أبی داود: ۱۳۸)

”حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ کو کہ جب وہ وضو فرماتے تو اپنی چھوٹی انگلی سے اپنے پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرتے۔“

موزوں پر مسح

﴿عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخَفَّيْنِ﴾ (بخاری و مسلم ۶۳۹/۲۰۳)

”حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے وضو کیا اور موزوں پر مسح فرمایا۔“

﴿جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ لِلْمَسَافِرِ وَيَوْمًا وَلَيْلَةً لِلْمُقِيمِ﴾ (مسلم: ۶۶۱)

”رسول اللہ ﷺ نے مسافر کیلئے موزوں پر مسح کیلئے تین شب و روز اور مقیم کیلئے ایک دن رات مدت مقرر فرمائی ہے۔“

وضو کے بعد کی دعا

﴿قَالَ ﷺ: مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ ثُمَّ يَقُولُ حِينَ يَفْرُغُ مِنْ وُضُوئِهِ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ﴾ (صحیح المسلم: ۲۳۴)

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو شخص بھی اچھی طرح وضو کرے، پھر وضو سے فارغ ہونے کے بعد یہ دعا پڑھے: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں، جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔“

﴿اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ﴾

(ترمذی: ۵۵)

”اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں (میں) سے کر اور مجھے طہارت کرنے والوں

(میں) سے کر۔“

وضو کے مسائل

﴿عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَكَأَنَّ السَّهَّ الْعَيْنَانِ فَمَنْ تَأَمَّ فَلْيَتَوَضَّأْ﴾ (ابوداؤد: ۲۰۳)

”حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دونوں آنکھیں سرین کے سر بند ہیں۔ پھر جو شخص سو گیا اسے چاہیے کہ (از سر نو) وضو کرے۔“

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ فِي بَطْنِهِ شَيْئًا فَأَشْكَلَ عَلَيْهِ أَخْرَجْ مِنْهُ شَيْءٌ أَمْ لَا فَلَا يَخْرُجَنَّ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا﴾ (مسلم: ۸۳۱)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے پیٹ میں ہوا کی حرکت محسوس کرے اور فیصلہ کرنا مشکل ہو جائے کہ آیا پیٹ سے کوئی چیز خارج ہوئی یا نہیں، تو ایسی صورت میں (وضو کرنے کیلئے) وہ مسجد سے باہر نہ جائے، یہاں تک کہ ہوا کے خارج ہونے کی آواز سن لے یا ہوا کے نکلنے کو محسوس کرے۔“

﴿عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ شَرِبَ لَبَنًا ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَمَضَّضَ وَقَالَ إِنَّ لَهُ دَسْمًا﴾ (بخاری و مسلم: ۲۱۱/۸۲۳)

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دودھ پیا، پھر پانی منگو کر کلی کی اور فرمایا: اس میں چکنائی ہے۔“

نماز

مسجد

﴿وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسْجِدَ اللَّهِ أَنْ يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ وَسَعَىٰ فِي خَرَابِهَا﴾ (البقرة: ۱۱۳)

”اور اس سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا جس نے اللہ کی مسجدوں میں اس کا نام لینے کی ممانعت کر دی اور ان کے ویران کرنے کی کوشش کی۔“

﴿إِنْ أَوْلِيَاؤُكَ إِلَّا الْمُتَّقُونَ وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ﴾

(سورۃ الانفال: ۳۳)

”اس (مسجد) کے متولی صرف پرہیزگار ہیں، لیکن ان کے اکثر لوگ نہیں جانتے۔“

﴿فِي بُيُوتٍ أُذِنَ لِلَّهِ أَنْ تَرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ يُسَبِّحُ لَهُ فِيهَا بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ﴾ (سورۃ النور)

”ان گھروں میں جن کی تعظیم کرنے اور ان میں اس کا نام یاد کرنے کا اللہ نے حکم دیا ان میں صبح اور شام اللہ کی تسبیح پڑھتے ہیں۔“

﴿عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ﴾ (مسلم)

”حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ (اے اللہ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔) اور جب مسجد سے نکلے تو یہ دعا پڑھے: (اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ) (اے اللہ! میں آپ سے آپ کے فضل کا سوال کرتا ہوں۔)

مسجد کے فضائل

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ وَرَاحَ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُ نُزْلَهُ مِنَ الْجَنَّةِ كُلَّمَا غَدَا، أَوْ رَاحَ﴾

(بخاری و مسلم: ۱۵۵۶/۶۶۲)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح کو یا شام کو مسجد کی طرف گیا اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں (سامان) مہمانی تیار کروا تا ہے، جب کبھی بھی صبح یا شام کو جائے۔“

﴿عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّوْرِ وَأَنْ تُنْظَفَ وَتُطَيَّبَ﴾ (ابوداؤد: ۴۵۵)

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گھروں میں جائے نماز متعین کرنے اور ان کو صاف ستھرا اور پاک صاف رکھنے کا حکم دیا ہے۔“

﴿عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ بَنَى مَسْجِدًا يُذْكَرُ فِيهِ اسْمُ اللَّهِ بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ﴾

(صحیح ابن حبان: ۴۶۲۸، صحیح مسلم: ۱۲۱۴)

”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جو شخص (محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے) مسجد تعمیر کرے گا کہ اس میں اللہ کا ذکر کیا جائے تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں اسی طرح کا گھر بنا دے گا۔“

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً إِلَّا رُفِعَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ فَإِذَا صَلَّى لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ وَلَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ مَا انْتَهَرَ الصَّلَاةَ﴾ (صحیح بخاری: ۶۴۷)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک شخص جب بہترین طریقے سے وضو کر کے مسجد کی طرف جاتا ہے اور اس کا مقصد محض نماز ادا کرنا ہوتا ہے تو مسجد میں داخل ہونے تک جو قدم وہ اٹھاتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند فرماتا ہے اور اس پر اس کا ایک گناہ جھڑتا ہے۔ اور جب یہ شخص نماز پڑھ لیتا ہے تو جب تک یہ شخص اپنی نماز کی جگہ پر رہتا ہے فرشتے اس کیلئے رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں (کہتے ہیں: اے اللہ! اس پر رحمت نازل فرما۔ اے اللہ! اس پر رحم فرما۔ اور جتنی دیر اسے جماعت کے انتظار میں رکنائپڑتا ہے اسے نماز کا ثواب ملتا رہتا ہے۔“

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ الْإِمَامُ الْعَادِلُ وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ رَبِّهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّتَا فِي

اللّٰهُ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ طَلَبَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ
مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ: اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰهَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ اَخْفٰی
حَتّٰی لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ یَمِیْنُهُ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِیًّا
فَقَاضَتْ عَیْنَاهُ ﴿﴾ (بخاری ومسلم: ۶۶۰/۲۲۲۴)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سات ایسے شخص ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اس دن (حشر میں) اپنے سائے میں رکھے گا، جس دن سوائے اس کے سائے کے کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ (پہلا) عادل حکمران، (دوسرا) وہ نوجوان جو اللہ کی عبادت میں جوانی گزارے، (تیسرا) وہ شخص کہ اس کا دل مسجد میں اٹکا ہوا ہے، (جس وقت نماز پڑھ کر نکلتا ہے تو اس کی طرف دوبارہ آنے کیلئے بے تاب رہتا ہے)، (چوتھا) وہ دو شخص جو اللہ تعالیٰ کیلئے آپس میں محبت رکھتے ہوں، ملتے ہیں تو اسی کی محبت میں اور جدا ہوتے ہیں تو اسی کی محبت میں۔ (پانچواں) وہ شخص جو تنہائی میں اللہ کو یاد کرتا ہے اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑتے ہیں، (چھٹا) وہ شخص کہ جسے کسی خاندانی، خوبصورت عورت نے (برائی کیلئے) بلایا، پھر اس شخص نے کہا: میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔ (ساتواں) وہ شخص جس نے اللہ تعالیٰ کے نام پر کچھ دیا پھر اس کو چھپایا، یہاں تک کہ اس کے بائیں ہاتھ کو علم نہ ہوا کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا۔“

﴿عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ أَعْظَمَ النَّاسِ أَجْرًا فِي الصَّلَاةِ أَبْعَدُهُمْ إِلَيْهَا مَشًى، فَأَبْعَدُهُمْ وَالَّذِي يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ حَتَّى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْإِمَامِ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنَ الَّذِي يُصَلِّيَهَا ثُمَّ يَنَامُ﴾ (بخاری ومسلم: ۱۵۳۵/۶۵۱)

”حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز کا اجر سب سے زیادہ اس شخص کو ملتا ہے جو مسجد سے زیادہ دور رہتا ہے اور جسے سب سے زیادہ چل کر مسجد تک آنا پڑتا ہے اور وہ شخص جو انتظار کرتا ہے کہ امام کے ساتھ باجماعت نماز پڑھے اس کا اجر اس شخص سے بہت زیادہ ہے جو جلدی سے نماز پڑھ کر سو جاتا ہے۔“

مسجد کے آداب

﴿عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى، اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسْجِدًا﴾ (بخاری و مسلم: ۱۳۳۰/۱۲۱۲)

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہودیوں کو غارت و برباد کرے! انہوں نے انبیاء علیہم السلام کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا تھا۔“

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَبِيعُ أَوْ يَبْتَاعُ فِي الْمَسْجِدِ فَقُولُوا: لَا أَرْبَحَ اللَّهُ تِجَارَتَكَ﴾ (ترمذی و نسائی: 1321)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم کسی شخص کو مسجد میں خرید و فروخت کرتے دیکھو تو اسے کہو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے کاروبار و تجارت میں نفع نہ دے۔“

﴿عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ يَقُولُ التَّغْلُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا﴾ (بخاری: ۱۲۶۰)

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسجد میں تھوکنہ گناہ ہے۔ اس کا کفارہ تھوک کو دفن کرنا ہے۔“

﴿عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَتَّبَاهَى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ﴾ (بخاری و مسلم: ۲۸۹)

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ لوگ مسجدوں (کی تعمیر) میں فخر کرنے لگیں گے۔“

﴿عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ أَكَلَ الْبَصَلَ وَالثُّومَ وَالْكَرَّاثَ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَإِنَّ الْمَلِيكَهَ تَتَأَذَى مِنْهَا يَتَأَذَى مِنْهُ بَنُو آدَمَ﴾ (ابو داؤد، مسلم: ۳۲۴۵/۱۲۴۲)

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے پیاز لہسن وغیرہ کو کھایا تو وہ ہرگز ہماری مسجد کے قریب نہ آئے، اس لیے کہ اس سے فرشتوں کو بھی ایذا پہنچتی ہے جس سے بنی آدم کو ایذا پہنچتی ہے۔“

اذان اور اس کے فضائل

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ

يَسْتَهْمُوا عَلَيْهِ لَا يَسْتَهْمُوا وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهْجِيرِ
لَا يَسْتَبْقُوا إِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَةِ وَالصُّبْحِ لَا تَوْهُمَا
وَلَوْ حَبَّوْا ﴿(بخاری و مسلم: ۱۰۰۹/۶۱۵)﴾

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اذان دینے میں کتنا ثواب ہے اور اول صف میں کھڑا ہونے کا کیا اجر ہے، تو پھر اگر وہ اس پر قادر نہ ہوں، مگر قرعہ اندازی کریں اور ان کو اگر معلوم ہو جائے کہ نماز کے لیے جلدی آنے میں کیا فضیلت ہے، تو وہ اس کی طرف سبقت کریں، اور اگر ان کو عشاء و صبح کی نماز کی فضیلت معلوم ہو جائے، تو وہ ان نمازوں کیلئے آئیں اگرچہ سرین کے بل گھسٹ کر آنا پڑے۔“

﴿عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَالَ الْمُؤَدِّنُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ. فَقَالَ أَحَدُكُمْ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ. ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ. قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ. ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ. قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ. ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ. قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ. ثُمَّ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ. ثُمَّ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. مِنْ قَلْبِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ﴾ (مسلم: ۸۷۶)

”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا: جب تم اذان سنو تو تم بھی اسی طرح کہتے جاؤ جس طرح موزن کہہ رہا ہے۔ بجز
حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے کہ ان کلمات کی جگہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
إِلَّا بِاللّٰهِ کہے، یہ دل سے کہے تو جنت میں داخل ہوگا۔“

﴿أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَهُ إِنِّي أَرَاكَ
تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ فَإِذَا كُنْتَ فِي غَنَمِكَ، أَوْ بَادِيَتِكَ
فَأَذَنْتَ بِالصَّلَاةِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالْبِدَاءِ، فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُ مَدَى
صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جَنْ، وَلَا إِنْسٍ، وَلَا شَيْءٍ إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ﴾ (بخاری: ۳۲۹۶)

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ میں
دیکھتا ہوں کہ تو بھیڑ، بکریوں اور دیہات کو پسند کرتا ہے۔ پس جب تو بھیڑ بکریوں میں
ہے، یا دیہات میں، تو اونچی آواز سے نماز کیلئے اذان کہہ، اس لئے کہ جنوں، انسانوں اور
دیگر مخلوق میں سے جو بھی موزن کی آواز سنے گا قیامت کے دن اس کیلئے گواہی دے گا۔“

﴿عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الدُّعَاءُ
لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ﴾ (ترمذی: ۲۱۲)

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
اذان اور اقامت کے درمیان دعا رد نہیں کی جاتی۔“

اذان کے کلمات

﴿عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَبَّأُ أَمْرَ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ بِالنَّاقُوسِ يُعْمَلُ لِيُضْرَبَ بِهِ لِلنَّاسِ لَجْمُ الصَّلَاةِ

طَافَ بِي وَأَنَا نَائِمٌ رَجُلٌ يَجْهَلُ نَاقُوسًا فِي يَدِهِ فَقُلْتُ يَا عَبْدَ اللَّهِ أَتَبِيعُ النَّاقُوسَ قَالَ وَمَا تَصْنَعُ بِهِ فَقُلْتُ نَدْعُو بِهِ إِلَى الصَّلَاةِ. قَالَ أَفَلَا أَدُلُّكَ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْ ذَلِكَ فَقُلْتُ لَهُ بَلَى. قَالَ فَقَالَ تَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَيٌّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيٌّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيٌّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيٌّ عَلَى الْفَلَاحِ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ: ثُمَّ اسْتَأْخَرَ عَنِّي غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ قَالَ وَتَقُولُ إِذَا أَقَمْتَ الصَّلَاةَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَيٌّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيٌّ عَلَى الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. فَلَمَّا أَصْبَحْتُ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا رَأَيْتُ فَقَالَ إِنَّهَا لَرُؤْيَا حَقٍّ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَقُمَ مَعَ بِلَالٍ فَأَلْقَى عَلَيْهِ مَا رَأَيْتُ فَلْيُؤَدِّنْ بِهِ فَإِنَّهُ أُنْدَى صَوْتًا مِنْكَ فَقُمْتُ مَعَ بِلَالٍ فَجَعَلْتُ أُلْقِيهِ عَلَيْهِ وَيُؤَدِّنْ بِهِ قَالَ فَسَمِعَ ذَلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ فَخَرَجَ يَجْرُ رِدَاءَهُ وَيَقُولُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَقَدْ رَأَيْتُ مِثْلَ مَا رَأَى. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلِلَّهِ الْحَمْدُ ﴿مسند احمد: ٣٩٩﴾

”حضرت عبد اللہ بن زید بن ربیع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی

صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز کیلئے سکھ کے ذریعے جمع کرنے کا حکم دیا تو ایک رات میں سو

رہا تھا کہ ایک آدمی میرے گرد آ کر گھومنے لگا۔ اس کے ہاتھ میں ایک سنکھ تھا۔ میں نے اس سے پوچھا: اے اللہ کے بندے! کیا تم یہ سنکھ پیو گے؟ اس نے پوچھا: تم اس سے کیا کرو گے؟ میں نے کہا: ہم اس سے لوگوں کو نمازوں کی طرف بلائیں گے، کہنے لگا: کیا میں تمہیں اس سے بہتر طریقہ نہ بتاؤں؟ میں نے کہا: ضرور بتاؤ۔ کہنے لگا: تم یہ کہو:

﴿اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ﴾

ترجمہ ”اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، آؤ نماز کی طرف! آؤ نماز کی طرف! آؤ کامیابی کی طرف! آؤ کامیابی کی طرف! اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔“ وہ شخص ذرا پیچھے ہٹا اور پھر کہنے لگا: (جب نماز کھڑی ہو تو یوں کہو یعنی اقامت کیلئے)

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ترجمہ: ”اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، آؤ نماز کی طرف، آؤ

کامیابی کی طرف، نماز کھڑی ہوگئی نماز کھڑی ہوگئی، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔“ جب صبح ہوئی تو میں نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا یہ خواب بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”انشاء اللہ یہ سچا خواب ہے۔ بلال کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور جو الفاظ تم نے خواب میں سنے ہیں انہیں کہتے رہو، تاکہ وہ اذان دیں، اس لئے کہ ان کی آواز تم سے بلند ہے۔“ میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھڑا ہوا اور انہیں کہتا رہا اور وہ اذان دیتے رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب یہ آواز سنی تو وہ اپنے گھر میں تھے۔ اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے آئے اور فرمانے لگے: ”اللہ کے رسول ﷺ! مجھے اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! میں نے بھی ایسا ہی خواب دیکھا ہے۔“ اس پر نبی ﷺ نے فرمایا: **فَلِلَّهِ الْحَمْدُ**۔“ (امام احمد و ابو داؤد: ۱۶۵۲۳/۴۹۹)

اذان کے مسائل

﴿فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُوْذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ﴾ (بخاری: ۶۲۸)

”(رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب نماز کا وقت آئے تو تمہارے لئے تم میں سے کوئی اذان کہے۔“

﴿فَإِنْ كَانَ صَلَاةُ الصُّبْحِ قُلْتَ: الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ﴾ (احمد، ابو داؤد: ۱۵۳۱۳/۵۰۰)

”پس اگر صبح کی نماز ہو تو (اذان میں) **حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ** کے بعد دو مرتبہ یوں کہے: **الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ** (نماز نیند سے بہتر ہے)۔“

﴿فَأَمْرٌ بِلَالٍ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَأَنْ يُؤْتِيَ الْإِقَامَةَ﴾

(صحیح بخاری: ۶۰۳)

پھر بلال رضی اللہ عنہ کو یہ حکم ہوا کہ اذان کے کلمات دو دو مرتبہ کہیں اور اقامت میں ایک ایک مرتبہ۔

﴿أَنَّ أَبَا مُحَمَّدٍ رَوَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَذَانَ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً، وَالْإِقَامَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً﴾ (سنن ترمذی: ۱۹۲)

”حضرت ابو محمد زورہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اذان میں مجھ کو انیس کلمے سکھائے اور اقامت میں سترہ کلمے۔“

اذان کے بعد کی دعا

﴿أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللَّهَ لِي الْوَسِيلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ وَأَرَجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ فَمَنْ سَأَلَ لِي الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ﴾

(مسلم: ۸۷۵)

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اذان سنو تو وہی الفاظ دہرا دو جو مؤذن کہتا ہے، پھر مجھ پر درود بھیجو، اس لئے کہ جس شخص نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمتیں نازل فرمائے گا، پھر اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ کا سوال کرو، اس لئے کہ (وسیلہ) جنت میں ایک مقام ہے، نہیں ہے لائق وہ جگہ مگر خدا کے بندوں میں صرف ایک بندہ کے لئے، اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ بندہ میں ہی ہوں۔ پس جو شخص میرے لئے وسیلہ کا سوال کرے اس کے لئے میری شفاعت واجب ہے۔“

﴿عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةُ التَّامَّةُ وَالصَّلَاةُ الْقَائِمَةُ ابْتَغَاءَ مُحَمَّدَانَ الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتُهُ حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾

(بخاری: ۶۱۴)

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بندہ اذان سنے اور یہ دعا پڑھے تو اس کے لیے قیامت کے دن میری شفاعت واجب ہوگی: اَللّٰهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةُ التَّامَّةُ وَالصَّلَاةُ الْقَائِمَةُ ابْتَغَاءَ مُحَمَّدَانَ الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتُهُ اے ہمارے پروردگار! اس پوری اذان اور اس کے نتیجے میں ادا ہونے والی نماز کے رب! تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ (بلند درجہ بہشت کا) اور بزرگی اور ان کو اس مقام محمود پر پہنچادے جس کا ان سے وعدہ کیا ہے۔“

﴿عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ، ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ، فَإِنَّهُ مِنْ صَلَّيْ عَلَى صَلَاةٍ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا، ثُمَّ سَلُوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لِي الْوَسِيلَةَ، فَإِنَّهَا مَنَزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ تَعَالَى، وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ، فَمَنْ سَأَلَ اللَّهَ لِي الْوَسِيلَةَ، حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ﴾ (سنن ابو داؤد: ۵۲۲)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے سنا: جب تم مؤذن کی آواز سنو تو تم بھی وہی کہو جو وہ کہتا ہے، پھر میرے اوپر درود بھیجو، اس لیے کہ جو شخص میرے اوپر ایک بار درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس بار اپنی رحمت نازل فرمائے گا، اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ طلب کرو، وسیلہ جنت میں ایک ایسا مقام ہے جو اللہ تعالیٰ کے ایک بندے کے علاوہ کسی اور کو نہیں ملے گا، مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں گا، جس شخص نے میرے لیے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ طلب کیا اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی۔

نماز کے فضائل

﴿حَفِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ وَقُومُوا لِلَّهِ قَنِتِينَ﴾ (البقرة: ۲۳۸)

”سب نمازوں کی حفاظت کیا کرو اور (خاص کر) درمیانی نماز کی اور اللہ کے لیے ادب سے کھڑے رہا کرو۔“

﴿رَجَالٌ لَا تُلْهِهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ ۚ يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ﴾ (النور: ۳۷)

”ایسے آدمی جنہیں سوداگری اور خرید و فروخت اللہ کے ذکر اور نماز کے پڑھنے اور زکوٰۃ کے دینے سے غافل نہیں کرتی، اس دن سے ڈرتے ہیں جس میں دل اور آنکھیں الٹ جائیں گی۔“

﴿وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ

بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ
الزَّكَاةَ وَيُطِيعُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ أُولَٰئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللَّهُ إِنَّ
اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٤١﴾ (التوبة: ٤١)

”اور ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں ایک دوسرے کے مددگار ہیں، نیکی کا حکم کرتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرتے ہیں، یہی لوگ ہیں جن پر اللہ رحم کرے گا، بیشک اللہ زبردست حکمت والا ہے۔“

﴿أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: خُمْسُ صَلَوَاتٍ افْتَرَضَهُنَّ اللَّهُ تَعَالَى مِنْ أَحْسَنِ وُضُوءِهِنَّ وَصَلَّاهُنَّ لَوَقْتِهِنَّ وَأَتَمَّ رُكُوعِهِنَّ وَخُشُوعِهِنَّ كَانَ لَهُ عَلَى اللَّهِ عَهْدٌ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهُ عَلَى اللَّهِ عَهْدٌ إِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ﴾ (مسند احمد، ابوداؤد: ۵: ۳۲۵)

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ نمازیں اللہ تعالیٰ نے فرض کی ہیں، جس نے ان کے لیے اچھی طرح وضو کیا اور ٹھیک وقت پر ان کو پڑھا اور رکوع و سجود بھی جیسے کرنے چاہئیں ویسے ہی کیے اور خشوع کے ساتھ ان کو ادا کیا تو ایسے شخص کے لیے اللہ کا پکا وعدہ ہے کہ وہ اس کو بخش دے گا۔ اور جس نے ایسا نہیں کیا اس کے لیے اللہ تعالیٰ کا کوئی وعدہ نہیں اگر چاہے تو اس کو بخش دے اور چاہے تو سزا دے۔“

﴿أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ حَافِظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُورًا وَبُرْهَانًا وَنَجَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ

يَكُنْ لَهُ نُورٌ وَلَا بُرْهَانٌ وَلَا نَجَاةٌ وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُونَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَأَبِي بَنٍ خَلْفٍ ﴿مسند احمد، مسند دارمی: ۶۵۷۶﴾

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بندہ نماز اہتمام سے ادا کرے گا تو وہ قیامت کے دن اس کے لیے نور اور دلیل ہوگی، اور اس کیلئے نجات کا ذریعہ بنے گی۔ اور جس شخص نے نماز کی ادائیگی کا اہتمام نہیں کیا تو وہ اس کے لیے نہ نور بنے گی، نہ برہان اور نہ ذریعہ نجات، اور وہ بد بخت قیامت میں قارون، فرعون، ہامان، اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔“

﴿قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ كَمَثَلِ نَهْرٍ جَارٍ غَمْرٍ عَلَى بَابٍ أَحَدُكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ﴾ (مسلم: ۶۶۸)

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ نمازوں کی مثال اس جاری اور بڑی نہر کی سی ہے جو تم میں سے کسی ایک کے دروازے (کے پاس سے گزر رہی ہو) وہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ نہاتا ہو۔“

﴿قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ وَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ﴾ (ترمذی: ۲۶۲۱)

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی اور کفر و شرک کے درمیان (حد فاصل) نماز کا چھوڑنا ہے۔“

﴿قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ مَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ﴾ (ترمذی: ۲۶۲۱)

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ عہد جو ہمارے اور ان (کافروں) کے درمیان ہے، نماز ہے۔ پس جس نے نماز چھوڑ دی تحقیق اس نے کفر کیا۔“

نماز کے اوقات

﴿قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ آمَنِي جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ الْبَيْتِ مَرَّتَيْنِ فَصَلِّ فِي الظُّهْرِ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَتْ قَدَرِ الشِّعْرِ الْوَاحِدِ وَصَلِّ فِي الْعَصْرِ حِينَ كَانَ ظِلُّهُ مِثْلَهُ وَصَلِّ فِي - يَعْنِي الْمَغْرِبِ - حِينَ أَفْطَرَ الصَّائِمُ وَصَلِّ فِي الْعِشَاءِ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ وَصَلِّ فِي الْفَجْرِ حِينَ حَرَّمَ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ عَلَى الصَّائِمِ فَلَبَّأَ كَانَ الْغَدُ صَلَّيْ فِي الظُّهْرِ حِينَ كَانَ ظِلُّهُ مِثْلَهُ وَصَلِّ فِي الْعَصْرِ حِينَ كَانَ ظِلُّهُ مِثْلِيهِ وَصَلِّ فِي الْمَغْرِبِ حِينَ أَفْطَرَ الصَّائِمُ وَصَلِّ فِي الْعِشَاءِ إِلَى ثَلَاثِ اللَّيْلِ وَصَلِّ فِي الْفَجْرِ فَاسْفَرَتْ ثُمَّ التَّفَتَ إِلَى فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ! هَذَا وَقْتُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِكَ وَالْوَقْتُ مَا بَيْنَ هَٰذَيْنِ الْوَقَّتَيْنِ﴾ (ابوداؤد، ترمذی: ۱۳۹/۳۹۳)

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو مرتبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے خانہ کعبہ کے قریب میری امامت کی (یعنی مجھ کو نماز پڑھائی دو دن) پس نماز پڑھائی مجھ کو ظہر کی جب کہ آفتاب ڈھل گیا تھا اور سایہ اصلی مانند تسمہ کے ہو گیا۔ اور نماز پڑھائی مجھ کو عصر کی جبکہ ہر چیز کا سایہ (اصلی سایہ کو چھوڑ کر) اس کے برابر ہو گیا۔ اور نماز پڑھائی مجھ کو

مغرب کی جس وقت کہ افطار کرتا ہے روزہ دار۔ اور نماز پڑھائی مجھ کو عشاء کی جبکہ غائب ہوگئی شفق۔ اور نماز پڑھائی مجھ کو فجر کی جب کہ حرام ہو جاتا ہے کھانا پینا روزہ دار پر۔ پھر جب دوسرا دن ہوا تو نماز پڑھائی مجھ کو ظہر کی جبکہ ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو گیا اور نماز پڑھائی عصر کی جبکہ سایہ (اصلی سایہ کے علاوہ) دوگنا ہو گیا۔ اور نماز پڑھائی مغرب کی جس وقت افطار کرتا ہے روزہ دار۔ اور نماز پڑھائی عشاء کی تہائی رات تک۔ اور نماز پڑھائی فجر کی، پس خوب روشن کیا صبح کو پھر جبرائیل میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے محمد! یہ وقت تو آپ سے پہلے انبیاء علیہم السلام کا ہے۔ اور آپ کی نماز کا وقت ان وقتوں کے درمیان ہے۔“

﴿فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَا أُخْبِرُكَ صَلِّ الظُّهْرَ إِذَا كَانَ ظِلُّكَ مِثْلَكَ وَالْعَصْرَ إِذَا كَانَ ظِلُّكَ مِثْلَيْكَ وَالْمَغْرِبَ إِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَالْعِشَاءَ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ ثُلُثِ اللَّيْلِ وَصَلِّ الصُّبْحَ بِغَبَشٍ يَعْنِي الْغَلَسَ﴾ (موطا امام مالک: ۸)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نماز پڑھ ظہر کی جب سایہ تیرا تیرے برابر ہو جائے اور عصر کی جب سایہ تیرا تجھ سے دوگنا ہو اور مغرب کی جب آفتاب ڈوب جائے اور عشاء کی تہائی رات کی اور صبح کی اندھیرے منہ۔“

﴿عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ﴾ (صحیح بخاری: جلد اول: حدیث نمبر ۵۱۳)

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب گرمی زیادہ ہو جائے تو نماز کو ٹھنڈے وقت میں پڑھو،

اس لئے کہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش سے ہوتی ہے۔“

﴿عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ الْحَرُّ أَجْرَدَ بِالصَّلَاةِ وَإِذَا كَانَ الْبَرْدُ عَجَلًا﴾ (سنن ابی داؤد: ۳۵۳)

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب گرمی ہوتی تو نمازِ ظہر تاخیر سے پڑھتے تھے اور جب سردی ہوتی تو تعجیل فرماتے (اول وقت میں پڑھتے)۔“

﴿عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ وَقْتُ الظُّهْرِ مَا لَمْ يَحْضُرِ الْعَصْرُ وَوَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفُرْ الشَّمْسُ وَوَقْتُ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَسْقُطْ ثَوْرُ الشَّفَقِ وَوَقْتُ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ وَوَقْتُ الْفَجْرِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ﴾

(صحیح مسلم: ۹۶۵)

”حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نمازِ ظہر کا وقت اس وقت تک ہے جب تک عصر کا وقت نہ ہو جائے اور نمازِ عصر کا وقت اس وقت تک ہے جب تک سورج زرد نہ پڑ جائے اور مغرب کا وقت اس وقت تک باقی رہتا ہے جب تک شفق کی تیزی نہ جائے اور وقتِ مستحبِ عشاء کا باقی رہتا ہے جب تک کہ آدھی رات نہ ہو اور وقتِ فجر کا باقی رہتا ہے جب تک کہ آفتاب نہ نکلے۔“

﴿عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلَاةِ، فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ﴾ (صحیح بخاری: ۵۳۳)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب گرمی تیز ہو جائے تو نماز کو ٹھنڈے وقت میں پڑھو، کیونکہ گرمی کی تیزی جہنم کی آگ کی بھاپ سے ہوتی ہے۔

ممنوع اوقات

﴿سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْهَانَا أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِنَّ أَوْ أَنْ نَقْبُرَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَارِغَةً حَتَّى تَرْتَفِعَ وَحِينَ يَقُومُ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ حَتَّى تَمِيلَ الشَّمْسُ وَحِينَ تَضِيْفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوبِ حَتَّى تَغْرُبَ﴾ (مسلم: ۱۹۶۶)

”حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: تین اوقات ایسے ہیں جن میں نماز پڑھنے سے اور مردوں کو دفن کرنے سے رسول اللہ ﷺ ہمیں منع فرماتے تھے۔ ایک جب سورج صاف طور پر نکلنے لگے، یہاں تک کہ بلند ہو جائے (اور اس میں چمک آجائے) دوسرے جب نصف النہار کے وقت کسی کھڑی چیز کا سایہ مشرق و مغرب کی جانب نہ ہو، یہاں تک کہ سورج کا ڈھلاؤ شروع ہو جائے (اور سایہ مشرق کی طرف ہو جائے) اور تیسرے سورج چھپنے لگے، یہاں تک کہ مکمل غروب ہو جائے۔“

﴿إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوتًا﴾ (النساء: ۱۰۳)

”بیشک نماز اپنے مقررہ وقتوں میں مسلمانوں پر فرض ہے۔“

﴿عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى صَلَاةً إِلَّا لِمِيقَاتِهَا إِلَّا صَلَاتَيْنِ صَلَاةُ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ

وَصَلَّى الْفَجْرَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِيقَاتِهَا ﴿(مسلم: ۱۲۸۹)﴾

’حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو جب بھی نماز پڑھتے دیکھا تو اس کے وقت پر ہی پڑھتے دیکھا، مگر دو نمازیں، ایک مغرب وعشاء کو مزدلفہ میں آپ ﷺ نے ملا کر پڑھا، اور مزدلفہ میں فجر کی نماز (طلوع فجر کے بعد) اندھیرے میں پڑھی۔“

نماز کا طریقہ

﴿قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَا كُنْتُ أَحْفَظُكُمْ لِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَأَيْتُهُ إِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حِذَاءَ مَنْكَبَيْهِ، وَإِذَا رَكَعَ أَمَكَّنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ هَضَرَ ظَهْرَهُ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ اسْتَوَى حَتَّى يَعُودَ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهُ فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ، وَلَا قَابِضِهِمَا وَاسْتَقْبَلَ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ فَإِذَا جَلَسَ فِي الرُّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلَى رِجْلِهِ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْيُمْنَى، وَإِذَا جَلَسَ فِي الرُّكْعَةِ الْآخِرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْآخْرَى وَقَعَدَ عَلَى مَقْعَدَتِهِ﴾ (بخاری: ۸۲۸۰)

’حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کے سامنے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کی نماز یعنی اس کی تفصیلات آپ سب لوگوں سے زیادہ یاد ہیں (اس کے بعد فرمایا کہ) میں نے آپ ﷺ کو دیکھا ہے کہ نماز شروع کرتے ہوئے جب آپ ﷺ تکبیر کہتے تو اپنے

دونوں ہاتھ اٹھا کر مونڈھوں تک لے جاتے، اور جب رکوع کو جاتے تو اپنے دونوں ہاتھوں سے گھٹنوں کو مضبوطی سے پکڑ لیتے، پھر اپنی کمر کو پوری طرح موڑ دیتے (اور بالکل سیدھی برابر کر دیتے) پھر جب رکوع سے سر مبارک اٹھاتے تو بالکل سیدھے اس طرح کھڑے ہو جاتے کہ ریڑھ کی ہڈی کا ہر منکا (یعنی ہر جوڑ) ٹھیک اپنی جگہ پر آ جاتا، پھر جب آپ ﷺ سجدے میں جاتے تو اپنے دونوں ہاتھ زمین پر اس طرح رکھ دیتے کہ نہ تو ان کو زمین پر بچھا دیتے اور نہ ان کو سیڑھ لیتے، اور پاؤں کی انگلیوں کا رخ سجدہ میں قبلہ کی جانب ہوتا تھا۔ پھر جب دو رکعت پڑھ کے آپ ﷺ (التحیات کیلئے) بیٹھتے تو داہنے پاؤں کو کھڑا کر لیتے اور بائیں پاؤں پر بیٹھ جاتے۔ پھر جب آخری رکعت پڑھ کر آپ ﷺ قعدہ اخیرہ کرتے تو اس طرح بیٹھتے کہ داہنے پاؤں کو کھڑا کر لیتے اور بائیں پاؤں کو (اسکے نیچے سے) آگے کی جانب نکال دیتے اور اپنی سرینوں پر بیٹھ جاتے۔“

نماز کے مسائل

کپڑے اور زمین کا پاک ہونا

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ﴾ (سورة البائنة: ٦)

”اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیے اٹھو تو اپنے منہ دھولو اور ہاتھ کہنیوں تک اور اپنے سروں پر مسح کرو اور اپنے پاؤں ٹخنوں تک دھولو۔“

﴿أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ

فَتَنَاوَلَهُ النَّاسُ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ: دَعُوهُ وَاهْرِقُوا عَلَى بَوْلِهِ سَجَلًا مِّنْ مَّاءٍ ﴿٢٢١﴾ (بخاری: ۲۲۱)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دیہاتی کھڑا ہوا اور اس نے مسجد میں پیشاب کر دیا تو لوگ اس کی طرف آگے بڑھنے لگے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو چھوڑ دو اور پیشاب پر پانی کا ڈول بہا دو۔“

﴿عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ بِغَيْرِ طَهْوٍ وَلَا صَدَقَةٌ مِّنْ غُلُولٍ﴾ (بخاری: ۱۳۴/۲۲۰)

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کوئی نماز بغیر پاکی (وضو) اور کوئی صدقہ مالِ غنیمت کی چوری سے قبول نہیں کرتا۔“

ستر

”ستر کا چھپانا فرض ہے اور ہر نماز کی شرط ہے، یہ حکم مرد اور عورت دونوں کیلئے ہے۔“

﴿عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ الْحَائِضِ إِلَّا بِخِمَارٍ﴾ (ترمذی وابن ماجہ: ۶۵۵/۳۷۷)

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کسی بالغ عورت کی نماز بغیر دوپٹے کے قبول نہیں فرماتا۔“

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا يُصَلِّي أَحَدُكُمْ فِي الثُّوبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى عَاتِقَيْهِ مِنْهُ شَيْءٌ﴾ (بخاری و مسلم: ۳۵۹/۱۱۷۹)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

کہ تم میں سے کوئی اس وقت تک ایک کپڑے میں نماز نہ پڑھے جب تک اس کپڑے کا ایک حصہ مونڈھوں پر نہ ہو۔“

﴿كُنَّ نِسَاءً الْمُؤْمِنَاتِ يَشْهَدْنَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الْفَجْرِ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ﴾ (بخاری و مسلم: ۱۳۸۹/۵۴۸)

”رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عورتیں نماز فجر ادا کرتیں تو وہ اپنی چادروں میں لپیٹی ہوا کرتی تھیں۔“

قبلہ رخ ہونا

﴿وَمَنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾ (البقرہ: ۱۴۹)

”اور جہاں سے آپ نکلیں تو اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کیا کریں۔“

﴿قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُورِ وَلَا تُصَلُّوا إِلَيْهَا﴾ (مسلم: ۲۲۹۳)

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قبروں کے اوپر نہ بیٹھو اور نہ ان کی جانب منہ کر کے نماز ادا کرو۔“

ترتیب

﴿صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي﴾ (بخاری: ۲۳۱)

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسی طرح نماز پڑھو جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔“

نیت

﴿قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ﴾ (بخاری و مسلم: ۵۰۳)

”حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔“

تکبیر تحریمہ

﴿أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ افْتَتَحَ التَّكْبِيرَ فِي الصَّلَاةِ فَرَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ يُكَبِّرُ حَتَّى يَجْعَلَهُمَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ﴾ (بخاری: ۴۸)

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے نماز کی پہلی تکبیر کہی اور اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھائے۔“

ہاتھ باندھنا

﴿عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّاسُ يُؤَمِّرُونَ أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ الْيَدَ الْيُمْنَى عَلَى ذِرَاعِهِ الْيُسْرَى فِي الصَّلَاةِ﴾ (صحیح بخاری: ۴۰)

”سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں کو حکم دیا جاتا تھا کہ نماز میں دایاں ہاتھ بائیں کلائی پر رکھیں۔“

﴿عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ: أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ كَبَّرَ، وَصَفَ هَمَامٌ حِيَالَهُ أُذُنِيهِ ثُمَّ التَّحَفَ بِثَوْبِهِ، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى، فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ أَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنَ الثَّوْبِ، ثُمَّ رَفَعَهُمَا، ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ، فَلَمَّا قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمْدَهُ رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمَّا، سَجَدَ سَجَدَ بَيْنَ كَفْيِهِ﴾ (صحیح مسلم: ۸۹۶)

”حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو دیکھا، آپ ﷺ نے نماز میں جاتے وقت اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے، تکبیر کہی (ہمام نے بیان کیا: کانوں کے برابر بلند کیے) پھر اپنا کپڑا اوڑھ لیا (دونوں ہاتھ کپڑے کے اندر لے گئے)، پھر اپنا دایاں ہاتھ بائیں پر رکھا، پھر جب رکوع کرنا چاہا تو اپنے دونوں ہاتھ کپڑے سے نکالے، پھر انہیں بلند کیا، پھر تکبیر کہی اور رکوع کیا، پھر جب سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمْدَهُ کہا تو اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے، پھر جب سجدہ کیا تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کے درمیان سجدہ کیا۔“

قیام کی دعا

☆ قیام کی دعا کے بارے میں نبی کریم ﷺ سے بارہ دعائیں ثابت ہیں۔

﴿أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ عَنْهُ كَانَ يَجْهَرُ بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ يَقُولُ: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ﴾ (مسلم و ترمذی: ۲۳۲/۹۱۸)

”حضرت عمر رضی اللہ عنہ اللہ اکبر کہنے کے بعد یہ دعا پڑھا کرتے تھے: **سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ**۔“ (اے اللہ! تیری ذات پاک ہے، ہم تیری حمد و ثنا بیان کرتے ہیں، تیرا نام بابرکت اور تیری ذات بلند و بالا ہے، تیرے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں)

﴿كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْكُتُ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ إِسْكَاتَةً، قَالَ: أَحْسِبُهُ، قَالَ: هُنَيْيَةً، فَقُلْتُ يَا أَبِی وَأُمِّی يَا رَسُولَ اللَّهِ إِسْكَاتُكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ مَا تَقُولُ، قَالَ: أَقُولُ اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اللَّهُمَّ نَقِّنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقِّي الثَّوْبَ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ﴾ (صحیح البخاری: ۴۴)

”رسول اللہ ﷺ تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان تھوڑی دیر چپ رہتے تھے۔ ابو زرہ نے کہا میں سمجھتا ہوں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یوں کہا یا رسول اللہ ﷺ! آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں۔ آپ اس تکبیر اور قرأت کے درمیان کی خاموشی کے بیچ میں کیا پڑھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں پڑھتا ہوں «**اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اللَّهُمَّ نَقِّنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقِّي الثَّوْبَ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ**» اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنی دوری کر جتنی مشرق اور مغرب میں ہے۔ اے اللہ! مجھے گناہوں سے اس طرح پاک کر جیسے سفید کپڑا میل سے پاک ہوتا ہے۔ اے اللہ! میرے گناہوں کو پانی، برف اور اولے سے دھو ڈال۔

بسم اللہ پڑھنا

﴿عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَقْرَأُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾ (مسلم: ۹۱۶)

”حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ، ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی وہ بلند آواز سے بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ نہیں پڑھتے تھے۔“

﴿عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمُ كَانُوا يَفْتَتِحُونَ الصَّلَاةَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ (بخاری و مسلم: ۴۴)

”حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ قرأتِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ سے شروع کرتے۔“

سورت فاتحہ

﴿عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ﴾ (بخاری و مسلم: ۹۰۰/۴۵۶)

”حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی اس کی نماز کامل نہیں ہے۔“

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ

يَقْرَأُ فِيهَا بِأَمْرِ الْقُرْآنِ فَهِيَ خَدَا حُجُّ ثَلَاثًا غَيْرُ تَمَامٍ ﴿(مسلم: ۹۰۳)﴾

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے نماز پڑھی اور اس میں سورۃ اُم القرآن نہیں پڑھی اس کی نماز ناقص ہے (ناقص ہے، ناقص ہے) اس کو تین مرتبہ کہا۔“

﴿عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ فَقَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَتَقَلَّتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ، فَلَبَّا فَرَّغَ قَالَ: لَعَلَّكُمْ تَقْرَءُونَ خَلْفَ إِمَامِكُمْ قُلْنَا: نَعَمْ هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ: لَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا﴾ (ابوداؤد ترمذی: ۳۱۱/۸۲۳)

”حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم فجر کی نماز میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے کھڑے تھے۔ آپ ﷺ نے قرأت کی تو قرأت کرنا آپ ﷺ پر دشوار ہوا۔ نماز سے فارغ ہو کر آپ ﷺ نے فرمایا: شاید کہ تم اپنے امام کے پیچھے قرأت کرتے ہو؟ لوگوں نے جواب دیا کہ جی ہاں! ہم جلدی جلدی پڑھ لیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قرأت نہ کرو سوائے سورۃ فاتحہ کے، کیونکہ جو سورۃ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز ہی نہیں ہوتی۔“

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأَمْرِ الْقُرْآنِ فَهِيَ خَدَا حُجُّ ثَلَاثًا غَيْرُ تَمَامٍ فِقِيلٌ لِأَبِي هُرَيْرَةَ: إِنَّا نَكُونُ وَرَاءَ الْإِمَامِ فَقَالَ: اقْرَأْ بِهَا فِي نَفْسِكَ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: قَالَ

اللَّهُ تَعَالَى: قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ، وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ، فَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ: { الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ } قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: حَمَدَنِي عَبْدِي، وَإِذَا قَالَ: { الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ } قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: أَثْنَى عَلَيَّ عَبْدِي، وَإِذَا قَالَ: { مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ } قَالَ: حَجَّدَنِي عَبْدِي، وَقَالَ مَرَّةً قَوْضٍ إِلَى عَبْدِي، فَإِذَا قَالَ: { إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ } قَالَ: هَذَا بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي، وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ، فَإِذَا قَالَ: { اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ } غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ } قَالَ: هَذَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ ﴿صحيح مسلم: جلد اول: حدیث نمبر: ۱۸۴۳﴾

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز ادا کی اور اس میں اُم القرآن نہ پڑھی تو اس کی نماز ناقص ہے۔ آپ ﷺ نے تین مرتبہ یہی فرمایا اور نامکمل ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ ہم بعض اوقات امام کے پیچھے ہوتے ہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: فاتحہ کو دل میں پڑھو، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ اللہ عز وجل فرماتے ہیں کہ نماز یعنی سورت فاتحہ میرے اور میرے بندے کے درمیان دو حصوں میں تقسیم کر دی گئی ہے اور میرے بندے کے لئے وہ ہے جو وہ مانگے۔ جب بندہ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے نے میری حمد بیان کی اور جب وہ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ کہتا ہے تو اللہ فرماتا ہے: میرے

بندے نے میری تعریف بیان کی اور جب وہ مَالِکِ یَوْمِ الدِّینِ کہتا ہے تو اللہ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی اور ایک بار فرماتا ہے: میرے بندے نے اپنے سب کام میرے سپرد کر دیئے اور جب وہ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ کہتا ہے تو اللہ فرماتا ہے کہ یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے اور بندے کے لئے وہ ہے جو اس نے مانگا ہے۔ جب وہ (اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ) کہتا ہے تو اللہ عز وجل فرماتا ہے: یہ میرے بندے کے لئے ہے اور میرے بندے کے لئے وہ ہے جو اس نے مانگا۔“

آمین

☆ ہر نمازی کیلئے، خواہ وہ تنہا نماز پڑھ رہا ہو یا جماعت سے، امام ہو یا مقتدی مسنون ہے کہ سورۃ فاتحہ ختم ہونے پر آمین (اے اللہ! قبول فرما) کہے۔

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِنُوا، فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ﴾ (بخاری و مسلم: ۹۸۰/۹۳۲)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو، اس لئے کہ جس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین سے مل گئی، اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے گئے۔“

﴿عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَرَأَ أَوَّلَ الضَّالِّينَ قَالَ: آمِينَ وَرَفَعَ بِهَا صَوْتَهُ﴾

”حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ پڑھتے تھے تو آمین کہتے تھے اور اس وقت آواز کو بھی بلند کرتے۔“

﴿أَمَّنِ ابْنُ الزُّبَيْرِ، وَمَنْ وَرَاءَهُ حَتَّى إِنَّ لِلْمَسْجِدِ لَلَجَّةَ﴾

(بخاری: ۳۰)

”حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اور ان کے مقتدیوں نے اتنی بلند آواز سے آمین کہی کہ مسجد گونج اٹھی۔“

﴿عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا حَسَدْتُكُمْ الْيَهُودُ عَلَى شَيْءٍ، مَا حَسَدْتُكُمْ عَلَى قَوْلِ آمِينَ، فَأَكْثَرُوا مِنْ قَوْلِ آمِينَ﴾ (ابن ماجہ: ۸۵)

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس قدر یہودی، سلام اور آمین سے چڑتے ہیں اتنا کسی اور چیز سے نہیں چڑتے، پس تم کثرت سے آمین کہا کرو۔“

نماز میں قرأت

﴿عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أُمِرْنَا أَنْ نَقْرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَمَا تَيَسَّرَ﴾ (ابوداؤد: ۸۱۸)

”حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم سورۃ فاتحہ اور اس کے ساتھ قرآن کا جو حصہ ہمارے لئے آسان ہو وہ بھی پڑھیں۔“

رفع یدین

﴿عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ فِي الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يَكُونَ أَحَدُ مَنْكَبَيْهِ، وَكَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ حِينَ يُكَبِّرُ لِلرُّكُوعِ وَيَفْعَلُ ذَلِكَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَيَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمَدَهُ﴾ (بخاری و مسلم: ۸۸۷)

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب نماز کیلئے کھڑے ہوتے تو اپنے کندھوں کے برابر رفع یدین کرتے پھر تکبیر کہتے۔ جب آپ ﷺ رکوع کرنا چاہتے تو اسی طرح رفع یدین کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اسی طرح رفع یدین کرتے اور سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمَدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہتے۔“

وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكَعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَرَفَعَ ذَلِكَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ (بخاری و ابوداؤد: ۷۳۹/۷۴۳) س

” (حضرت نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب دوسری رکعت سے اٹھتے تو تیسری رکعت کے شروع میں رفع یدین کرتے تھے اور انہوں نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔“

﴿عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ فِي الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يَكُونَ أَحَدُ مَنْكَبَيْهِ، وَكَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ حِينَ يُكَبِّرُ لِلرُّكُوعِ، وَيَفْعَلُ ذَلِكَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ

مِنَ الرُّكُوعِ وَيَقُولُ : سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمَدَهُ ، وَلَا يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي السُّجُودِ ﴿ (صحیح بخاری : ۴۶۰)

”سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو تکبیر تحریمہ کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رفع یدین کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں ہاتھ اس وقت مونڈھوں (کندھوں) تک اٹھے اور اسی طرح جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کے لیے تکبیر کہتے اس وقت بھی (رفع یدین) کرتے۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے «سمع الله لمن حمده» البتہ سجدہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم رفع یدین نہیں کرتے تھے۔“

﴿ابْنُ عُمَرَ كَانَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ ، وَإِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ ، وَإِذَا قَالَ : سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمَدَهُ رَفَعَ يَدَيْهِ ، وَإِذَا قَامَ مِنَ الرُّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ ، وَرَفَعَ ذَلِكَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾ (صحیح بخاری : ۴۶۰)

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب نماز میں داخل ہوتے تو پہلے تکبیر تحریمہ کہتے اور ساتھ ہی رفع یدین کرتے۔ اسی طرح جب وہ رکوع کرتے تب اور جب «سمع الله لمن حمده» کہتے تب بھی (رفع یدین کرتے) دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے اور جب قعدہ اولیٰ سے اٹھتے تب بھی رفع یدین کرتے۔ آپ نے اس فعل کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچایا۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح نماز پڑھا کرتے تھے۔“

رکوع کا طریقہ

﴿عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ قَالَ : قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَقِيمُوا الرُّكُوعَ

وَالسُّجُودَ فَوَاللّٰهِ اِنِّیْ لَا اُرَاکُمْ مِنْ بَعْدِیْ ﴿صحيح بخاری: ۴۲﴾

”سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رکوع اور سجود پوری طرح کیا کرو۔ اللہ کی قسم! میں تمہیں اپنے پیچھے سے بھی دیکھتا رہتا ہوں۔“

﴿عَنْ حُذَيْفَةَ، رَأَى رَجُلًا لَا يُتِمُّ رُكُوعَهُ وَلَا سُجُودَهُ، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ، قَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ: مَا صَلَّيْتَ، قَالَ: وَأَحْسِبُهُ، قَالَ: لَوْ مِتُّ مِتَّ عَلَى غَيْرِ سُنَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ﴾ (صحيح بخاری: ۳۸۹)

”سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا جو رکوع اور سجدہ پوری طرح نہیں کرتا تھا۔ جب اس نے اپنی نماز پوری کر لی تو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم نے نماز ہی نہیں پڑھی۔ ابووائل راوی نے کہا، میں خیال کرتا ہوں کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے یہ بھی فرمایا کہ اگر تو ایسی ہی نماز پر مرجاتا تو نبی کریم ﷺ کی سنت پر نہیں مرتا۔“

﴿وَإِذَا رَكَعَ أَمَكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ هَضَرَ ظَهْرَهُ﴾

(بخاری: ۸۲۸)

”اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا تو اپنے ہاتھوں سے اپنے گھٹنوں کو مضبوطی سے تھام لیا پھر اپنی کمر کو بالکل سیدھا کیا۔“

﴿إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَكَعَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ كَأَنَّهُ قَابِضٌ عَلَيْهِمَا﴾ (ترمذی: ۲۶۰)

”بے شک رسول اللہ ﷺ نے رکوع کیا اور اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر اس طرح رکھا جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھٹنوں کو پکڑ رکھا ہو۔“

﴿وَجَافِي بَيْنَ مِرْفَقَيْهِ﴾ (ابوداؤد: ۸۶۳)

”اور رکوع میں نبی اکرم ﷺ اپنی کہنیوں کو پہلوؤں سے دور رکھتے تھے۔“

رکوع و سجود کی تسبیحات

﴿عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَمَّهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي﴾ (صحیح بخاری: ۸۱۴)

”سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے (فرماتی ہیں) کہ نبی کریم ﷺ سجدہ اور رکوع میں اکثر یہ پڑھا کرتے تھے۔ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي۔“

﴿عَنْ حُذَيْفَةَ، أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَكَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ، وَفِي سُجُودِهِ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى، وَمَا مَرَّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ إِلَّا وَقَفَ عِنْدَهَا فَسَأَلَ، وَلَا بِآيَةِ عَذَابٍ إِلَّا وَقَفَ عِنْدَهَا فَتَعَوَّذَ﴾ (ابوداؤد: ۸۶۱)

”حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ ﷺ رکوع میں «سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ» کہتے تھے، اور اپنے سجدوں میں «سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى» کہتے تھے، اور رحمت کی کوئی آیت ایسی نہیں گزری جہاں آپ ﷺ نہ ٹھہرے ہوں، اور اللہ سے سوال نہ کیا ہو، اور عذاب کی کوئی آیت ایسی نہیں گزری جہاں آپ ﷺ نہ ٹھہرے ہوں اور عذاب سے پناہ نہ مانگی ہو۔“

قومہ

☆ قومہ یعنی رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا۔

﴿فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ اسْتَوَى حَتَّى يَعُودَ كُلُّ فَقَّارٍ مَكَانَهُ﴾ (بخاری: ۸۲۸)

”حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ جب رکوع سے اٹھتے تو سیدھے کھڑے ہو جاتے، یہاں تک کہ پیٹھ کی ہڈی واپس اپنی جگہ آجاتی۔“

﴿عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الرَّقِّيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا يَوْمًا نُصَلِّي وَرَأَى النَّبِيُّ ﷺ: فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ، قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمَدَهُ، قَالَ رَجُلٌ وَرَأَاهُ: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ، قَالَ: مَنْ الْمَتَكِلُمُ قَالَ: أَنَا، قَالَ: رَأَيْتُ بِضْعَةً وَثَلَاثِينَ مَلَكًا يَبْتَدِرُونَهَا، إِلَيْهِمْ يَكْتُبُهَا أَوَّلُ﴾ (بخاری: ۴۹۹)

”حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کے پیچھے ایک دن نماز پڑھ رہے تھے۔ جب آپ ﷺ نے رکوع سے سر اٹھایا تو کہا: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمَدَهُ، ایک شخص جو آپ ﷺ کے پیچھے تھا اس نے کہا: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ۔ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: کون تھا بولنے والا ابھی؟ ایک شخص نے کہا: میں تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تیس سے زیادہ فرشتوں کو دیکھا جو جلدی کرتے ہیں ان کلموں (قومہ کی دعا) کا ثواب لکھنے میں کہ کون اس کو پہلے لکھے۔“

سجدے کا طریقہ

﴿عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمِ الْجَبْهَةِ وَأَشَارَ بِيَدِهِ عَلَى أَنْفِهِ وَالْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَلَا نَكِفَتِ الثِّيَابُ وَلَا الشَّعْرُ﴾ (بخاری و مسلم: ۸۰۹/۱۱۲۶)

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اپنے دست مبارک سے اشارہ کر کے فرمایا پیشانی و ناک پر اور دونوں ہاتھوں اور دونوں گھٹنوں اور دونوں قدموں پر۔ (اور فرمایا:) اور نہ میں کپڑوں اور بالوں کو (تکبر کی وجہ سے) سمیٹوں۔“

﴿عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: اِعْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ، وَلَا يَبْسُطُ أَحَدُكُمْ ذِرَاعِيَهُ انْبِساطَ الْكَلْبِ﴾ (صحیح بخاری: ۸۲۲)

”سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ سجدہ میں اعتدال کو ملحوظ رکھو اور اپنے بازوکتوں کی طرح نہ پھیلا یا کرو۔“

﴿عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا صَلَّى فَرَجَ بَيْنَ يَدَيْهِ، حَتَّى يَبْدُوَ بَيَاضُ إِبْطِيهِ﴾ (مسلم: ۳۹۵)

”حضرت عبد اللہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز میں سجدہ کرتے تو اپنے دونوں بازو اپنے پہلوؤں سے الگ رکھتے تھے، یہاں تک کہ آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی نظر آئے لگتی تھی۔“

﴿عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا سَجَدْتَ فَضَعْ كَفَّيْكَ وَارْفَعْ مِرْفَقَيْكَ﴾ (مسلم: ۱۱۳۲)

”حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تو سجدہ کرے تو اپنی ہتھیلیوں کو زمین پر ٹکا دے اور اپنی کہنی کو اوپر اٹھالے۔“

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ وَلَا يَبْرُكْ بَرُوكَ الْبَعِيرِ﴾ (ترمذی و نسائی: ۸۴۰/۱۰۹۱)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جب کوئی سجدہ کرے تو اُونٹ کی طرح نہ بیٹھے اور گھٹنوں سے پہلے اپنے ہاتھ زمین پر رکھے۔“

﴿عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظَمٍ وَلَا أَكُفَّ ثَوْبًا وَلَا شَعْرًا﴾ (مسلم: ۱۱۳۳)

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور یہ کہ میں کپڑا یا بالوں کو (تکبر کی وجہ سے) نہ سمیٹوں۔“

﴿عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ كَانَ يَضَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ وَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَفْعَلُ ذَلِكَ﴾

(اللاوسط لابن المنذر: ۱۳۸۴)

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اپنے ہاتھ گھٹنوں سے

پہلے رکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔“

دوسجدوں کے درمیان بیٹھنا

﴿ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا﴾ (بخاری و مسلم: ۹۱۱/۷۵۴)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک شخص نماز غلط پڑھ رہا تھا، اس کو نماز کا طریقہ بتاتے ہوئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ سجدہ کرو پھر اطمینان سے اٹھ کر بیٹھو۔ پھر اطمینان سے دوسرا سجدہ کرو۔“

سجدوں کے درمیان کی دعا

﴿أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاجْبُرْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي﴾ (ترمذی: ۲۸۴)

”بیشک نبی اکرم ﷺ دونوں سجدوں کے درمیان «اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاجْبُرْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي» «اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، میرے نقصان کی تلافی فرما، مجھے ہدایت دے اور مجھے رزق عطا فرما» کہتے تھے۔

دو رکعت کے بعد بیٹھنا

﴿عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِذَا قَعَدْتُمْ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ فَقُولُوا: السَّجِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ

عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَلِيَتَخَيَّرَ أَحَدُكُمْ مِنَ
الدُّعَاءِ أَحَبَّهُ إِلَيْهِ، فَلْيَدْعُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ ﴿نسائی: ۱۱۳۰﴾

”حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم ہر دوسری رکعت میں بیٹھو تو کہو: اَللّٰحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہُ السَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُہُ وَرَسُولُہُ“ (یعنی ساری تحیات، بندگیاں اور کوششیں اور اچھی باتیں خاص اللہ ہی کے لیے ہیں اور اے نبی! آپ پر سلام ہو، اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں۔ ہم پر سلام ہو اور اللہ کے سب نیک بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔)

تشہد کا طریقہ

﴿عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَعَدَ يَدْعُو وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخْذِهِ الْيُمْنَى وَيَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخْذِهِ الْيُسْرَى وَأَشَارَ بِإصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ وَوَضَعَ إِبْهَامَهُ عَلَى إصْبَعِهِ الْوُسْطَى﴾ (مسلم: ۱۳۲۶)

”حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ جب بیٹھ کر دعا (تشہد) پڑھتے تو اپنا دایاں ہاتھ دائیں ران اور بائیں ہاتھ بائیں ران پر رکھتے اور اپنی انگشت شہادت سے اشارہ کرتے اور اپنے انگوٹھے کو اپنی بیچ کی بند انگلی پر رکھ لیتے۔“

﴿عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ إِذَا كَانَ فِي وَثْرٍ مِنْ صَلَاتِهِ لَمْ يَنْهَضْ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا﴾ (ابوداؤد: ۸۴۳)

”حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ جب اپنی نماز کی طاق رکعت میں ہوتے تو (اس کے سجدہ سے فارغ ہو کر) نہ اٹھتے تھے، یہاں تک کہ سیدھے بیٹھ جاتے تھے۔“

درود شریف

﴿قَالَ: قُولُوا: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ. اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ﴾ (بخاری: ۳۴۰۰)

”آپ ﷺ نے فرمایا کہ یوں کہا کرو «اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ. اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ» «اے اللہ! اپنی رحمت نازل فرما محمد ﷺ پر اور آل محمد ﷺ پر جیسا کہ تو نے اپنی رحمت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام پر اور آل ابراہیم علیہ السلام پر۔ بیشک تو بڑی خوبیوں والا اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! برکت نازل فرما محمد ﷺ پر اور آل محمد ﷺ پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام پر اور آل ابراہیم علیہ السلام پر۔ بیشک تو بڑی خوبیوں والا اور بڑی عظمت والا ہے۔“

درو و شریف کے بعد کی دعا

﴿عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: عَلَيْنِي دُعَاءٌ أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي، قَالَ: قُلْ، اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ، وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ﴾ (بخاری: ۸۴۴)

”حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ آپ ﷺ مجھے کوئی ایسی دعا سکھا دیجیے جسے میں نماز میں پڑھا کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ دعا پڑھا کرو «اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ، وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ» اے اللہ! میں نے اپنی جان پر (گناہ کر کے) بہت زیادہ ظلم کیا پس گناہوں کو تیرے سوا کوئی دوسرا معاف کرنے والا نہیں۔ مجھے اپنے پاس سے بھرپور مغفرت عطا فرما اور مجھ پر رحم کر کہ مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا بیشک و شبہ تو ہی ہے۔

سلام سے پہلے کی دعا

﴿ثُمَّ يَتَغَيَّرُ مِنَ الدُّعَاءِ أُعْجِبُهُ إِلَيْهِ فَيَدْعُو﴾ (صحیح البخاری: ۸۴۵)

”اس کے بعد دعا کا اختیار ہے جو اسے پسند ہو کرے۔“

سلام

﴿عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ

شَمَالِهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ
السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ ﴿(ابو داؤد: ۹۹۸)﴾

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنے دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ کہتے تھے، یہاں تک کہ آپ ﷺ کے رخسار کی سفیدی نظر آنے لگتی تھی۔“

تکبیرات

﴿كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرُكْعُ ثُمَّ يَقُولُ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمَدَهُ حِينَ يَرْفَعُ صُلْبَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ ثُمَّ يَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَهْوِي ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَسْجُدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي الصَّلَاةِ كُلِّهَا حَتَّى يَقْضِيَهَا وَيُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ مِنَ الثَّنَتَيْنِ بَعْدَ الْجُلُوسِ﴾ (بخاری ومسلم: ۸۹۳/۴۸۹)

”(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ) رسول اللہ ﷺ جب نماز کیلئے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے، پھر جب رکوع کیلئے جاتے تو اس وقت اللہ اکبر کہتے۔ پھر رکوع سے اٹھتے وقت سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمَدَهُ کہتے ہوئے کھڑے ہو جاتے اور پھر جب رکوع سے سیدھے کھڑے ہو جاتے تو رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہتے۔ پھر سجدے میں جاتے وقت تکبیر کہہ کر سجدہ کیلئے جھکتے پھر سجدہ سے اٹھتے ہوئے اللہ اکبر کہتے۔ پھر سجدے میں جاتے تو اللہ اکبر کہتے۔ پھر سجدے سے سر اٹھاتے ہوئے اللہ

اُکبُر کہتے۔ پھر ساری نماز میں اسی طرح کرتے جاتے تھے۔ پھر جب دوسری رکعت کے بعد تشہد پڑھ کر اٹھتے تو بھی اللہ اُکبُر کہتے۔“

چار رکعت والی نماز

﴿عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي بِنَا فَيَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ وَيُسَبِّعُنَا الْآيَةَ أَحْيَاءًا وَكَانَ يُطَوِّلُ الرَّكْعَةَ الْأُولَى مِنَ الظُّهْرِ وَيَقْصِرُ الثَّانِيَةَ وَكَذَلِكَ فِي الصُّبْحِ﴾ (مسلم: ۱۰۴۰)

”حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں نماز پڑھاتے تھے تو ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے تھے۔ اور کبھی ہمیں کوئی آیت سنا بھی دیتے تھے۔ پہلی رکعت لمبی کرتے تھے اور دوسری رکعت مختصر کرتے تھے اور اسی طرح صبح (کی نماز میں) کرتے تھے۔

نماز میں ادھر ادھر دیکھنا

﴿عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْإِلْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ: هُوَ اخْتِلَافٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةِ الْعَبْدِ﴾ (بخاری: ۵۱)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز میں ادھر ادھر دیکھنے کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ایک جھپٹ ہے، جو شیطان بندے کی نماز پر مارتا ہے۔“

﴿أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُمْ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَزْفَعُونَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فِي صَلَاتِهِمْ فَاشْتَدَّ قَوْلُهُ فِي ذَلِكَ، حَتَّى قَالَ: لَيَنْتَهَنَّ عَنْ ذَلِكَ، أَوْ لَتُخْطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ﴾ (بخاری: ۲۵۰۰)

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کو کیا ہوا کہ نماز میں اپنی نظریں آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں؟ سختی سے فرمانے لگے: وہ اس کام سے رُک جائیں، یا پھر ان کی نگاہیں اُچک لی جائیں گی۔“

پہلوؤں پر ہاتھ رکھنا

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا﴾ (بخاری و مسلم: ۱۲۲۰/۱۲۳۶)

”سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پہلوؤں پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔“

رکوع و سجد میں قرآن پڑھنا

﴿عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَأَنَارَا كَيْعَ أَوْ سَاجِدٌ﴾ (مسلم: ۱۱۰۵)

”سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے رکوع یا سجدہ میں ”قرأتِ قرآن“ سے منع کیا ہے۔“

کھانے کی موجودگی میں نماز

﴿عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يُصَلِّي بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَلَا وَهُوَ يَدَافِعُهُ الْأَخْبَثَانِ﴾ (ابوداؤد: ۸۹)

”سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: کھانے کی موجودگی اور پاخانہ و پیشاب کی حاجت کے وقت نماز نہ پڑھی جائے۔“

ایڑیوں پر بیٹھنا

﴿عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ عُقْبَةِ الشَّيْطَانِ وَيَنْهَى أَنْ يَفْتَرِشَ الرَّجُلُ ذِرَاعِيهِ افْتِرَاشَ السَّبْعِ﴾ (مسلم: ۱۱۳۸)

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (نماز میں) شیطان کی طرح بیٹھنے سے منع فرمایا کرتے تھے (یعنی ایڑیوں پر بیٹھنا) اور اس سے بھی روکا کرتے تھے کہ انسان (سجدہ میں) اپنے بازو و درندے کی طرح زمین پر بچھا دے۔“

نماز میں جمائی لینا

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: التَّشَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا تَشَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيُرِدِّهِ مَا اسْتَطَاعَ﴾ (بخاری: ۳۲۸۹)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز میں جمائی لینا شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ تو جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو وہ جہاں تک ہو سکے اپنے منہ کو بند رکھے۔“

﴿قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا تَشَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ بِبِدِهِ عَلَى فِيهِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ﴾ (مسلم: ۶۸۴)

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کسی کو نماز میں جمائی آئے تو اسے چاہیے کہ اپنا ہاتھ منہ پر رکھ کر اسے روکے کیونکہ اس وقت شیطان منہ میں داخل ہوتا ہے۔“

نماز میں باتیں کرنا

﴿عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلَاةِ يُكَلِّمُ الرَّجُلُ صَاحِبَهُ وَهُوَ إِلَى جَنْبِهِ فِي الصَّلَاةِ حَتَّى نَزَلَتْ وَقَوْمُوا لِلَّهِ قَتِيلَيْنِ فَأَمَرْنَا بِالسُّكُوتِ وَنُهَيْنَا عَنِ الْكَلَامِ﴾ (مسلم: ۱۲۳۱)

”حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ ہم نماز میں کلام کیا کرتے تھے۔ آدمی اپنے پہلو والے آدمی سے نماز کی حالت میں کلام کرتا تھا، یہاں تک کہ آیت نازل ہوئی (وَقَوْمُوا لِلَّهِ قَتِيلَيْنِ) اور اللہ کے سامنے باادب فرمانبردار بن کر کھڑے ہوا کرو پھر ہمیں نماز میں خاموش رہنے کا حکم دیا گیا اور نماز میں کلام کرنے سے منع کر دیا گیا۔“

سانپ اور بچھو کو قتل کرنا

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقَتْلِ الْأَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ: الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ﴾ (مسند احمد: ۴۳/۲)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حکم دیا رسول اللہ ﷺ نے نماز میں دو سیاہ چیزوں، سانپ اور بچھو کو قتل کر دو۔“

سجدہ سہو

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَكَ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلَّى ثَلَاثًا أَمْ أَرْبَعًا فَلْيُطْرَحِ الشَّكُّ وَلْيَبْنِ عَلَى مَا اسْتَيْقَنَ ثُمَّ يَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ ﴿(مسلم: ۱۱۳۰۰)

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک ہو جائے کہ تین پڑھی ہیں یا چار تو شک سے قطع نظر کر کے یقین پر چلے اور (سلام پھیرنے سے پہلے) دو سجدے کر لے۔“

﴿عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّى سَجْدَتِي السَّهْوِ الْمُرْغَمَتَيْنِ﴾ (سنن ابی داؤد: ۱۰۲۵)

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک رسول اللہ ﷺ علیہ وسلم نے سجدہ سہو کا نام «مُرْغَمَتَيْنِ» (شیطان کو ذلیل و خوار کرنے والی دو چیزیں) رکھا۔

﴿النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ وَعَلَيْهِ جُلُوسٌ، فَلَمَّا أَتَمَّ صَلَاتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ سَجْدَةٍ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ، وَسَجَدَهُمَا النَّاسُ مَعَهُ مَكَانَ مَا نَسِيَ مِنَ الْجُلُوسِ﴾ (ترمذی: ۳۹۱)

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر میں کھڑے ہو گئے جب کہ آپ کو بیٹھنا تھا، چنانچہ جب نماز پوری کر چکے تو سلام پھیرنے سے پہلے آپ ﷺ نے اسی جگہ بیٹھے دوسجدے کئے، آپ ﷺ نے ہر سجدے میں اللہ اکبر کہا، اور آپ ﷺ کے ساتھ لوگوں نے بھی سجدہ سہو کیے۔“

﴿أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَلَّمَ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتِي السَّهْوِ وَهُوَ جَالِسٌ، ثُمَّ سَلَّمَ﴾ (نسائی: ۱۳۳۲)

”بیشک رسول اللہ ﷺ نے سلام پھیرا، پھر سہو کے دو سجدے بیٹھے کئے، پھر سلام پھیرا۔“

﴿عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ شَكَ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ﴾ (سنن نسائی: ۱۱۵۰)

”حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اپنی نماز میں شک کرے تو وہ سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے کرے۔“

مسجد میں نماز ادا کرنا

﴿قَالَ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنِ

الصَّلَاةِ إِلَّا مُنَافِقٌ قَدْ عَلِمَ نِفَاقَهُ أَوْ مَرِيضٌ إِنْ كَانَ الْمَرِيضُ لَيْمَشِي بَيْنَ رَجُلَيْنِ حَتَّى يَأْتِيَ الصَّلَاةَ وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَّمَنَا سُنَنَ الْهُدَى وَإِنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى الصَّلَاةَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي يُؤَذَّنُ فِيهِ» (مسلم: ۱۵۱۹)

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم نے اپنے آپ کو (یعنی مسلمانوں کو) اس حال میں دیکھا ہے کہ نماز باجماعت میں شریک نہ ہونے والا یا تو بس کوئی منافق ہوتا تھا، جس کی منافقت ڈھکی چھپی نہیں ہوتی تھی، بلکہ عام طور سے لوگوں کو اس کی منافقت کا علم ہوتا تھا، یا کوئی بیچارہ مریض ہوتا تھا اور بعض مریض بھی دو آدمیوں کے سہارے چل کر آتے اور جماعت میں شریک ہوتے تھے۔ اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سنن الہدی (ہدایت کی راہیں) کی تعلیم دی اور سنن الہدیٰ میں سے ہے کہ نماز اس مسجد میں ادا کی جائے جہاں اذان ہوتی ہے۔“

﴿عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ وَحْدَهُ سَبْعًا وَعِشْرِينَ﴾ (بخاری و مسلم: ۱۵۱۰)

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی کی جماعت کے ساتھ نماز، اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس درجے زیادہ (ثواب رکھتی) ہے۔“

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: آتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ أَعْمَى فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّهُ لَيْسَ لِي قَائِدٌ

يَقُودُنِي إِلَى الْمَسْجِدِ. فَسَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ أَنْ يُرَخِّصَ لَهُ فَيُصَلِّيَ فِي بَيْتِهِ فَرَخَّصَ لَهُ فَلَمَّا وَلَّى دَعَاهُ فَقَالَ هَلْ تَسْبَحُ الدِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ فَقَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَأَجِبْ ﴿(مسلم: ۱۵۱۸)﴾

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک اندھا آدمی آیا اور عرض کی: یا رسول اللہ! بے شک میرے لیے کوئی ایسا رہبر نہیں جو مجھے مسجد تک لے جائے۔ پس اس نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ آپ مجھے اجازت دیں کہ میں نماز اپنے گھر میں پڑھ لوں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اجازت دے دی۔ جب وہ واپس لوٹا تو آپ ﷺ نے اسے دوبارہ بلایا اور پوچھا: کیا تو اذان کی آواز سنتا ہے؟ اس نے کہا: جی سنتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تو اس کا جواب دے (یعنی نماز کے لیے مسجد میں حاضری دے)۔“

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ﴾ (مسلم: ۱۶۷۸)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب نماز کی اقامت ہو جائے تو فرض کے سوا کوئی نماز نہیں ہے۔“

عورتوں کا مسجد جانا

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللَّهِ مَسَاجِدَ اللَّهِ وَلَكِنْ لِيَخْرُجْنَ وَهُنَّ تَفِلَاتٌ﴾ (ابوداؤد: ۵۶۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورتوں کو اللہ کی مساجد سے نہ روکو، لیکن ان کو چاہیے کہ وہ باپردہ ہو کر نکلیں۔

باجماعت نماز

﴿عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ ثَلَاثَةٍ فِي قَرْيَةٍ وَلَا بَدْوٍ وَلَا تُقَامُ فِيهِمُ الصَّلَاةُ إِلَّا قَدْ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَعَلَيْكَ بِالْجَمَاعَةِ فَإِنَّمَا يَأْكُلُ الذِّبْ الْقَاصِيَةَ﴾ (ابوداؤد: ۵۴۷)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس آبادی میں تین شخص رہتے ہوں اور ان میں جماعت کا انتظام نہ ہو تو ان پر شیطان غالب آجاتا ہے۔ لہذا جماعت قائم کرو، کیونکہ بھیڑیا ریوڑ میں سے الگ رہنے والی (بھیڑیا بکری) کو کھا جاتا ہے۔

صفوں کی ترتیب

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا وَشَرُّهَا آخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا﴾ (مسلم: ۱۰۱۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مردوں کی صفوں میں بہتر پہلی صف ہے اور گھٹیا آخری ہے۔ اور عورتوں کی صفوں میں آخری بہتر اور پہلی صف گھٹیا ہے۔

﴿عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي، وَكَانَ أَحَدُنَا يُلْزِقُ مَنْكِبَهُ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهِ وَقَدَمَهُ بِقَدَمِهِ﴾

(بخاری: ۲۵۰۰)

”حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صفوں کو سیدھا کیا کرو، کیونکہ میں تمہیں پس پشت بھی دیکھتا ہوں (یہ آپ ﷺ کا معجزہ تھا)، (حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ) ہم میں سے ہر شخص (صفوں میں) اپنا کندھا دوسرے کے کندھے سے اور اپنا قدم دوسرے کے قدم سے ملا دیتا تھا۔“

نمازی کے آگے سے گزرنا

﴿أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيُدْفَعْهُ فَإِنَّ أَبِي فَلْيَقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ﴾ (بخاری: ۵۰۹۰)

”حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی ”سترہ“ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ رہا ہو، اور کوئی اس کے آگے سے گزرنا چاہے تو وہ اسے روک دے، اگر انکار کرے تو وہ اس سے لڑائی کرے، اس لئے کہ وہ شیطان ہے۔“

﴿قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ

يَدَيِ الْمُصَلِّيِّ مَاذَا عَلَيْهِ لَكَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ خَيْرًا لَهُ مِنْ
أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ ﴿بخاری و مسلم: ۱۱۶۰/۵۱۰﴾

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو یہ معلوم ہو جائے کہ ایسا کرنے کا کتنا گناہ ہے تو اس کو نمازی کے آگے سے گزرنے کے مقابلے میں چالیس (برس) تک وہاں کھڑا رہنا زیادہ پسند ہو۔

سترہ

﴿عَنْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَضَعَ أَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ مُوْخِرَةِ الرَّحْلِ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُبَالِ مَنْ مَرَّ وَرَاءَ ذَلِكَ﴾ (مسلم: ۱۱۳۹)

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنے سامنے پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر (کوئی چیز) رکھ لے تو نماز جاری رکھے اور جو کوئی اس کے سامنے سے گزرے اس کی پرواہ نہ کرے۔

﴿عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ عَنْ سِتْرَةِ الْمُصَلِّيِّ فَقَالَ كَمُوْخِرَةِ الرَّحْلِ﴾ (مسلم: ۱۱۴۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بے شک غزوہ تبوک کے موقع پر رسول اللہ ﷺ سے سترہ کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اُونٹ کے پالان کے پچھلے حصے کی اونچائی کے برابر ہونا چاہیے۔

نماز باجماعت کے مسائل

﴿عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقَوْمِ أَقْرَوْهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَأَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَإِنْ كَانُوا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ سِلْمًا وَلَا يُؤَمِّنَنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يَقْعُدُ فِي بَيْتِهِ عَلَى تَكْرِمَتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ﴾ (مسلم: ۱۵۶۳)

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جماعت کی امامت وہ شخص کرے جو ان میں سب سے زیادہ کتاب اللہ کا پڑھنے والا ہو، اور اگر اس میں سب یکساں ہوں تو پھر وہ آدمی امامت کرے جو سنت و شریعت کا زیادہ علم رکھتا ہو، اور اگر اس میں سب برابر ہوں تو وہ جس نے پہلے ہجرت کی ہو، اور اگر ہجرت میں بھی سب برابر ہوں تو پھر وہ شخص امامت کرے جو اسلام کے لحاظ سے مقدم ہو، اور کوئی آدمی دوسرے آدمی کے حلقہ سیادت و حکومت میں اس کا امام نہ بنے اور اس کے گھر میں اس کے بیٹھنے کی خاص جگہ پر اس کی اجازت کے بغیر نہ بیٹھے۔

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ مِنْهُمْ الضَّعِيفَ وَالسَّقِيمَ وَالْكَبِيرَ، وَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ﴾ (بخاری و مسلم: ۱۰۷۵/۷۰۳)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی لوگوں کا امام بن کر نماز پڑھائے تو چاہیے کہ ہلکی نماز پڑھائے (یعنی زیادہ طول نہ دے) کیونکہ مقتدیوں میں بیمار بھی ہوتے ہیں اور کمزور بھی اور بوڑھے بھی، اور جب تم میں سے کسی کو بس اپنی نماز اکیلے پڑھنی ہو تو جتنی چاہے لمبی پڑھے۔“

﴿عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَخْلَفَ ابْنَ أُمِّ مَكْتُومٍ يَوْمَ النَّاسِ وَهُوَ أَعْمَى﴾ (ابوداؤد: ۵۹۵)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ عبد اللہ بن اُم مکتوم رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں اپنے پیچھے نائب بنا کر چھوڑ گئے تھے۔ وہ لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے، جبکہ وہ نابینا تھے۔

﴿قَالَ مُحَمَّدٌ ﷺ أَمَا يَخْشَى الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يُجَوَّلَ اللَّهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ﴾ (بخاری و مسلم: ۶۹۱/۹۹۱)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو امام سے پہلے سر اٹھاتا ہے کیا وہ ڈرتا نہیں کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ اس کا سر (یا شکل و صورت) گدھے کی طرح بنا دیں؟

﴿عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَلِينِي مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهْيِ ثُمَّ الَّذِينَ يُلَوْنَهُمْ ثَلَاثًا﴾ (مسلم: ۱۰۰۲)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (تین مرتبہ) فرمایا: تم میں صاحب علم میرے قریب (امامت کے دوران) کھڑے

ہوا کریں۔ پھر وہ لوگ جو ان کے قریب ہیں۔

﴿فَقَالَ ﷺ: اِمَّا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّرَ بِهِ﴾ (صحیح بخاری: ۴۳۰)

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام اس لیے بنایا جاتا ہے تاکہ اس کی پیروی کی

جائے۔“

امام کو لقمہ دینا

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ﴾

(بخاری ومسلم: ۹۸۲/۱۲۰۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مردوں کے لیے سبحان اللہ ہے اور تالی بجانا عورتوں کیلئے ہے۔

﴿عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَبَّحَ جَلْبَةً، فَقَالَ: مَا شَأْنُكُمْ؟ قَالُوا: اسْتَعْجَلْنَا إِلَى الصَّلَاةِ، قَالَ: فَلَا تَفْعَلُوا، إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ، فَمَا أَذْرَكْتُمْ فَصَلُّوا، وَمَا سَبَقَكُمْ فَأَتَمُّوا﴾ (صحیح مسلم: ۶۰۳)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز

پڑھ رہے تھے کہ آپ ﷺ کو دوڑنے اور نماز میں جلدی جلدی شامل ہونے کی آوازیں سنائی دیں۔ پھر بعد میں آپ ﷺ نے پوچھا: تمہیں کیا ہوا؟ عرض کیا: ہم نے نماز کی طرف جلدی کی۔ فرمایا: ایسا نہ کرو۔ جب تم نماز کیلئے آؤ تو اطمینان کے ساتھ چلو، جتنی رکعات مل جائیں ادا کرو اور جو فوت ہو جائیں انہیں بعد میں پورا کر لو۔

دو نمازیں جمع کرنا

﴿أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِالْمَدِينَةِ سَبْعًا وَثَمَانِيًا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ، فَقَالَ أَيُّوبُ: لَعَلَّهُ فِي لَيْلَةٍ مَطِيرَةٍ، قَالَ: عَسَى﴾ (بخاری: ۵۴۳)

”بیشک نبی کریم ﷺ نے مدینہ میں رہ کر سات رکعات (ایک ساتھ) اور آٹھ رکعات (ایک ساتھ) پڑھیں۔ ظہر اور عصر (کی آٹھ رکعات) اور مغرب اور عشاء (کی سات رکعات) ایوب سختیانی نے جابر بن زید سے پوچھا شاید برسات کا موسم رہا ہو۔ جابر بن زید نے جواب دیا کہ غالباً ایسا ہی ہوگا۔“

﴿صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ثَمَانِيًا جَمِيعًا وَسَبْعًا جَمِيعًا، قُلْتُ: يَا أَبَا الشَّعْثَاءِ أَظُنُّهُ آخَرَ الظُّهْرِ وَحَجَلَ الْعِشَاءِ وَأَخَرَ الْمَغْرِبِ، قَالَ: وَأَنَا أَظُنُّهُ﴾ (بخاری: ۱۱۴۳)

”میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آٹھ رکعت ایک ساتھ (ظہر اور عصر) اور سات رکعت ایک ساتھ (مغرب اور عشاء ملا کر) پڑھیں۔ (بچ میں سنت وغیرہ کچھ نہیں) ابو الشعثاء سے میں نے کہا میرا خیال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر آخر وقت میں اور عصر اول وقت میں پڑھی ہوگی۔ اسی طرح مغرب آخر وقت میں پڑھی ہوگی اور عشاء اول وقت میں۔ ابو الشعثاء نے کہا کہ میرا بھی یہی خیال ہے۔“

نماز وتر

﴿عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَافَ أَنْ لَا يَقُومَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ

أَوَّلَهُ وَمَنْ طَمَعَ أَنْ يَقُومَ آخِرَهُ فَلْيُوتِرْ آخِرَ اللَّيْلِ فَإِنَّ صَلَاةَ
آخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُودَةٌ وَذَلِكَ أَفْضَلُ ﴿(مسلم: ۱۸۰۲)﴾

”حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کا یہ خیال ہو کہ وہ رات کے آخری حصہ میں بیدار نہیں ہو سکے گا تو وہ اول حصہ میں وتر پڑھ لے۔ اور جو گمان کرے کہ وہ آخری حصہ میں بیدار ہو جائے گا، وہ آخری حصہ میں ہی وتر پڑھے، اس لیے کہ رات کے آخری حصہ کی نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور وہ افضل ہے۔

﴿عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوُتْرُ حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فَمَنْ
أَحَبَّ أَنْ يُوتِرَ بِخَمْسٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُوتِرَ بِثَلَاثٍ
فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُوتِرَ بِوَاحِدَةٍ فَلْيَفْعَلْ﴾

(ابوداؤد: نسائی: ۱۴۲۳/۱۴۱۰)

”حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وتر ہر مسلمان پر حق ہے۔ جسے پانچ وتر پڑھنا پسند ہوں تو ایسا کرے، اور جسے تین وتر پسند ہوں تو ایسا کرے اور جسے ایک وتر پڑھنا پسند ہو تو وہ اس طرح کرے۔“

﴿عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ؟ قَالَتْ: مَا كَانَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ
وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعَ رَكْعَاتٍ فَلَا

تَسْأَلُ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطَوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلُ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطَوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! تَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوتِرَ؟ قَالَ: تَنَامُ عَيْنِي وَلَا يَنَامُ قَلْبِي ﴿١﴾

(بخاری: ۲۰۱۳، ۳۵۶۹)

”حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ رمضان المبارک میں رسول اللہ ﷺ کی (تہجد کی نماز) کی کیفیت کیا تھی؟ انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ رمضان اور غیر رمضان میں (تہجد کی نماز) گیارہ رکعات سے زیادہ نہ پڑھتے تھے۔ پہلے چار رکعات پڑھتے تھے، پس تم ان کی خوبصورتی اور طوالت کے بارے میں نہ پوچھو۔ پھر چار رکعات پڑھتے تھے، پس تم ان کی خوبصورتی اور طوالت کے بارے میں نہ پوچھو۔ پھر تین رکعات (وتر) پڑھتے تھے۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ! کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے نیند فرماتے ہیں؟ فرمایا: میری آنکھ سوتی ہے اور میرا دل نہیں سوتا۔“

﴿عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ فِي الْوُتْرِ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ﴾ (ابوداؤد، نسائی: ۱۳۳۲)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب وتر کے بعد سلام پھیرتے تو تین مرتبہ یہ دعا پڑھتے: ”سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ“ حمد و پاکیزگی والا بادشاہ پاک ہے۔

﴿عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَامَ

عَنْ جَزْبِهِ أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَقَرَأَهُ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ
وَصَلَاةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهُ كَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ ﴿(مسلم: ۱۷۹۹)﴾

”حضرت عبدالرحمن کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص رات کا وظیفہ یا کوئی دوسرا معمول چھوڑ کر سو گیا اور پھر اسے نماز فجر سے ظہر کے درمیان ادا کر لیا تو اسے رات ہی کے وقت ادا کرنے کا ثواب مل گیا۔

﴿عَنْ نَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُسَلِّمُ بَيْنَ الرَّكْعَةِ
وَالرَّكْعَتَيْنِ فِي الْوُتْرِ حَتَّى يَأْمُرَ بِبَعْضِ حَاجَتِهِ﴾ (صحیح بخاری: ۹۹۱۱)

”حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ وتر کی جب تین رکعتیں پڑھتے تو دو رکعت پڑھ کر سلام پھیرتے یہاں تک کہ ضرورت سے بات بھی کرتے۔“

﴿النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اجْعَلُوا آخِرَ صَلَاتِكُمْ
بِاللَّيْلِ وَتَرًّا﴾ (بخاری: ۹۹۸۰)

”نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ وتر رات کی تمام نمازوں کے بعد پڑھا کرو۔“

﴿أَوْصَانِي خَلِيلِي ﷺ بِثَلَاثٍ: صِيَامٍ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ
شَهْرٍ، وَرُكْعَتَيِ الضُّحَى، وَأَنْ أُوتِرَ قَبْلَ أَنْ أَنْتَامَ﴾ (بخاری: ۱۹۸۱)

”میرے خلیل ﷺ نے مجھے ہر مہینے کی تین تاریخوں میں روزہ رکھنے کی وصیت فرمائی تھی۔ اسی طرح چاشت کی دو رکعتوں کی بھی وصیت فرمائی تھی اور اس کی بھی

کہ سونے سے پہلے ہی میں وتر پڑھ لیا کروں۔“

﴿أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: كَانَ يُوترُ، فَيَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوعِ﴾

(ابن ماجہ: ۱۱۸۲)

”بیشک رسول اللہ ﷺ وتر پڑھتے تھے تو دعائے قنوت رکوع سے پہلے پڑھتے تھے۔“

دعائے قنوت

﴿قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ فِي الْوُتْرِ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِيْ فِيمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّيْنِيْ فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِيْ فِيمَا أَعْطَيْتَ وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ إِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضَىٰ عَلَيْكَ وَإِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ﴾ (ابوداؤد، ترمذی: ۳۶۳/۱۳۲۴)

”فرمایا حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے کہ سکھایا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے کہ میں وُتروں میں یہ کلمات پڑھوں: اے اللہ! مجھے ہدایت دے ساتھ ان لوگوں کے جنہیں تو نے ہدایت دی اور مجھے عافیت عطا فرما ساتھ ان لوگوں کے جنہیں تو نے عافیت دی اور تو میرا کارساز بن جا ساتھ ان لوگوں کے جن کی تو نے کارسازی کی۔ تو نے مجھے جو نعمتیں دی ہیں ان میں برکت عطا کر اور اپنے فیصلے کے شر سے مجھے محفوظ رکھ، اس لئے کہ تو ہی فیصلہ کرتا ہے، تیرے مقابلے میں کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا۔ بے شک جس کا تو کارساز بن گیا وہ کبھی ذلیل نہیں ہوتا اور جس کا تو دشمن ہو گیا اسے کوئی عزت نہیں دے سکتا، اے ہمارے رب! تو برکت والا ہے اور بزرگ و برتر ہے۔“

نماز جمعہ

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۚ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ (الجمعة: ۹-۱۰)

”اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے تو ذکر الہی کی طرف لپکو اور خرید و فروخت چھوڑ دو، تمہارے لیے یہی بات بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔ پس جب نماز ادا ہو چکے تو زمین میں چلو پھرو اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو بہت یاد کرو تا کہ تم فلاح پاؤ۔“

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةُ وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ﴾ (مسلم: ۲۰۱۳)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین دن، جس پر سورج طلوع ہو کر چمکے، جمعہ کا دن ہے۔ اسی دن آدم علیہ السلام پیدا ہوئے، اسی دن جنت میں داخل کیے گئے، اسی دن جنت سے نکالے گئے اور قیامت بھی جمعہ کے دن قائم ہوگی۔“

﴿عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَغَسَلَ وَبَكَرَ وَابْتَكَّرَ وَدَنَا وَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا أَجْرُ سَنَةٍ صِيَامُهَا وَقِيَامُهَا﴾ (سنن الترمذی: ۳۹۶)

”حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن خود نہائے اور (اپنی بیوی) کو نہلائے (یعنی اس کے ساتھ صحبت کرے) پھر نماز کے لئے جلدی جائے، پیدل جائے سوار ہو کر نہ جائے اور امام سے نزدیک ہو کر خطبہ سنے اور یہودہ بات نہ کرے، تو اس کے ہر قدم پر اس کو ایک سال کے روزوں اور ایک سال کی شب بیداری کا ثواب ملے گا۔“

نماز جمعہ کے مسائل

﴿أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَرَكَ ثَلَاثَ جُمُعٍ تَهَاوُنًا بِهَا طَبَعَ اللَّهُ عَلَى قَلْبِهِ﴾ (ابوداؤد، ترمذی: ۱۰۵۳/۵۰۰)

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص سستی کی وجہ سے تین جمعے چھوڑ دے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔“

﴿عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْجُمُعَةُ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فِي جَمَاعَةٍ إِلَّا أَرْبَعَةَ عَبْدٍ مُمْلُوكٌ أَوْ امْرَأَةٌ أَوْ صَبِيٌّ أَوْ مَرِيضٌ﴾ (ابوداؤد: ۱۰۹۰)

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جمعہ ہر مسلمان پر باجماعت فرض ہے، مگر چار شخصوں پر فرض نہیں ہے: غلام، عورت، بچہ اور بیمار۔

﴿عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَدَّ الْبَرْدُ بَكَرَ بِالصَّلَاةِ، وَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ أَبْرَدَ بِالصَّلَاةِ يَعْنِي الْجُمُعَةَ﴾ (بخاری: ۹۰۶)

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب سردی سخت ہوتی تو نبی ﷺ جمعہ کی نماز جلدی پڑھا کرتے تھے اور جب گرمی سخت ہوتی تو جمعہ کی نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھا کرتے تھے۔“

﴿عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ قَائِمًا فَمَنْ نَبَأَكَ أَنَّهُ كَانَ يَخْطُبُ جَالِسًا فَقَدْ كَذَبَ، فَقَدْ وَاللَّهِ! صَلَّيْتُ مَعَهُ أَكْثَرَ مِنْ أَلْفِي صَلَاةٍ﴾ (مسلم: ۲۰۳۳)

”حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ دیتے اور دو خطبوں کے درمیان بیٹھتے۔ جو شخص یہ کہے کہ آپ ﷺ بیٹھ کر خطبہ دیتے تھے اس نے غلط بیانی کی۔ اور اللہ کی قسم! میں نے آپ ﷺ کے ساتھ دو ہزار نمازوں سے زیادہ نمازیں پڑھی ہیں۔“

﴿عَنْ عَمْرِاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ طُولَ صَلَاةِ الرَّجُلِ وَقَصْرَ خُطْبَتِهِ مَعِنَ مَنْ فَقْهَهُ فَأَطِيلُوا الصَّلَاةَ واقْصُرُوا الْخُطْبَةَ﴾ (مسلم: ۲۰۳۶)

”حضرت عمار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: آدمی کی نماز کا لمبا اور خطبہ کا مختصر ہونا اس کے دین کو سمجھنے کی علامت ہے، لہذا تم نماز لمبی پڑھو اور خطبہ مختصر دو۔“

﴿أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ أَنْصِتْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يُخْطَبُ فَقَدْ لَغَوْتَ﴾ (بخاری ومسلم: ۹۳۳/۲۰۰۲)

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس وقت امام خطبہ دے رہا ہو اس وقت اگر تم نے اپنے ساتھی سے یہ کہا کہ خاموش ہو جاؤ، تو تم نے فضول بات کی۔“

﴿عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ، وَفِي الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى، وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾ (مسلم، ترمذی: ۲۰۶۵/۵۳۳)

”حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عیدین اور جمعہ کی نماز میں پہلی رکعت میں ”سورة اعلیٰ“ اور دوسری رکعت میں ”سورة الغاشیہ“ پڑھا کرتے تھے۔“

﴿عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ﴾ (صحیح مسلم: ۸۸۲)

”حضرت سالم اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز جمعہ کے بعد دو سنتیں پڑھا کرتے تھے۔“

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ كَانَ

مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ أَرْبَعًا ﴿صحيح مسلم: ۸۸۱﴾

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو شخص جمعہ کے بعد نماز پڑھے (یعنی سنتیں) تو اسے چاہیے کہ چار رکعات پڑھے۔“

سنن ونوافل

﴿عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ كَعْبٍ الْأُسْلَبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي سَلْ فَقُلْتُ: أَسْأَلُكَ مَرَّافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ. قَالَ أَوْغَيْرَ ذَلِكَ قُلْتُ: هُوَ ذَاكَ. قَالَ فَأَعْيِنِي عَلَى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ﴾ (مسلم: ۱۱۲۲)

”حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک روز نبی ﷺ نے مجھے فرمایا کہ مانگ لے۔ میں نے عرض کیا کہ میں جنت میں آپ کی رفاقت کا طلبگار ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کچھ اس کے علاوہ مزید بھی؟ میں نے عرض کیا: بس وہ ہی مطلوب ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر اپنے مطلب کے حصول کے لئے کثرتِ سجدہ (یعنی کثرتِ نوافل) کے ساتھ میری معاونت کرو۔“

﴿عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ تَأَبَّرَ عَلَى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنَ السُّنَّةِ بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ﴾

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص دن اور رات میں (فرضوں کے علاوہ) بارہ رکعتیں پڑھے اس کیلئے جنت میں گھر بنایا جاتا ہے۔ چار رکعت ظہر سے پہلے، دو رکعت اس کے بعد، دو رکعت مغرب کے بعد، دو رکعت عشاء کے بعد اور دو رکعت نماز فجر سے پہلے۔“

﴿عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا﴾ (مسلم: ۱۷۲۱)

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: فجر کی دو سنتیں دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے، اس سے بہتر ہیں۔“

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسِبُ النَّاسُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ أَعْمَالِهِمْ الصَّلَاةُ، قَالَ: يَقُولُ رَبُّنَا جَلَّ وَعَزَّ لِمَلَايَكْتِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ: انْظُرُوا فِي صَلَاةِ عَبْدِي أَمْتَهَا أَمْ نَقَصَهَا، فَإِنْ كَانَتْ تَامَةً كُتِبَتْ لَهُ تَامَةً وَإِنْ كَانَ انْتَقَصَ مِنْهَا شَيْئًا قَالَ: انْظُرُوا هَلْ لِعَبْدِي مِنْ تَطَوُّعٍ فَإِنْ كَانَ لَهُ تَطَوُّعٌ قَالَ: أَمْتُوا لِعَبْدِي فَرِيضَتَهُ مِنْ تَطَوُّعِهِ، ثُمَّ تَوَخَّذُوا الْأَعْمَالَ عَلَى ذَاكُمْ﴾ (ابو داؤد: ۵۰۶۳)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن لوگوں کے اعمال میں سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا، اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرشتوں کو حکم دیں گے..... حالانکہ وہ خوب جانتا ہے..... میرے بندے کی نماز دیکھو، اس نے اسے مکمل کیا ہے یا ناقص چھوڑا ہے؟ اگر پوری ہے تو لکھ دیا جائے گا کہ

اس کی نماز مکمل ہے۔ اور کچھ کمی ہے تو حکم فرمائے گا کہ میرے بندے کی نفل نماز دیکھو، اگر نوافل اس کی نماز میں ہوں گے تو فرض کو نفل نماز سے مکمل کر دیا جائے گا۔ اور پھر باقی اعمال بھی اسی طرح دیکھے جائیں گے۔“

نماز تراویح

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ﴾ (بخاری: ۳۷)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ایمان اور طلبِ ثواب کے ساتھ رمضان کا قیام کیا تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔“

﴿عَنْ عَائِشَةَ، أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَصَلَّى بِصَلَاتِهِ نَأْسٌ ثُمَّ صَلَّى مِنَ الْقَابِلَةِ فَكَثُرَ النَّاسُ ثُمَّ اجْتَمَعُوا مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ، أَوِ الرَّابِعَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ: قَدْ رَأَيْتُ الَّذِي صَنَعْتُمْ وَلَمْ يَمْنَعْنِي مِنَ الْخُرُوجِ إِلَيْكُمْ إِلَّا أَنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفَرِّضَ عَلَيْكُمْ، وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ﴾

(بخاری ومسلم: ۱۱۲۹/۱۸۱۹)

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک

رات مسجد میں نماز پڑھی تو بہت سے لوگ آپ ﷺ کے ساتھ شامل ہو گئے۔ دوسری رات آپ ﷺ نے نماز پڑھی تو لوگ اور زیادہ ہو گئے۔ پھر تیسری یا چوتھی رات لوگ جمع ہو گئے تو نبی ﷺ باہر تشریف نہ لائے۔ جب صبح ہوئی تو فرمایا: میں نے رات دیکھ لیا تھا کہ تم لوگ جمع ہوئے ہو، لیکن مجھے صرف ایک چیز نے باہر آنے سے روک دیا اور وہ یہ کہ یہ نماز تم پر فرض نہ کر دی جائے۔ یہ قصہ رمضان میں پیش آیا تھا۔“

﴿عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، لَيْلَةً فِي رَمَضَانَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَإِذَا النَّاسُ أَوْزَاعٌ مُتَفَرِّقُونَ يُصَلِّي الرَّجُلُ لِنَفْسِهِ وَيُصَلِّي الرَّجُلُ فَيُصَلِّي بِصَلَاتِهِ الرَّهْطُ فَقَالَ عُمَرُ: إِنِّي أَرَى لَوْ جَمَعْتُ هَؤُلَاءِ عَلَى قَارٍٍ وَاحِدٍ لَّكَانَ أَمْثَلُ ثُمَّ عَزَمَ فَجَمَعَهُمْ عَلَى أَبِي بِنِ كَعْبٍ﴾ (بخاری، ابن خزيمة: ۱۱۰۰/۲۰۱۰)

”حضرت عبدالرحمن بن عبدالقاری سے روایت ہے کہ میں رمضان کی ایک رات میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد آیا تو دیکھا کہ لوگ علیحدہ علیحدہ نماز پڑھ رہے ہیں۔ کوئی تنہا نماز پڑھ رہا ہے اور کسی کے ساتھ چند دوسرے لوگ بھی شامل ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا خیال ہے اگر میں ان سب کو ایک امام کے پیچھے جمع کر دوں تو یہ بہتر ہوگا۔ پھر انہوں نے اس کا عزم کر لیا اور سب کو حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پیچھے جمع کر دیا۔“

نمازِ قصر کے مسائل

﴿وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ ۖ إِنَّ خِفَتُمْ أَنْ يُفْتِنَكُمْ الَّذِينَ كَفَرُوا ۖ﴾

إِنَّ الْكَافِرِينَ كَانُوا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِينًا ﴿۱۰۱﴾ (النساء: ۱۰۱)

”اور جب تم سفر کے لیے نکلو تو تم پر کوئی گناہ نہیں نماز میں سے کچھ کم کر دو اگر تمہیں یہ ڈر ہو کہ کافر تمہیں ستائیں گے۔ بیشک کافر تمہارے صریح دشمن ہیں۔“

﴿عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ: صَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ لَا يَزِيدُ فِي السَّفَرِ عَلَى رَكْعَتَيْنِ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ كَذَلِكَ- رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ﴾ (بخاری و مسلم: ۱۱۰۲/۱۶۱۱)

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ، ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ سفر میں رہا ہوں اور کبھی نہیں دیکھا کہ انہوں نے دو رکعتوں سے زیادہ نماز پڑھی ہو۔“

﴿عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمِيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا﴾ فَقَدْ أَمِنَ النَّاسُ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ، فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: صَدَقَهُ تَصَدَّقَ اللَّهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوا صَدَقَتَهُ﴾ (صحیح مسلم: جلد اول: حدیث نمبر: ۱۵۶۴)

”حضرت یعلیٰ بن اُمیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے (یہ آیت) عرض کی: ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا﴾ ”تم پر کوئی حرج نہیں کہ اگر تم نماز میں قصر کرو بشرط یہ ہے کہ تمہیں کافروں سے فتنہ کا ڈر ہو“ اور اب تو لوگ امن میں

ہیں؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس بات پہ تعجب تھے ہوا ہے اس پہ مجھے بھی تعجب ہوا تھا، تو میں نے اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا تھا: یہ صدقہ ہے، اللہ تعالیٰ نے تم پر صدقہ کیا ہے، تو تم اللہ کے صدقہ کو قبول کرو (یعنی قصر نماز پڑھو)۔“

﴿عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ لَا يَخَافُ إِلَّا رَبَّ الْعَالَمِينَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ﴾ (سنن نسائی: جلد اول: حدیث نمبر ۱۳۳۰)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ جانے کیلئے نکلے اور نبی ﷺ کو اللہ رب العالمین کے علاوہ کسی کا خوف بھی نہیں تھا (یعنی کفار کی طرف سے ایذا دیئے جانے کا اندیشہ نہ تھا) لیکن باوجود اس کے نبی کریم ﷺ قصر نماز ادا فرماتے رہے۔

﴿عَنْ مُوسَى بْنِ سَلَمَةَ، قَالَ: كُنَّا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِمَكَّةَ، فَقُلْتُ: إِنَّا إِذَا كُنَّا مَعَكُمْ صَلَّيْنَا أَرْبَعًا، وَإِذَا رَجَعْنَا إِلَى رِحَالِنَا صَلَّيْنَا رَكْعَتَيْنِ. قَالَ: تِلْكَ سُنَّةُ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾ (مسند احمد: ۱۸۶۲)

”حضرت موسیٰ بن سلمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ مکرمہ میں تھے، تو میں نے عرض کیا: ہم جب آپ کے ساتھ ہوتے ہیں (یعنی حالت اقامت میں ہوتے ہیں) تو چار رکعات نماز پڑھتے ہیں اور جب ہم اپنی سواریوں کی طرف چلے جاتے ہیں (یعنی سفر میں ہوتے ہیں) تو دو رکعت پڑھتے ہیں، (ایسا کیوں ہے؟) فرمایا: یہ حضرت محمد ﷺ کی سنت ہے۔“

سفر سے واپسی پر نماز

﴿عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ لَا يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ إِلَّا نَهَارًا فِي الصُّحَى فَإِذَا قَدِمَ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلَّى فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ فِيهِ﴾ (مسلم: ۱۶۹۲)

”حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سفر سے واپس دن میں چاشت کے وقت تشریف لاتے (رات میں تشریف نہ لاتے) اور پہلے مسجد میں تشریف لاتے اور دو رکعت نفل پڑھتے پھر وہیں مسجد میں تشریف رکھتے۔“

﴿كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَجْمَعُ بَيْنَ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ إِذَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ سَيْرٍ، وَيَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ﴾ (بخاری: ۱۱۰۴)

”رسول اللہ ﷺ سفر میں ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ ملا کر پڑھتے، اسی طرح مغرب اور عشاء کی بھی ایک ساتھ ملا کر پڑھتے تھے۔“

مریض کی نماز

﴿هَذَا الْإِسْنَادُ إِلَّا أَنَّهُ يَقُولُ: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ الْمَرِيضِ، فَقَالَ: صَلِّ قَائِمًا، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلَى جَنْبٍ﴾ (ترمذی: ۳۴۲)

”اسی سند سے مروی ہے، مگر اس میں یوں ہے: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے مریض کی نماز کے بارے میں سوال کیا تو

آپ ﷺ نے فرمایا: ”کھڑے ہو کر پڑھو، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر پڑھو اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو لیٹ کر پہلو کے بل پڑھو۔“

نمازِ تہجد

﴿وَمِنَ اللَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهُ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيلًا﴾ (الدھر: ۲۶)

”اور کچھ حصہ رات میں بھی اس کو سجدہ کیجیے اور رات میں دیر تک اس کی تسبیح کیجیے۔“

﴿عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَافَ أَنْ لَا يَقُومَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ أَوَّلَهُ وَمَنْ طَمِعَ أَنْ يَقُومَ آخِرَهُ فَلْيُوتِرْ آخِرَ اللَّيْلِ فَإِنَّ صَلَاةَ آخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُودَةٌ وَذَلِكَ أَفْضَلُ﴾ (مسلم: ۱۸۰۲)

”حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کو یہ اندیشہ ہو کہ وہ تہجد کے وقت نہیں اٹھ سکے گا تو اس کو چاہیے کہ وہ شروع رات ہی میں وتر پڑھ لیا کرے اور جس کو تہجد کے وقت اٹھنے کی امید ہو تو وہ وتر تہجد کے وقت ہی پڑھا کرے، کیونکہ تہجد کا وقت بڑا متبرک ہے، اس میں فرشتے موجود ہوتے ہیں، اور بڑی اعلیٰ درجے کی بات ہے۔“

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللَّهِ الْمُحَرَّمُ وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ صَلَاةُ اللَّيْلِ﴾ (مسلم: ۲۸۱۲)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رمضان کے بعد افضل روزے اللہ کے مہینے محرم کے (روزے) ہیں، اور فرض

نمازوں کے بعد افضل نماز قیام اللیل (تہجد کی نماز) ہے۔“

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، حِينَ يَنْقُضُ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ، فَيَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ، وَمَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ، وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ﴾ (مسلم: ۵۸۰)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جب رات کا تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے تو ہمارا بزرگ و برتر پروردگار پہلے آسمان پر اترتا اور فرماتا ہے: ہے کوئی میرے حضور دعا کرنے والا کہ میں اس کی دعا قبول کروں؟ ہے کوئی سوال کرنے والا کہ میں اس کا سوال پورا کروں؟ ہے کوئی بخشش چاہنے والا کہ میں اسے بخش دوں؟“

﴿قَالَ مَسْرُوقٌ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ: سَبْعٌ وَتِسْعٌ وَاحِدَى عَشْرَةَ سَوَى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ﴾ (بخاری: ۱۱۳۹)

”حضرت مسروق رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی رات کی نماز کا سوال کیا (یعنی کتنی رکعات پڑھتے تھے) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: کبھی سات رکعتیں، کبھی نو رکعتیں اور کبھی گیارہ، فجر کی سنتوں کے علاوہ۔“

﴿عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَرَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَجْهَرُ بِالْقُرْآنِ أَمْ يَخْفِئُ

بہ؟ قَالَتْ: رُبَّمَا جَهَرَ بِهِ وَرُبَّمَا خَفَتْ ﴿(ابوداؤد و ترمذی: ۴۳۹/۲۲۶)﴾

”حضرت غصیف بن حارث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ (رات کے وقت) نبی ﷺ کی قرأت کیسی ہوتی تھی؟ بلند آواز کے ساتھ ہوتی یا پست آواز کے ساتھ؟ تو انہوں نے فرمایا: نبی ﷺ کی قرأت کبھی بلند آواز سے ہوتی اور کبھی پست۔“

﴿عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ: مَرَرْتُ بِكَ وَأَنْتَ تَقْرَأُ وَأَنْتَ تَخْفِضُ مِنْ صَوْتِكَ، فَقَالَ: إِيَّيْ أَسْمَعُ مَنْ نَاجَيْتُ، قَالَ: اِرْفَعْ قَلِيلًا، وَقَالَ لِعُمَرَ: مَرَرْتُ بِكَ وَأَنْتَ تَقْرَأُ وَأَنْتَ تَرْفَعُ صَوْتَكَ، قَالَ: إِيَّيْ أُوقِظُ الْوُسْنَانَ، وَأَطْرُدُ الشَّيْطَانَ، قَالَ: أَخْفِضْ قَلِيلًا﴾ (ترمذی: ۴۴۰)

”حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میں آپ کے پاس سے گزرتا تو دیکھا کہ آپ پست آواز سے قرآن پڑھ رہے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جس ذات سے سرگوشی کر رہا تھا اُسے میں نے سنا دیا۔ فرمایا: اپنی آواز کو قدرے بلند کیجئے۔ پھر حضور ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میں آپ کے پاس سے گزرتا تو دیکھا کہ آپ بلند آواز سے قرآن پڑھ رہے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں اُنکھتے کو جگاتا ہوں اور شیطان کو بھگاتا ہوں۔ فرمایا: اپنی آواز کو قدرے پست کیجئے۔

نمازِ اشراق

﴿لَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ: أَكُنْتُ تُجَالِسُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ كَثِيرًا فَكَانَ لَا يَقُومُ مِنْ مُصَلَاةِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ الْغَدَاةَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، فَإِذَا طَلَعَتْ قَامَ﴾ (سنن ابی داؤد: ۱۲۹۳)

”کہا گیا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کو کیا آپ رسول اللہ ﷺ کی مجالست (ہم نشینی) کرتے تھے؟ آپ ﷺ نے کہا: ہاں اکثر (آپ ﷺ کی مجلسوں میں رہتا تھا) آپ ﷺ جس جگہ نماز فجر ادا کرتے، وہاں سے اس وقت تک نہیں اٹھتے جب تک سورج نکل نہ آتا، جب سورج نکل آتا تو آپ ﷺ (نماز اشراق کے لیے) کھڑے ہوتے۔“

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يُحَافِظُ عَلَى صَلَاةِ الضُّحَى إِلَّا أَوَّابٌ وَهِيَ صَلَاةُ الْأَوَّابِينَ﴾ (سلسلة صحیحہ: ۷۷۲)

”ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (اللہ تعالیٰ کی طرف) بہت زیادہ رجوع کرنے والا ہی اشراق کی نماز کی حفاظت کرتا ہے، اور یہ رجوع کرنے والوں کی نماز ہے۔“

نمازِ چاشت

﴿عَنْ مُعَاذَةَ، أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، كَمْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي صَلَاةَ الضُّحَى؟ قَالَتْ: أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَيَزِيدُ مَا شَاءَ﴾ (مسلم: ۷۱۹)

”حضرت معاذہ رحمہا اللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ چاشت کی کتنی نماز پڑھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ چار رکعت پڑھتے تھے اور مزید جتنی چاہتے۔“

﴿عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ يُصْبِحُ عَلَى كُلِّ سَلَاةٍ مِنْ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ فَكُلُّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ وَأَمْرٌ بِالْعُرْوَةِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَيُجْزَى مِنْ ذَلِكَ رَكْعَتَانِ يَرَى كَعُثْمَانَ مِنَ الضُّحَى﴾ (مسلم و ابوداؤد: ۱۴۰۳/۲۸۸)

”حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صحیح و سالم جوڑ یا ہڈی کے عوض ہر روز صبح کو تم پر صدقہ واجب ہوتا ہے، لہذا تمہارا ہر ”سُبْحَانَ اللَّهِ“ کہنا صدقہ ہے۔ ہر ”الْحَمْدُ لِلَّهِ“ کہنا صدقہ ہے۔ ہر ”اللَّهُ أَكْبَرُ“ کہنا صدقہ ہے۔ ہر ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کہنا صدقہ ہے۔ ہر نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے۔ ہر برائی سے روکنا صدقہ ہے اور ان سب کیلئے وہ دو رکعتیں کافی ہو جاتی ہیں جنہیں کوئی شخص چاشت کے وقت پڑھتا ہے۔“

﴿عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى أَهْلِ قُبَاءٍ وَهُمْ يُصَلُّونَ الضُّحَى فَقَالَ: صَلَاةُ الْأَوَّابِينَ إِذَا رَمَضَتِ الْفَصَالُ مِنَ الضُّحَى﴾ (مسند احمد: ۲۵۸)

”سیدنا زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ قباء والے لوگوں کے پاس آئے اور وہ چاشت کی نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: او این کی

نماز اس وقت ہوتی ہے جب اونٹوں کے بچوں کے پاؤں چاشت کے وقت گرمی سے جلنے لگیں۔“

تحیۃ الوضوء

﴿عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهُ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ مُقْبِلٌ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ﴾ (مسلم: ۵۷۶)

”حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان بندہ اچھی طرح وضو کرے، پھر اللہ کے حضور میں کھڑا ہو کر پوری قلبی توجہ اور یکسوئی کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھے، تو جنت اس کیلئے ضرور واجب ہو جائے گی۔“

﴿عَنْ عُمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَتَوَضَّأُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ فَيُحْسِنُ الْوُضُوْءَ فَيُصَلِّي صَلَاةً إِلَّا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الصَّلَاةِ الَّتِي تَلِيهَا﴾ (مسلم: ۵۶۲)

”حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ بے شک میں نے سنا نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے کہ جو مسلمان اچھی طرح وضو کرتا ہے اور پھر نماز پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اگلی نماز تک کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔“

تحیۃ المسجد

﴿عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رُكْعَتَيْنِ
قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ ﴿بخاری و مسلم: ۱۶۸۴﴾

”حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں آئے تو بیٹھے نہیں، یہاں تک کہ دو رکعت نماز (تحیۃ المسجد) پڑھ لے۔“

نمازِ استخارہ

﴿عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْإِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُولُ: إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رُكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ لِيَقُلْ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ، وَلَا أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ، وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ، اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي، أَوْ قَالَ عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَأَقْدِرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي، أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ - فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدُرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِي بِهِ قَالَ: وَيُسَبِّحُ حَاجَتَهُ﴾ ﴿بخاری: ۱۱۶۶﴾

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں معاملات میں استخارہ کرنا اس طرح سکھاتے تھے جیسے قرآن کی کوئی سورت سکھاتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: تم میں کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو دو رکعات نفل پڑھ کر یہ دعا (دعائے استخارہ) پڑھے:

﴿ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاسْتَغْفِرُكَ بِقُدْرَتِكَ
وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ
وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوبِ، اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ
تَعْلَمُ اَنَّ هَذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ،
اَوْ قَالَ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاَجَلِهٖ فَاقْدُرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ
لِیْ فِیْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هَذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ
وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ، اَوْ قَالَ فِیْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاَجَلِهٖ
فَاَصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِی الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ
اَرْضِنِیْ بِهِ﴾

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ کے علم سے خیر طلب کرتا ہوں۔ اور آپ کی قدرت سے قدرت طلب کرتا ہوں اور آپ کے فضل عظیم میں سے کچھ کا سوال کرتا ہوں، کیونکہ آپ ہی قدرت والے ہیں جبکہ میں قدرت والا نہیں۔ اور آپ علم والے ہیں جبکہ میں علم والا نہیں۔ اور آپ تو تمام غیبیوں کو خوب جاننے والے ہیں۔ اے اللہ! اگر آپ جانتے ہیں کہ یہ کام میرے دین اور میری دنیوی زندگی اور میری اخروی زندگی کیلئے خیر ہے تو اس کو میرے لئے مقدر کر دیجئے۔ اور وہ مجھے میسر کر دیجئے، پھر اس میں میرے لئے برکت ڈال دیجئے۔ اور اگر آپ جانتے ہیں کہ یہ کام میرے دین اور

میری دنیوی زندگی اور میری اُخروی زندگی کیلئے شر ہے تو اس کو مجھ سے دور کر دیجئے۔ اور مجھے اس سے دور کر دیجئے۔ اور خیر جہاں بھی ہو اس کو میرے لئے مقدر کر دیجئے۔ پھر مجھے اس پر راضی کر دیجئے۔

صلاة التسبیح

﴿عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِّلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ: يَا عَبَّاسُ! يَا عَمَّاهُ! أَلَا أُعْطِيكَ أَلَا أَمْنَحُكَ أَلَا أَحْبُوكَ أَلَا أَفْعَلُ بِكَ عَشْرَ خِصَالٍ؛ إِذَا أَنْتَ فَعَلْتَ ذَلِكَ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ ذَنْبَكَ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ قَدِيمَهُ وَحَدِيثَهُ خَطَأَهُ وَعَمْدَهُ صَغِيرَهُ وَكَبِيرَهُ سِرَّهُ وَعَلَانِيَتَهُ عَشْرَ خِصَالٍ أَنْ تُصَلِّيَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكَعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُورَةً فَإِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي أَوَّلِ رَكَعَةٍ وَأَنْتَ قَائِمٌ قُلْتَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً ثُمَّ تَرُكِعُ فَتَقُولُهَا وَأَنْتَ رَاكِعٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ الرُّكُوعِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَهْوِي سَاجِدًا فَتَقُولُهَا وَأَنْتَ سَاجِدٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ السُّجُودِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ فَتَقُولُهَا عَشْرًا فَذَلِكَ خَمْسٌ وَسَبْعُونَ فِي كُلِّ رَكَعَةٍ تَفْعَلُ ذَلِكَ فِي أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ إِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ تُصَلِّيَهَا فِي كُلِّ يَوْمٍ

مَرَّةً فَاَفْعَلْ فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَّرَّةً فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلْ
فَفِي كُلِّ شَهْرٍ مَّرَّةً فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ سَنَةٍ مَّرَّةً فَإِنْ لَّمْ
تَفْعَلْ فَفِي عُمْرِكَ مَرَّةً ﴿﴾ (ابوداؤد: ۱۲۹۹)

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے لیے فرمایا: اے عباس! اے میرے چچا! کیا میں تمہیں ایک عطیہ کروں، ایک بخشش کروں، ایک چیز بتاؤں، تمہیں دس چیزوں کا مالک بناؤں؟ جب تو ان کو کرے گا تو اللہ تعالیٰ تیرے اگلے پچھلے، نئے اور پرانے، غلطی سے کیے ہوئے اور جان بوجھ کر کیے ہوئے، ظاہر و پوشیدہ، صغیرہ اور کبیرہ سب ہی گناہ معاف فرمادے گا۔ وہ کام یہ ہے کہ چار رکعت نفل (صلاة التبیح کی نیت باندھ کر) پڑھو اور ہر رکعت میں قرأت کے بعد اور رکوع میں جانے سے پہلے پندرہ بار یہ پڑھو: ”سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ“ اور رکوع میں دس بار اور رکوع سے سرائٹھا کر دس بار، پھر سجدہ میں دس بار اور سجدہ سے اٹھ کر دس بار، پھر دوسرے سجدہ میں دس بار اور جب دوسرے سجدے سے اٹھو تو (دوسری رکعت میں) کھڑے ہونے سے پہلے بیٹھ کر دس مرتبہ پڑھو۔ ان سب کی میزان سچتر ہوئی۔ اسی طرح ہر رکعت میں سچتر دفعہ ہوگا۔ اگر ممکن ہو سکے تو روزانہ ایک مرتبہ اس نماز کو پڑھ لیا کرو۔ یہ نہ ہو سکے تو ہر جمعہ کو ایک مرتبہ پڑھ لیا کرو۔ یہ بھی نہ ہو سکے تو مہینہ میں ایک مرتبہ پڑھ لیا کرو۔ یہ بھی نہ ہو سکے تو ہر سال میں ایک مرتبہ پڑھ لیا کرو۔ یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر بھر میں ایک مرتبہ پڑھ لیا کرو۔“

سجدہ تلاوت

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَرَأَ ابْنُ آدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ اعْتَزَلَ الشَّيْطَانُ يَبْكِي يَقُولُ يَا وَيْلَهُ أُمِرَ ابْنُ آدَمَ بِالسُّجُودِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَأُمِرْتُ بِالسُّجُودِ فَأَبَيْتُ فَلِيَ النَّارُ﴾ (مسلم: ۲۵۴)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابن آدم جب سجدہ کی آیت پڑھتا ہے اور سجدہ کرتا ہے تو شیطان الگ ہو کر روتا ہے اور کہتا ہے: افسوس! اس کو سجدہ کا حکم ملا تو اس نے سجدہ کر لیا، اس کیلئے جنت ہے۔ اور مجھے سجدہ کا حکم دیا گیا تو میں نے نافرمانی کی، میرے لئے جہنم ہے۔“

نوٹ: قرآن پاک میں کل ۱۴ سجدہ تلاوت ہیں، جن کی تلاوت کرنے یا سننے پر سجدہ کرنا واجب ہو جاتا ہے۔

نمازِ استسقاء

﴿عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَسْقَى فَأَشَارَ بِظَهْرِ كَفِّهِ إِلَى السَّمَاءِ﴾ (مسلم: ۲۱۱۲)

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بارش کی دعا کی اور اپنے ہاتھوں کی پشت کو آسمان کی طرف کیا۔“

﴿عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأُنْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْرُ

رِدَاءَهُ حَتَّى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلْنَا فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ حَتَّى
 انْجَلَتْ الشَّمْسُ فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الشَّمْسَ
 وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا وَادْعُوا
 حَتَّى يُكْشَفَ مَا بَكُمْ ﴿بخاری: ۱۰۳۰﴾

”حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس
 (بیٹھے) تھے کہ سورج کو گرہن ہوا۔ رسول اللہ ﷺ اپنی چادر کھینچتے ہوئے اٹھ کر
 چلے، یہاں تک کہ مسجد میں داخل ہوئے۔ ہم بھی مسجد میں داخل ہوئے۔ آپ ﷺ
 نے ہمیں (بڑی طویل) دو رکعتیں پڑھائیں۔ یہاں تک کہ سورج صاف ہو گیا۔ پھر
 آپ ﷺ نے فرمایا: سورج اور چاند کسی کی موت کی وجہ سے نہیں گہناتے اور جب تم
 سورج کو گہناتا ہو اور دیکھو تو نماز پڑھو اور دعا کرو، یہاں تک کہ تمہیں پیش آنے والی
 (سورج گرہن کی) کیفیت دور ہو جائے۔“

بیمار کی عیادت اور مسائل میت

﴿أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ
 السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَاجَابَةُ الدَّعْوَةِ
 وَتَشْيِيتُ الْعَاطِسِ﴾ ﴿بخاری و مسلم: ۵۷۷۶/۱۲۳۰﴾

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
 مسلمان کے مسلمان پر پانچ حقوق ہیں: (۱) سلام کا جواب دے۔ (۲) جب بیمار ہو تو
 اس کی عیادت کرے۔ (۳) جب مرجائے تو اس کا جنازہ پڑھے۔ (۴) جب دعوت

دے تو اسے قبول کرے۔ (۵) اگر وہ چھینک پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے، تو جواب میں یَرْحَمُکَ اللّٰہ کہے۔“

﴿عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَحْضُرْ أَجَلُهُ فَقَالَ عِنْدَهُ سَبْعُ مَرَارٍ: أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيكَ، إِلَّا عَافَاهُ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ الْمَرَضِ﴾ (ابوداؤد: ۳۱۰۸)

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان مریض بھائی کی تیمارداری کیلئے جاتا ہے اور اس کے سر کے پاس بیٹھ کر سات مرتبہ یہ کلمات پڑھتا ہے تو وہ شفا یاب ہو جاتا ہے، الا یہ کہ اس کی موت کا وقت ہی آچکا ہو: اَسْأَلُ اللَّهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيكَ۔“ میں بزرگ و برتر اللہ، عرش عظیم کے رب سے سوال کرتا ہوں کہ تجھے شفا سے نوازے۔“

﴿عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَى أَعْرَابِيٍّ يَعُودُهُ فَقَالَ لَهُ: لَا بَأْسَ ظَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ﴾ (بخاری: ۵۶۵۶)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک اعرابی کی عیادت کیلئے تشریف لے گئے اور اس سے یہ کلمات کہے: لَا بَأْسَ ظَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ۔ ”ڈر نہیں (غم نہ کر) اگر اللہ نے چاہا تو (یہی بیماری تجھے گناہوں سے) پاک کرنے والی ہے۔“

﴿عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

لَقِنُّوْا مَوْتَكُمْ قَوْلَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ﴿صحيح مسلم: ۹۱۶﴾

”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریب المرگ آدمی کو لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کی تلقین کرو۔“

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَتَمَنَّي أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ إِلَّا مَا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ يَزِدَّادُ وَإِنَّمَا مُسِيئًا فَلَعَلَّهُ يَسْتَعْتِبُ﴾ (بخاری: ۲۳۵۰)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی ہرگز موت کی تمنا نہ کرے۔ اگر تو وہ نیک ہو تو ہو سکتا ہے کہ وہ نیک میں اور بڑھ جائے اور اگر وہ بد ہو تو ہو سکتا ہے کہ وہ بدی سے توبہ کر لے۔“

﴿قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ آذَى مَرَضٍ فَمَا سِوَاهُ إِلَّا حَظَّ اللَّهُ لَهُ سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحْطُ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا﴾ (بخاری: ۵۶۱۰)

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی بھی مسلمان کو جب کوئی تکلیف بیماری کی وجہ سے پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کے گناہوں کو ایسے مٹاتا ہے جیسے درخت سے پتے گرتے ہیں۔“

﴿عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَنْكِبِي فَقَالَ: كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ، أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ: إِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ، وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ﴾ (بخاری: ۶۴۱۶)۔

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا کندھا پکڑ کر فرمایا: دنیا میں اس طرح رہ گویا کہ تو اجنبی یا راہ چلتا مسافر ہے۔ چنانچہ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: جب شام ہو تو صبح کا انتظار نہ کر، جب صبح ہو تو شام کا انتظار نہ کر، تندرستی کو بیماری اور زندگی کو موت سے پہلے غنیمت جان۔“

﴿عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى أَبِي سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصْرُهُ فَأَغْمَضَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الرُّوحَ إِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ فَضَجَّ نَأْسٌ مِّنْ أَهْلِهِ فَقَالَ لَا تَدْعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يَوْمَئِذٍ عَلَى مَا تَقُولُونَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأَبِي سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمُهْدِيِّينَ وَاخْلُفْهُ فِي عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِينَ وَاعْفِرْ لَنَا وَلَهُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ وَافْسَحْ لَهُ فِي قَبْرِهِ. وَنَوِّرْ لَهُ فِيهِ﴾ (مسلم: ۲۱۶۹)

”حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کی موت کے وقت تشریف لائے تو اس وقت ان کی آنکھ کھلی ہوئی تھی۔ آپ ﷺ نے اسے بند کر دیا اور پھر فرمایا کہ جب روح بدن سے نکل جاتی ہے تو آنکھ اس کا پیچھا کرتی ہے۔ اتنے میں گھر کے لوگ آہ و بکا کرنے لگے، چیخنے لگے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے لئے اچھی اور بہتر دعا کرنا، کیونکہ جو کچھ تم کہتے ہو اس پر فرشتے آمین کہتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے دعا فرمائی کہ (اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأَبِي سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمُهْدِيِّينَ وَافْسَحْ لَهُ فِي قَبْرِهِ وَنَوِّرْ لَهُ فِيهِ وَاخْلُفْهُ فِي عَقِبِهِ)۔

”ترجمہ: الہی! ابو سلمہ کی مغفرت فرما دے، ہدایت یافتہ لوگوں میں اس کا درجہ بلند فرما دے اور اس کی قبر کشادہ اور روشن فرما دے اور اس کے پیچھے رہنے والوں میں نائب و قائم مقام ہو جا۔“

غسل، کفن و دفن

﴿عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا، أَوْ خَمْسًا، أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ، إِنْ رَأَيْتُنَّ ذَلِكَ، بِمَاءٍ وَبِسِدْرٍ، وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ، فَإِذَا فَرَعْتُنَّ فَأَذِنِّي فَلَمَّا فَرَعْنَا أَذْنَاهُ فَأَلْقَى إِلَيْنَا حَقْوَهُ، فَقَالَ: أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ﴾ (مسلم: ۹۳۹)

”حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ہمارے پاس اس وقت تشریف لائے جب ہم آپ ﷺ کی صاحبزادی کو غسل دے رہی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے تین یا پانچ مرتبہ، یا اس سے بھی زیادہ مرتبہ غسل دو۔ اگر تم ضرورت محسوس کرو، غسل پانی اور بیری کے پتوں سے دو۔ آخر میں کافور (یا فرمایا: کچھ کافور ڈالو۔ جب تم فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع دینا۔ جب ہم فارغ ہوئیں تو ہم نے آپ ﷺ کو اطلاع بھجوادی۔ آپ ﷺ نے اپنا تہبند اُتار کر ہماری طرف پھینک دیا اور فرمایا: اسے جسم کے ساتھ لگا دو۔“

﴿عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَفَّنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بَيْضَ سَحْوَلِيَّةٍ مِّنْ كَرُسَفٍ لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ﴾ (مسلم: ۲۲۲۲)

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو یمن کے تین سفید کپڑوں میں کفن دیا گیا، جو سحول کے بنے ہوئے اور روئی کے تھے۔ ان کپڑوں میں کرتہ اور عمامہ نہ تھا۔“

﴿عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْبَسُوا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ، فَإِنَّهَا أَظْهَرُ وَأَطْيَبُ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَكُمْ﴾ (نسائی: ۱۸۹۶، سنن نسائی: ۹۹۳)

”حضرت ابو مہلب سمرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سفید لباس زیب تن کیا کرو، یہ تمہارے ملبوسات میں بہترین لباس ہے اور اپنے مرنے والوں کو بھی اس میں کفن دیا کرو۔

نماز جنازہ کی فضیلت اور مسائل

﴿وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ﴾ (الحشر: ۱۰)

”اور ان کے لیے بھی جو مہاجرین کے بعد آئے (اور) دعا مانگا کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں اور ہمارے دلوں میں ایمانداروں کی طرف سے کینہ قائم نہ ہونے پائے۔ اے ہمارے رب! بیشک تو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔“

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتَّى يُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَلَهُ قِيْرَاطٌ، وَمَنْ شَهِدَ حَتَّى تُدْفَنَ كَانَ لَهُ قِيْرَاطَانِ، قِيلَ: وَمَا الْقِيْرَاطَانِ؟ قَالَ: مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيمَيْنِ﴾ (بخاری و مسلم: ۱۳۲۵)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

کہ جو شخص جنازے میں حاضر ہوا، یہاں تک کہ اس پر نماز بھی پڑھی، تو اس کو ایک قیراط ثواب ملتا ہے۔ اور جو شخص جنازہ میں حاضر رہا، حتیٰ کہ اس کو دفن بھی کر دیا گیا، تو اس کیلئے (ثواب میں) دو قیراط ہیں۔ دریافت کیا گیا: دو قیراط کتنے ہیں (یا کیا ہیں)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: دو بڑے پہاڑوں کے مانند۔“

﴿قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا مِنْ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ عَلَى جَنَازَتِهِ أَرْبَعُونَ رَجُلًا لَا يُشِيرُ كُونَ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا شَفَعَهُمُ اللَّهُ فِيهِ﴾ (مسلم: ۲۲۳۲)

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی مسلمان شخص ایسا نہیں جو مرتا ہے، پھر اس کے جنازہ پر ایسے چالیس آدمی جمع ہو جائیں (نماز پڑھ لیں) جو اللہ رب العزت کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتے ہوں، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ ان کی سفارش اس جنازہ کے حق میں قبول کرتا ہے۔“

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ فَأَخْلِصُوا لَهُ الدُّعَاءَ﴾ (ابوداؤد: ۵۰۱۰۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب تم کسی میت پر نماز (جنازہ) پڑھو تو اس کیلئے خلوص کے ساتھ دعا کرو۔

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ فَإِنَّ تَكَّ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُونَهَا إِلَيْهِ وَإِنْ يَكُ سِوَى ذَلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ﴾ (بخاری و مسلم: ۲۲۳۹/۱۳۱۵)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنازہ کو جلد لے کر جاؤ، سو اگر وہ نیک اور صالح ہے تو وہ بھلائی ہے، پہنچاؤ اس کو اس کی طرف اور اگر وہ جنازہ اس کے علاوہ ہے، تو وہ برائی ہے، اس کو تم اپنی گردنوں سے اتار دو۔“

﴿عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا لَهَا حَتَّى تُخَلِّفَكُمُ أَوْ تُوَضَّعَ﴾

(بخاری و مسلم: ۱۳۰۴/۲۲۶۱)

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم کسی جنازے کو آتا دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ، یہاں تک کہ وہ جنازہ تمہیں پیچھے چھوڑ جائے یا نیچے رکھ دیا جائے۔

خودکشی

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الَّذِي يَخْنُقُ نَفْسَهُ يَخْنُقُهَا فِي النَّارِ وَالَّذِي يَطْعُنُهَا يَطْعُنُهَا فِي النَّارِ﴾ (بخاری: ۱۳۶۵)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے آپ کو گلا گھونٹ کر مارتا ہے وہ جہنم میں اپنا گلا گھونٹتا رہے گا۔ اور جو شخص نیزہ چھو کر اپنی جان دیتا ہے، وہ جہنم میں اپنے آپ کو نیزہ مارتا رہے گا۔“

﴿عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: كَانَ بَرَجْلٍ جَرَّاحٌ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ اللَّهُ: بَدَرَنِي عَبْدِي بِنَفْسِهِ، حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ﴾ (بخاری: ۱۳۶۳)

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک آدمی کے جسم پر زخم تھے، (تو اس سے وہ برداشت نہ ہوئے) اس نے اپنے آپ کو خود قتل کر لیا (یعنی خودکشی کر لی)۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے بندے نے اپنی جان مجھ سے پہلے خود لے لی، اس لیے میں نے اس پر جنت حرام کر دی۔“

دعائے مغفرت

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ: إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ﴾ (مسلم: ۴۳۱۰)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب انسان مر جائے تو اس کا عمل ختم ہو جاتا ہے، مگر تین چیزیں باقی رہتی ہیں: ایک صدقہ جاریہ، یا وہ علم جس کے ذریعے سے نفع حاصل کیا جاسکے، یا اس کا نیک لڑکا جو اس کیلئے دعا کرتا رہے۔“

سوگ کے مسائل

﴿عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُحَدِّثُ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا﴾

(مسلم: ۴۳۱۰) (بخاری: ۵۳۳۵)

”حضرت زینب بنت ابی سلمہ نے فرمایا کہ میں ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے

پاس گئی تو انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو عورت اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اس کیلئے حلال نہیں کہ تین دن سے زیادہ کسی میت پر سوگ کرے، سوائے شوہر کے کہ جس کا سوگ چار ماہ دس دن ہے۔“

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ۖ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: مَا لِعَبْدِي الْمُؤْمِنِ عِنْدِي جَزَاءٌ إِذَا قَبِضْتُ صَفِيَّةً مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ احْتَسَبَهُ إِلَّا الْجَنَّةَ﴾ (بخاری: ۶۳۲۳)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے (اس) مومن بندے کیلئے میرے نزدیک جنت کے سوائے کوئی بدلہ نہیں کہ جس کے پیارے کو میں اہل دنیا سے قبض کر لیتا ہوں پھر وہ (اس کی موت پر) صبر کرتا ہے۔“

﴿فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ، فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا هَذَا؟ قَالَ: هَذِهِ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ﴾ (بخاری و مسلم: ۱۲۸۳)

”رسول اللہ ﷺ کا نواسہ فوت ہوا تو آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ وہ رحمت ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں پیدا کی ہے۔ اور اللہ اپنے بندوں میں سے رحم کرنے والوں پر ہی رحمت کرتا ہے۔“

﴿عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ ۖ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَرْبَعٌ فِي أُمَّتِي مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُونَهَا: الْفَخْرُ فِي الْأَحْسَابِ

وَالطَّعْنُ فِي الْأَنْسَابِ وَالِاسْتِسْقَاءُ بِالتُّجُومِ وَالنِّيَاحَةُ
وَقَالَ إِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِّنْ قَطْرَانٍ وَدِرْعٌ مِّنْ جَرَبٍ ﴿مسلم: ۲۲۰۳﴾

”حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جاہلیت کے چار کام ایسے ہیں جنہیں میری امت کے لوگ بھی کریں گے: (۱) حسب میں فخر کرنا۔ (۲) (کسی کے) نسب میں طعن کرنا۔ (۳) ستاروں کے ذریعے پانی طلب کرنا۔ (۴) نوحہ کرنا۔ اگر نوحہ کرنے والی عورت مرنے سے پہلے توبہ نہ کرے تو قیامت کے دن اس پر گندھک اور خارش کا کرتہ ہوگا۔“

تعزیت کا مسنون طریقہ

﴿إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أُعْطِيَ وَكُلٌّ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُّسَمًّى﴾

(بخاری: ۱۲۸۴)

”آنحضرت ﷺ نے تعزیت کرتے وقت یہ الفاظ ارشاد فرمائے: (إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أُعْطِيَ وَكُلٌّ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُّسَمًّى) یقیناً اللہ کا (مال) ہے جو اس نے لے لیا اور اسی کا ہے جو اس نے دے رکھا ہے۔ اس کے ہاں ہر چیز کا وقت مقرر ہے۔“

﴿عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
إِصْنَعُوا إِلَّا لِي جَعْفَرٍ طَعَامًا فَإِنَّهُ قَدْ آتَاهُمْ أَمْرٌ شَغَلَهُمْ﴾

(ابوداؤد، ترمذی: ۹۹۸/۳۱۳۴)

”حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (کہ جب جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر موصول ہوئی) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

جعفر کے گھروالوں کیلئے کھانا تیار کرو، ان کو ایسی تکلیف دہ اطلاع ملی ہے جو ان کو کھانا پکانے سے مشغول رکھے گی۔

قبر

﴿إِنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي هَلَكَ فِيهِ: ائْتُوا لِي لِحْدًا وَانْصُبُوا عَلَيَّ اللَّيْلَ نَضْبًا كَمَا صَنَعَ بِرَسُولِ اللَّهِ﴾ (مسلم: ۲۲۸۴)

”حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے مرض الموت میں وصیت کی کہ میرے لئے بغلی لحد والی قبر بنانا اور مجھ پر کچی اینٹیں چننا جس طرح رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کیا گیا۔“

﴿عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْهَانَا أَنْ نَصَلِّيَ فِيهِنَّ، أَوْ أَنْ نَقْبُرَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا: حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَارِغَةً حَتَّى تَرْتَفِعَ، وَحِينَ يَقُومُ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ حَتَّى تَوِيلَ الشَّمْسُ، وَحِينَ تَضَيِّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوبِ حَتَّى تَغْرُبَ﴾ (مسلم: ۱۹۶۶)

”حضرت عقبہ بن عامر الجہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں تین اوقات میں نماز پڑھنے اور مردوں کو دفن کرنے سے منع فرمایا: (۱) طلوع آفتاب کے وقت، حتیٰ کے بلند ہو جائے۔ (۲) جب سورج دوپہر کے وقت عین سر پر ہو، حتیٰ کے ڈھل جائے۔ (۳) غروب آفتاب کے وقت، حتیٰ کے غروب ہو جائے۔“

نمازِ جنازہ کا طریقہ

﴿عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى عَلَى أَحْمَةَ النَّجَاشِيِّ فَكَبَّرَ أَرْبَعًا﴾ (بخاری ومسلم: ۱۳۳۲/۲۲۵۰)

”حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے احمہ نجاشی کی نمازِ جنازہ پڑھی تو چار تکبیریں کہیں۔“

﴿عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ: كَيْفَ تُصَلِّي عَلَى الْجَنَازَةِ؟ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: أَنَا لَعَمْرُ اللَّهِ أَخْبَرْتُكَ أَتْبَعُهَا مِنْ أَهْلِهَا فَإِذَا وُضِعَتْ كَبَّرْتُ وَحَمَدْتُ اللَّهَ وَصَلَّيْتُ عَلَى نَبِيِّهِ ثُمَّ أَقُولُ: اَللّٰهُمَّ إِنَّهُ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ أَمَتِكَ كَانَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ، اَللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِي إِحْسَانِهِ وَإِنْ كَانَ مُسِيئًا فَتَجَاوَزْ عَنْ سَيِّئَاتِهِ، اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تَفْتِنْنَا بَعْدَهُ﴾ (موطا امام مالک: ۵۳۹)

”حضرت ابوسعید مقبری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ نمازِ جنازہ کس طرح پڑھتے ہیں؟ تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اللہ کی قسم! میں تمہیں ضرور بتاؤں گا۔ میں جنازہ کے ساتھ اس کے گھر سے چلتا ہوں اور جب جنازہ رکھا جاتا ہے تو میں (پہلی) تکبیر کہتا ہوں اور اللہ کی حمد و ثناء کرتا ہوں اور (دوسری تکبیر کہہ کر) اللہ کے نبی ﷺ پر درود

پڑھتا ہوں۔ پھر (تیسری تکبیر کہہ کر) یہ دعا مانگتا ہوں:

﴿عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَلَى جَنَازَةٍ، فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، قَالَ: لِيَعْلَمُوا أَنَّهَا سُنَّةٌ﴾ (صحیح البخاری: ۱۳۳۵)

”طلحہ بن عبد اللہ بن عوف نے بتلایا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی تو آپ نے سورۃ فاتحہ (ذرا پکار کر) پڑھی۔ پھر فرمایا کہ تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ یہی طریقہ نبوی ہے۔

نمازِ جنازہ کی دعائیں

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكَرْنَا وَأَنْشَأْنَا، اللَّهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ، وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيمَانِ، اللَّهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ (ابن ماجہ: ۱۴۹۸)

ترجمہ: اے اللہ! معاف فرما ہمارے زندہ اور فوت شدہ کو، ہمارے حاضر اور غائب کو، ہمارے چھوٹے اور بڑے کو ہمارے مرد اور عورتوں کو اے اللہ! ہم میں سے جسے تو زندہ رکھے، اسے اسلام پر زندہ رکھ اور جسے تو فوت کرے۔ ہم میں سے، اسے ایمان پر فوت کراے اللہ! ہمیں اس (میت) کے اجر سے محروم نہ کرنا اور نہ اس کے بعد گمراہ کرنا۔

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْبَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنْ

الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدَلَهُ
دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ
زَوْجِهِ وَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ وَأَعَدَّهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ أَوْ مِنْ عَذَابِ
النَّارِ. (صحیح المسلم: ۲۲۲۲)

ترجمہ: اے اللہ! اسے بخش دے اس پر رحم فرما اور اسے عافیت دے،
اسے معاف فرما اور اس کی باعزت ضیافت فرما اور اس کے داخل ہونے کی جگہ (قبر) کو
وسیع فرما اور اس (کے گناہوں) کو پانی، برف اور اولوں سے دھو دے، اسے گناہوں
سے اس طرح صاف کر دے جس طرح تو نے سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف کیا
اور اسے اس گھر کے بدلے میں بہتر گھر، اس کے گھر والوں کے بدلے میں بہتر گھر
والے اور اس کی بیوی کے بدلے میں بہتر بیوی عطا فرما اور اس کو جنت میں داخل فرما
اور قبر کے عذاب سے اور آگ کے عذاب سے اپنی پناہ عطا فرما۔

اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ اَمَّتِكَ اِحْتِاجُ اِلَى رَحْمَتِكَ وَ اَنْتَ غَنِيٌّ
عَنْ عَذَابِهِ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهِ وَاِنْ كَانَ
مُسِيئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ. (مسند ترك للحاكم ۱۳۲۸)

ترجمہ: اے اللہ! تیرا یہ بندہ اور تیری کنیز کا بیٹا، تیری رحمت کا محتاج ہو گیا
ہے اور تو اسے عذاب دینے سے بے نیاز ہے، اگر یہ نیک تھا تو اس کی نیکیوں میں اضافہ
فرما اور اگر یہ گناہ گار تھا تو اس سے درگزر فرما۔

بچے کی نماز جنازہ کی دعائیں

﴿اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَسَلَفًا وَأَجْرًا﴾ (مسلم ۹۶۳)

اے اللہ! اسے ہمارے لیے میر منزل، پیش رہ اور (باعث) اجر بنادے

﴿اللَّهُمَّ اَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ﴾ (موطا امام مالک: ۲۸۸/۱)

ترجمہ: اے اللہ! اسے عذاب قبر سے بچا۔

میت کو دفن کرنے کے بعد کی دعا

﴿اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ﴾ (ابوداؤد ۳۲۲۱)

ترجمہ: اے اللہ! اسے معاف فرما، اے اللہ! اسے ثابت قدم رکھ

غائبانہ نماز جنازہ

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ۖ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ أُمَّرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ يَقُمُ الْمَسْجِدَ فَمَاتَ فَسَأَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْهُ فَقَالُوا: مَاتَ، قَالَ: أَفَلَا كُنْتُمْ أَذْنُبُونِي بِهِ؟ دُلُّونِي عَلَى قَبْرِهِ أَوْ قَالَ قَبْرِهَا، فَأَتَى قَبْرَهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا﴾ (صحیح بخاری: ۴۵۸)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سیاہ فام مرد یا ایک سیاہ فام عورت مسجد میں جھاڑ دیتی تھی، تو وہ فوت ہو گئی۔ آپ ﷺ نے اس کے بارے میں پوچھا۔ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بتایا کہ وہ تو فوت ہو گئی (یا فوت ہو گیا)۔ فرمایا: تم نے مجھے اس کی خبر کیوں نہ دی؟ مجھے اس کی قبر پر لے چلو۔ پس آپ ﷺ اس کی قبر پر تشریف لائے اور قبر پر نماز جنازہ پڑھی۔“

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَعَى النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ خَرَجَ إِلَى الْبُصْلَى فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا﴾ (صحيح بخاری: ۱۲۳۵)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نجاشی کی وفات کی خبر اسی دن دی جس دن اس کی وفات ہوئی تھی۔ پھر آپ ﷺ نماز پڑھنے کی جگہ گئے۔ اور لوگوں کے ساتھ صف باندھ کر (جنازہ کی نماز میں) چار تکبیریں کہیں۔

نمازِ عیدین

﴿عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يَغْدُو يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَأْكُلَ تَمْرَاتٍ﴾ (بخاری: ۹۵۳)

”حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عید الفطر کے دن رسول اللہ ﷺ (عید کی نماز کیلئے) نہیں نکلتے تھے یہاں تک کہ چند چھوہارے نہ کھا لیتے۔“

﴿عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَطْعَمَ وَكَانَ لَا يَأْكُلُ يَوْمَ النَّحْرِ شَيْئًا حَتَّى يَرِجَّعَ فَيَأْكُلَ مِنْ أَضْحِيَّتِهِ﴾ (دارقطنی: ۱۴۱۵)

”حضرت بريدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ عید الفطر کے دن رسول اللہ ﷺ (عید کی نماز کیلئے) نہیں نکلتے تھے یہاں تک کہ چند چھوہارے نہ کھا لیتے۔ قربانی کے دن (یعنی عید الاضحیٰ کے دن) کچھ نہ کھاتے، یہاں تک کہ آپ ﷺ (عید کی نماز سے فارغ ہو کر) واپس لوٹتے، پھر اپنی قربانی کے گوشت سے ابتداء کرتے۔

﴿عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ إِذَا غَدَا يَوْمَ الْأَضْحَى وَيَوْمَ الْفِطْرِ

يَجْهَرُ بِالتَّكْبِيرِ حَتَّى يَأْتِيَ الْمُصَلِّي، ثُمَّ يُكَبِّرُ حَتَّى يَأْتِيَ الْإِمَامُ ﴿

(دارقطنی: ۱۴۱۶)

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن وہ عید گاہ کی طرف جاتے تو بلند آواز سے تکبیر کہتے ہوئے جاتے، پھر وہاں پہنچ کر بھی امام کے آنے تک تکبیر کہتے رہتے۔

﴿عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ عِيدٍ خَالَفَ الطَّرِيقَ﴾ (بخاری: ۹۸۶)

”حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب عید کا دن ہوتا تھا تو رسول اللہ ﷺ (عید گاہ سے واپسی میں) دوسرا راستہ اختیار فرماتے۔“

﴿عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْيَوْمَ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ﴾

(مسلم: ۲۰۸۸)

”حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عیدین کی نماز ایک دو نہیں، کئی مرتبہ پڑھی اور ہمیشہ بغیر اذان اور بغیر اقامت کے پڑھی۔“

﴿عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، فَكُلُّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ قَبْلَ الْخُطْبَةِ﴾

(بخاری و مسلم: ۲۰۸۱/۹۶۲)

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ عید کی نماز میں شریک ہوا تو یہ سب حضرات خطبہ سے پہلے عید کی نماز پڑھتے تھے۔“

﴿أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَأَلَ أَبَا وَقْدٍ اللَّيْثِيَّ: مَا كَانَ يَقْرَأُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْأَضْحَى وَالْفِطْرِ؟ فَقَالَ: كَانَ يَقْرَأُ فِيهِمَا ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ وَ (اقتربت الساعة وانشق القمر)﴾

(مسلم: ۲۰۹۶)

”حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ عید الاضحیٰ اور عید الفطر کی نماز میں کیا تلاوت فرماتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ آپ ﷺ ان دونوں نمازوں میں (پہلی رکعت میں) سورۃ ق اور (دوسری رکعت میں) سورۃ قمر پڑھتے تھے۔“

﴿عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ التَّكْبِيرُ فِي الْفِطْرِ سَبْعٌ فِي الْأُولَى وَخَمْسٌ فِي الْآخِرَةِ وَالْقِرَاءَةُ بَعْدَهُمَا كِلْتَاهُمَا﴾ (سنن ابی داؤد: ۱۱۵۳)

”حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پہلی رکعت میں سات اور دوسری میں پانچ تکبیرات کہی جائیں۔“

﴿حَدَّثَنِي أَبُو عَائِشَةَ وَكَانَ جَلِيسًا لِأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ دَعَا أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ وَحَذِيفَةَ ابْنَ الْيَمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ: كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

يُكَبِّرُ فِي الْفِطْرِ وَالْأَضْحَىٰ؟ فَقَالَ أَبُو مُوسَى: كَانَ يُكَبِّرُ أَرْبَعَ
تَكْبِيرَاتٍ، تَكْبِيرَهُ عَلَى الْجَنَائِزِ وَصَدَقَهُ حَذِيفَةُ، فَقَالَ أَبُو
عَائِشَةَ مِمَّا نَسِيتُ بَعْدَ قَوْلِهِ تَكْبِيرَهُ عَلَى الْجَنَائِزِ وَأَبُو
عَائِشَةَ حَاضِرٌ سَعِيدُ بْنُ الْعَاصِ ﴿مسند احمد: ۲۸۵۵﴾

”سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہم نشین ابو عائشہ کہتے ہیں: سیدنا سعید بن
عاص رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور سیدنا حذیفہ بن یمان رضی
اللہ عنہ کو بلایا اور پوچھا: رسول اللہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نمازوں میں تکبیرات کیسے
کہتے تھے؟ سیدنا ابو موسیٰؓ نے کہا: (ہر رکعت میں) چار تکبیرات کہتے تھے، جیسے
جنازے کی تکبیریں ہوتی ہیں۔ سیدنا حذیفہؓ نے ان کی تصدیق کی۔ ابو عائشہ کہتے
ہیں: میں اس کے بعد ان کی بات جیسے جنازے کی تکبیریں ہوتی ہیں کو نہیں بھول پایا۔
مکحول کہتے ہیں: ابو عائشہ سیدنا سعید بن عاصؓ کی مجلس میں حاضر تھے۔

روزہ

روزے کی فرضیت و اہمیت

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى
الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝ أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ ۚ فَمَنْ كَانَ
مِنْكُمْ مَّرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۗ وَعَلَى الَّذِينَ
يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ ۚ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ ۚ

وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ شَهْرُ رَمَضَانَ
الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَى
وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۖ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا
أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۗ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ
بِكُمُ الْعُسْرَ ۖ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ
وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ ﴿البقرة: ۱۸۵، ۱۸۴، ۱۸۳﴾

”اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے
لوگوں پر فرض کئے گئے تھے، تاکہ تمہارے اندر تقویٰ پیدا ہو۔ گنتی کے چند دن
روزے رکھنے ہیں، پھر بھی اگر تم میں سے کوئی شخص بیمار ہو یا سفر پر ہو تو وہ دوسرے
دنوں میں اتنی ہی تعداد پوری کر لے۔ اور جو لوگ اس کی طاقت رکھتے ہوں وہ ایک
مسکین کو کھانا کھلا کر (روزے کا) فدیہ ادا کر دیں۔ اس کے علاوہ اگر کوئی شخص اپنی
خوشی سے کوئی نیکی کرے تو یہ اس کے حق میں بہتر ہے، اور اگر تم کو سمجھ ہو تو روزے رکھنے
میں تمہارے لیے زیادہ بہتری ہے۔ رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا
جو لوگوں کے لئے سراپا ہدایت، اور ایسی روشن نشانیوں کا حامل ہے جو صحیح راستہ دکھاتی
اور حق و باطل کے درمیان دو ٹوک فیصلہ کر دیتی ہیں، لہذا تم میں سے جو شخص بھی یہ مہینہ
پائے وہ اس میں ضرور روزہ رکھے، اور اگر کوئی شخص بیمار ہو یا سفر پر ہو تو وہ دوسرے
دنوں میں اتنی ہی تعداد پوری کر لے، اللہ تمہارے ساتھ آسانی کا معاملہ کرنا چاہتا ہے
اور تمہارے لئے مشکل پیدا کرنا نہیں چاہتا، تاکہ (تم روزوں کی) گنتی پوری کر لو، اور
اللہ نے تمہیں جو راہ دکھائی اس پر اللہ کی تکبیر کہو اور تاکہ تم شکر گزار بنو۔“

﴿عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَالْحَجِّ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ ﴿بخاری، مسلم: ۱۲۰/۸﴾

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: اللہ کی وحدانیت اور محمد ﷺ کی رسالت کی شہادت دینا، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، حج کرنا، رمضان کے روزے رکھنا۔“

﴿قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فَتُحْتَفَلُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَغُلِقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسَلِسَلَتِ الشَّيَاطِينُ﴾

(بخاری: ۱۸۹۹)

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب رمضان (کا مہینہ) شروع ہوتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں (اور ایک روایت میں ہے کہ جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں) اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیطانوں کو زنجیر ڈال دی جاتی ہے۔“

﴿عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: فِي الْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ فِيهَا بَابٌ يُسَمَّى الرَّيَّانَ، لَا يَدْخُلُهُ إِلَّا الصَّائِمُونَ﴾ (بخاری و مسلم: ۳۲۵۴)

”حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔ ان میں سے ایک دروازے کو ریّان کہا جاتا ہے۔ اس دروازے سے صرف روزہ دار داخل ہوں گے۔“

﴿قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الصَّوْمُ جُنَّةٌ مِّنْ عَذَابِ اللَّهِ كَجُنَّةٍ أَحَدِكُمْ مِّنَ الْقِتَالِ﴾ (مسند احمد: ۱۷۹۳)

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روزہ جہنم سے ڈھال ہے، جس طرح کہ تم میں سے کسی کی لڑائی سے بچانے والی ڈھال ہوتی ہے۔“

﴿عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بَعَدَ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا﴾ (بخاری و مسلم: ۵۷۴/۲۸۳۰)

”حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھتا ہے اللہ اس کا چہرہ اس کے عوض جہنم سے ستر سال دور کر دے گا۔“

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ الصَّلَوَاتِ الْخُمْسَ وَالْجُمُعَةَ إِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانَ إِلَى رَمَضَانَ مُكْفِّرَاتٍ مَّا بَيْنَهُنَّ إِذَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ﴾ (مسلم: ۵۷۴)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ نمازیں، ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک اور ایک رمضان دوسرے رمضان تک، اگر بڑے گناہوں سے اجتناب کیا جائے تو (یہ تینوں) درمیانی عرصہ کے گناہوں کو ختم کر دیتے ہیں۔“

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ﴾

(بخاری و مسلم: ۱۸۱۵/۳۷)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ایمان کے ساتھ اور طلبِ ثواب کیلئے رمضان کے روزے رکھتا ہے، اس کے پہلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

﴿عَنْ أَبِي صَالِحٍ الرَّيَّانِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ، فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزَى بِهِ، وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ، فَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمٍ أَحَدِكُمْ، فَلَا يَرِفْ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَسْخَبْ، فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ، فَلْيَقُلْ: إِنِّي أَمْرٌ صَائِمٌ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَخُلُوفٌ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، مِنْ رِيحِ الْبُسْكِ﴾ (مسلم: ۱۱۵۱)

”حضرت ابو صالح زیات فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بنی آدم کا ہر عمل اسی کے لیے ہے، مگر روزہ، اس لیے کہ وہ خاص میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔ اور روزہ ڈھال ہے۔ اور جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو وہ نہ تو فحش باتیں کرے اور نہ بیہودگی سے چلائے اور اگر اس کو کوئی برا کہے یا اس سے کوئی لڑنے کا ارادہ کرے تو وہ اس سے کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں۔ اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے! روزہ دار کے منہ کی بو خدا کے نزدیک قیامت کے دن مشک سے بھی زیادہ خوشبودار ہوگی۔“

روزے کی شرائط

﴿وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ط﴾

(البقرہ: ۱۸۳)

”پھر جو کوئی تم میں سے بیمار یا سفر پر ہو تو دوسرے دنوں سے گنتی پوری کر لے۔“
☆ مسلمان عورت کیلئے بھی شرط ہے کہ وہ حیض و نفاس سے پاک ہو۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿إِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ﴾ (بخاری: ۳۰۳)

”جب وہ حیض سے ہوئی ہے، نہ نماز پڑھتی ہے اور نہ روزہ رکھتی ہے۔“

سحر و افطار کے احکام

﴿عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السُّحُورِ بَرَكَتَةً﴾ (بخاری و مسلم: ۱۹۲۳/۳۶۰۳)

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سحری کھایا کرو۔ اس لئے کہ اس میں بڑی برکت ہے۔“

﴿عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الْمُتَسَحِّرِينَ﴾ (صحیح ابن حبان: ۳۲۶۷)

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے سحری تناول کرنے والوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔“

﴿عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "لَا تَزَالُ أُمَّتِي بِخَيْرٍ مَا عَجَلُوا الْإِفْطَارَ، وَأَخْرَوْا السُّحُورَ﴾ (مسند احمد: ۲۱۳۵۰)

”حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

میری امت اس وقت تک بھلائی میں رہے گی جب تک وہ افطار جلدی اور سحری مؤخر کرے گی۔“

﴿عَنْ سَهْلِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَلُوا الْفِطْرَ﴾ (صحیح بخاری: ۱۹۵۷)

”سیدنا سہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میری امت کے لوگوں میں اس وقت تک خیر باقی رہے گی، جب تک وہ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے۔“

روزے کے مختلف مسائل

﴿أَجِّلْ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفْتُ إِلَى نِسَائِكُمْ﴾ (البقرة: ۱۸۷)

”تمہارے لئے حلال کر دیا گیا ہے کہ روزوں کی رات میں تم اپنی بیویوں سے بے تکلف صحبت کرو۔“

﴿عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: إِكْتَحَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ﴾ (سنن ابن ماجہ: ۱۶۷۸)

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے روزہ کی حالت میں سرمہ لگایا۔“

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِذَا نَسِيَ فَاكَلَ وَشَرِبَ، فَلَيْتَمَّ صَوْمَهُ، فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللَّهُ وَسَقَاهُ﴾ (بخاری: ۱۹۳۳)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جب کوئی بھول جائے اور کھالے یا پی لے تو وہ اپنا روزہ پورا کرے۔ یہ تو اس کو اللہ تعالیٰ نے کھلایا اور پلایا ہے۔“

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: لَا يَتَقَدَّمَنَّ أَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمٍ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَجُلٌ كَانَ يَصُومُ صَوْمَهُ، فَلْيَصُمْ ذَلِكَ الْيَوْمَ﴾ (بخاری: ۱۹۱۳)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھے۔ سوائے اس کے کہ کسی آدمی کو کوئی روزہ رکھنے کی عادت ہو تو وہ روزہ رکھ لے۔“

﴿عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَقَالَ: لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْا الْهَلَالَ، وَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ﴾ (بخاری و مسلم: ۱۹۰۶)

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم چاند دیکھ لو تو روزہ رکھو اور جب (عید کیلئے) چاند دیکھ لو تو افطار کر دو۔ اگر مطلع آبر آلود ہو تو اس کیلئے اندازہ لگا لو۔“

﴿إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى وَضَعَ شَطْرَ الصَّلَاةِ، أَوْ نِصْفَ الصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ عَنِ الْمُسَافِرِ، وَعَنِ الْمَرْضِعِ، أَوِ الْحَبْلِيِّ﴾ (ابو داؤد: ۲۳۰۸)

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مسافر سے روزہ رکھنے اور آدمی نماز کو معاف فرما دیا ہے اور حاملہ اور دودھ پلانے والی سے بھی روزے کی ادائیگی کو معاف فرما دیا۔“

﴿أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يُسْأَلُ: هَلْ يَصُومُ أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ أَوْ يُصَلِّي أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ؟ فَيَقُولُ: لَا يَصُومُ أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ وَلَا يُصَلِّي أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ﴾ (موطا امام مالک: ۳۳)

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا جاتا تھا کہ کیا ایک شخص دوسرے کی طرف سے روزہ رکھ سکتا ہے یا ایک شخص دوسرے کی طرف سے نماز پڑھ سکتا ہے؟ وہ فرماتے کہ کوئی دوسرے کی طرف سے روزہ نہیں رکھ سکتا اور کوئی دوسرے کی طرف سے نماز نہیں پڑھ سکتا۔“

مکروہ روزے

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ، فَلَيْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ﴾ (بخاری و ابوداؤد: ۲۲۶۲/۱۹۰۳)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑا تو اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانے پینے کو چھڑانے کی ضرورت نہیں۔“

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: إِيَّاكُمْ وَالْوِصَالَ مَرَّتَيْنِ﴾ (بخاری و مسلم: ۵۸/۱۹۶۶)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (دو مرتبہ) فرمایا: اپنے آپ کو وصال (یعنی بلا افطار روزے رکھنے) سے بچاؤ۔“

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ، لَا صَامَ مَنْ صَامَ

الْأَبَدُ، لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْآبَدُ ﴿(مسلم: ۱۸۶)﴾

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ہمیشہ روزہ رکھا، اس نے کوئی روزہ نہ رکھا۔ جس نے ہمیشہ روزہ رکھا، اس نے کوئی روزہ نہ رکھا۔ جس نے ہمیشہ روزہ رکھا، اس نے کوئی روزہ نہ رکھا۔“

نفلی روزے

﴿عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ، كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ﴾ (مسلم: ۲۰۳)

”حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کوئی رمضان کے روزے رکھے پھر اس کے بعد چھ روزے شوال کے رکھے یہ عمل سارے سال (روزے رکھنے) کی مانند ہوگا۔“

﴿عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَصُومُ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، إِلَّا بَاعَدَ اللَّهُ، بِذَلِكَ الْيَوْمِ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا﴾ (بخاری و مسلم: ۲۸۳۰/۱۶۷)

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص ایسا نہیں جو اللہ کی راہ میں ایک دن روزہ رکھے، مگر اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو ستر سال کیلئے جہنم کی آگ سے دور کر دیتے ہیں۔“

﴿فَقَالَ: يُكْفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ قَالَ: وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ فَقَالَ: يُكْفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ﴾ (مسلم: ۱۹۷)

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نوزوالحجہ کا روزہ، گزشتہ اور آنے والے سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ راوی فرماتے ہیں: آپ ﷺ سے دس محرم کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (دس محرم کا روزہ) گزشتہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔“

﴿عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَتَحَرَّى صِيَامَ يَوْمٍ فَضَّلَهُ عَلَى غَيْرِهِ إِلَّا هَذَا الْيَوْمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَهَذَا الشَّهْرَ يَعْنِي شَهْرَ رَمَضَانَ﴾ (بخاری: ۲۰۰۶)

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کسی ایسے روزے کی جستجو کرتے نہیں دیکھا جو دوسرے روزوں پر فضیلت رکھتا ہو، سوائے یوم عاشوراء کے روزے کے اور ماہ رمضان کے روزوں کے۔“

﴿عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: "كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ: لَا يُفْطِرُ، وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ: لَا يَصُومُ، وَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ قَطُّ إِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَأَيْتُهُ فِي شَهْرٍ أَكْثَرَ مِنْهُ صِيَامًا فِي شَعْبَانَ﴾

(بخاری و مسلم: ۱۹۷۰/۱۷۶)

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لگا تار روزہ

رکھتے تھے، یہاں تک کہ ہم کہنے لگتے تھے کہ آپ ﷺ افطار نہیں کریں گے۔ اور آپ ﷺ (کبھی) لگا تار افطار بھی کرتے تھے، یہاں تک کہ ہم کہتے تھے کہ آپ ﷺ روزہ نہیں رکھیں گے۔ اور رمضان المبارک کے علاوہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی پورا مہینہ روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا، اور شعبان کے ایام سے زیادہ کسی اور مہینہ میں روزے رکھتے بھی میں نے آپ ﷺ کو نہیں دیکھا۔

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ صِيَامِ يَوْمَيْنِ يَوْمِ الْأَضْحَى، وَيَوْمِ الْفِطْرِ﴾ (مسلم: ۱۳۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دونوں کے روزوں سے منع کیا ہے: عید الفطر اور عید الاضحیٰ کا دن۔

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: تُعْرَضُ الْأَعْمَالُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْاِثْنَيْنِ، فَأُحِبُّ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ﴾ (ترمذی: ۷۴۰)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پیر اور جمعرات کے دن اعمال پیش کیے جاتے ہیں، تو میں پسند کرتا ہوں کہ میرے عمل اس حالت میں پیش کیے جائیں کہ میں (خود) روزہ سے ہوں۔

﴿عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ عَنْهُ، فَقَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: مَنْ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ، فَإِنَّهُ أَغْضُ لِلْبَصْرِ، وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ، فَإِنَّهُ لَهُ وَجَاءٌ﴾

(بخاری: ۱۹۰۵)

”حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی

کریم ﷺ کے ساتھ تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو نکاح کی طاقت رکھتا ہے وہ نکاح کر لے، یہ نگاہ کو بہت نیچا کرتا ہے اور شرم گاہ کو بہت بچاتا ہے۔ اور جو طاقت نہیں رکھتا وہ روزہ رکھے، یہ اس کیلئے (شہوت کی تیزی) ختم کرنے والا ہے۔

رات کا قیام

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ﴾ (بخاری و مسلم: ۱۷۳/۲۷۴)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ایمان کے ساتھ اور طلبِ ثواب کیلئے رمضان کا قیام کرتا ہے اس کے پہلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

﴿عَنْ بِلَالٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ، فَإِنَّهُ دَأْبُ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ، وَإِنَّ قِيَامَ اللَّيْلِ قُرْبَةٌ إِلَى اللَّهِ، وَمَنْهَاةٌ عَنِ الْإِثْمِ، وَتَكْفِيرٌ لِلْسَّيِّئَاتِ، وَمَطْرَدَةٌ لِلدَّاءِ عَنِ الْجَسَدِ﴾ (سنن الترمذی: ۳۵۹۹)

”حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم اپنے اوپر رات کا قیام لازم کر لو، اس لیے کہ یہ تم سے پہلے نیک بندوں کا طریقہ ہے۔ اور قیام اللیل اللہ کے قریب ہونے کا ذریعہ ہے اور یہ (تمہارے) گناہوں کو مٹانے والا ہے اور (تمہاری) خطاؤں کا کفارہ ہے اور (تمہاری) جسمانی بیماریوں کو دور کرنے والا ہے۔“

﴿عَنِ الْمُغِيرَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ، فَقِيلَ لَهُ: غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ، قَالَ: أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا﴾

(بخاری و مسلم: ۷۹/۴۸۳۶)

”حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے رات کو قیام فرمایا یہاں تک کہ آپ ﷺ کے پاؤں ورم آلود ہو گئے۔ آپ ﷺ سے عرض کیا گیا: آپ کے تو تمام اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیے گئے، (پھر آپ ایسا کیوں فرماتے ہیں؟) فرمایا: کیا میں اپنے پروردگار کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔“

﴿عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: اِقْرَأُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ﴾ (صحیح مسلم: ۸۰۳)

”حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قرآن کریم پڑھا کرو، اس لئے کہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کیلئے شفیع بن کر آئے گا۔“

﴿عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ﴾ (بخاری: ۵۰۲۷)

”حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔“

﴿عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَثَلُ الذِّي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ، وَهُوَ حَافِظٌ لَهُ مَعَ

السَّفَرَةِ الْكَرَامِ الْبَرَّةِ، وَمَثَلُ الذِّي يَقْرَأُ، وَهُوَ يَتَعَاهَدُ،
وَهُوَ عَلَيْهِ شَدِيدٌ فَلَهُ أَجْرَانِ ﴿﴾ (بخاری ومسلم: ۴۹۳/۲۲۴)

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو آدمی قرآن کریم پڑھتا ہے اور وہ اس کی تلاوت میں ماہر ہے (وہ قیامت کے روز) فرمانبردار معزز فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور جو شخص قرآن کریم پڑھتا ہے اور وہ اس میں اکتا ہے، اور اس کا پڑھنا اس پر دشوار ہے، اس کے لئے دو گنا ثواب ہے۔“

﴿وَكَانَ جَبْرِيلُ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِّن رَّمْضَانَ، فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ﴾ (بخاری: ۳۲۲۰)

”اور جبریل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے رمضان کی ہر رات میں ملاقات کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرآن پاک کا دور کرتے تھے۔“

﴿عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرْظِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِّنْ كِتَابِ اللَّهِ، فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ، وَالحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا، لَا أَقُولُ الْم حَرْفٌ، وَلَكِنْ أَلِفٌ حَرْفٌ، وَلَا م حَرْفٌ، وَمِيمٌ حَرْفٌ﴾ (جامع ترمذی: ۲۹۱۰)

”حضرت محمد بن کعب قرظی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اللہ کی کتاب سے ایک حرف پڑھا اس کے لئے ایک نیکی ہے۔ اور ایک نیکی کا بدلہ دس گنا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے، بلکہ الف علیحدہ حرف ہے اور لام علیحدہ حرف

ہے اور میں علیحدہ حرف ہے۔“

تلاوت قرآن کریم

﴿حَمْدٌ ۝ تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ﴾ (الاحقاف: ۱۰۲)
 ”حم۔ یہ کتاب اللہ کی طرف سے اتاری گئی ہے، جو غالب حکمت والا ہے۔“

﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَفِظُونَ ۝﴾ (الحجر: ۹)

”ہم نے یہ نصیحت اتار دی ہے اور بیشک ہم اس کے نگہبان ہیں۔“

﴿وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ۚ وَلَا يَزِيدُ الظَّالِمِينَ إِلَّا خَسَارًا ۝﴾ (بنی اسرائیل: ۸۲)

”اور ہم قرآن میں ایسی چیزیں نازل کرتے ہیں کہ وہ ایمانداروں کے حق میں شفا اور رحمت ہیں اور ظالموں کو اس سے اور زیادہ نقصان پہنچتا ہے۔“

﴿الرَّحْمٰنُ ۝ عَلَّمَ الْقُرْآنَ ۝﴾ (الرحمن: ۱۰۲)

”رحمن ہی نے، قرآن سکھایا۔“

﴿وَلَقَدْ جِئْنَاهُمْ بِكِتَابٍ فَصَّلْنَاهُ عَلَىٰ عِلْمٍ هُدًى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝﴾ (الاعراف: ۵۲)

”اور حقیقت یہ ہے کہ ہم ان کے پاس ایک ایسی کتاب لے آئے ہیں جس میں ہم نے اپنے س علم کی بنیاد پر ہر چیز کی تفصیل بتا دی ہے اور جو لوگ ایمان لائیں ان کے لیے وہ ہدایت اور رحمت ہے۔“

﴿هُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ عَلَىٰ عَبْدِهِ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ لِّيُخْرِجَكُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَإِنَّ اللَّهَ بِكُمْ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ﴾ (الحديد: ۹)

”وہی ہے جو اپنے بندے پر کھلی کھلی آیتیں نازل کر رہا ہے، تاکہ تمہیں اندھیروں میں سے نکال کر روشنی میں لائے اور بیشک اللہ تم پر بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔“

فضیلت والی رات

﴿وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۚ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ

شَهْرٍ ۝﴾ (القدر: ۲،۳)

”اور آپ کو کیا معلوم کہ شب قدر کیا ہے؟ شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔“

﴿عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوِثْرِ، مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ

مِّنْ رَّمَضَانَ﴾ (بخاری: ۲۰۱۴)

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔“

اعتکاف کے مسائل

﴿وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسْجِدِ ۚ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَقْرُبُوهَا ۚ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ۝﴾ (البقرة: ۱۸۴)

”اور ان (عورتوں) سے مباشرت نہ کرو جب کہ تم مسجدوں میں معتکف ہو۔ یہ اللہ کی حدیں ہیں۔ سو ان کے قریب نہ جاؤ۔ اسی طرح اللہ اپنی آیتیں لوگوں کے لیے

بیان کرتا ہے، تاکہ وہ پرہیزگار ہو جائیں۔“

﴿عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْآخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ، ثُمَّ اعْتَكَفَ آزَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ﴾ (بخاری: ۲۰۲۶)

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری دس دنوں کا اعتکاف کرتے تھے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو وفات دی۔ آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ کی ازواج مطہرات اعتکاف کرتی رہیں۔“

﴿عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ، ثُمَّ دَخَلَ مُعْتَكِفَهُ﴾ (ابوداؤد: ۲۳۶۳)

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب اعتکاف کا ارادہ فرماتے تو فجر کی نماز پڑھتے اور پھر اپنی اعتکاف گاہ میں داخل ہو جاتے۔“

﴿عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرَ شَدَّ مِئْزَرَهُ، وَأَحْيَا لَيْلَهُ، وَأَيَّقَظَ أَهْلَهُ﴾ (بخاری و مسلم: ۲۰۲۳)

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب آخری عشرہ شروع ہو جاتا تو رسول اللہ ﷺ اپنی کمر کس لیتے، رات بھر جاگتے رہتے اور اپنی بیویوں کو بھی جگاتے۔“

﴿أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: وَإِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُدْخِلُ عَلَى رَأْسِهِ وَهُوَ فِي

الْمَسْجِدِ، فَأَرْجَلُهُ، وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةٍ إِذَا كَانَ مُعْتَكِفًا ﴿﴾ (بخاری و مسلم: ۲۰۲۹/۴)

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اعتکاف میں ہوتے تو مسجد میں ہوتے ہوئے آپ ﷺ اپنا سر میرے قریب کر دیتے اور میں آپ ﷺ کے کنگھی کر دیتی اور آپ ﷺ سوائے انسانی طبعی ضرورت کے گھر میں داخل نہ ہوتے۔“

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي كُلِّ رَمَضَانَ عَشْرَةَ أَيَّامٍ، فَلَبَّاءُ كَانَ الْعَامُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ اعْتَكَفَ عَشْرِينَ يَوْمًا﴾ (بخاری: ۲۰۳۳)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ رمضان میں دس دن اعتکاف کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی وفات والے سال بیس دن کا اعتکاف کیا۔“

﴿عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: كُنْتُ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، قَالَ: فَأَوْفِ بِنَذْرِكَ﴾ (بخاری و مسلم: ۲۰۳۲)

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ میں نے جاہلیت کے دور میں نذرمانی تھی کہ مسجد حرام میں ایک (دن) رات کا اعتکاف کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! تم اپنی نذر پوری کرو۔“

صدقہ فطر اور خیرات

﴿قَوْلٌ مَّعْرُوفٌ وَمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَتْبَعُهَا أَذَىٰ ۖ وَاللَّهُ غَنِيٌّ حَلِيمٌ﴾ (البقرة: ۲۶۳)

”مناسب بات کہہ دینا اور درگزر کرنا اس خیرات سے بہتر ہے جس کے بعد ستانا ہو اور اللہ بے پرواہ نہایت تحمل والا ہے۔“

﴿وَأَنْ تَصَدَّقُوا خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ﴾ (البقرة: ۲۸۰)

”اور صدقہ کرو تو تمہارے لئے بہت ہی بہتر ہے اگر تمہیں علم ہو۔“

﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّىٰ تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ ۚ وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ﴾ (آل عمران: ۹۲)

”ہرگز نیکی میں کمال حاصل نہ کر سکو گے یہاں تک کہ اپنی پیاری چیز سے کچھ خرچ کرو اور جو چیز تم خرچ کرو گے بیشک اللہ اسے جاننے والا ہے۔“

﴿عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ﴾ (بخاری: ۱۵۰۹)

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر کے بارے میں حکم دیا کہ وہ لوگوں کے عید گاہ کی طرف نکلنے سے پہلے ادا کیا جائے۔“

﴿عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ طَهْرَةً لِلصَّائِمِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ، وَطُعْمَةً لِلْمَسَاكِينِ، مَنْ آدَاهَا قَبْلَ الصَّلَاةِ، فَهِيَ زَكَاةٌ مَّقْبُولَةٌ،

وَمَنْ آذَاهَا بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَهِيَ صَدَقَةٌ مِّنَ الصَّدَقَاتِ ﴿١٦٠٩﴾

(ابوداؤد: ۱۶۰۹)

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر واجب قرار دیا روزہ دار کی لغو اور فحش باتوں سے تطہیر کیلئے اور مسکینوں کے کھلانے کیلئے۔ تو جس نے اس کو عید کی نماز سے پہلے ادا کیا تو اس کا صدقہ (کامل طور پر) مقبول ہے۔ اور جس نے اس کو عید کی نماز کے بعد ادا کیا اس کو عام صدقہ کا ثواب ملے گا۔“

﴿عَنْ عُقَبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: كُلُّ أَمْرٍ فِي ظِلِّ صَدَقَتِهِ حَتَّى يُفْصَلَ بَيْنَ النَّاسِ﴾

(مسند احمد: ۱۳۸/۳)

”حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر آدمی اپنے صدقہ کے سایہ میں کھڑا ہوگا، یہاں تک کہ لوگوں کا فیصلہ ہو جائے گا۔“

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: جَهْدُ الْمِقْلِ، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ﴾ (سنن ابوداؤد: ۱۳۳۹)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کونسا صدقہ افضل ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کم مال والے کا صدقہ اور صدقہ کی ابتدا ان سے کر جن کی تو کفالت کرتا ہے۔“

زکوٰۃ

زکوٰۃ کی فرضیت

﴿وَجَعَلْنَاهُمْ آيَةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَإِقَامَ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءَ الزَّكَاةِ وَكَانُوا لَنَا عَبْدِينَ﴾ (الانبیاء: ۷۳)

”اور ان سب کو ہم نے پیشوا بنایا جو ہمارے حکم سے لوگوں کی رہنمائی کرتے تھے، اور ہم نے وحی کے ذریعے انہیں نیکیاں کرنے، نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کی تاکید کی تھی، اور وہ ہمارے عبادت گزار تھے۔“

﴿وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۚ حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَذَلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ ۝﴾ (البینۃ: ۵)

”اور انہیں اس کے سوا کوئی اور حکم نہیں دیا گیا تھا کہ وہ اللہ کی عبادت اس طرح کریں کہ بندگی کو بالکل یکسو ہو کر صرف اسی کے لیے خاص رکھیں، اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں، اور یہی سیدھی سچی امت کا دین ہے۔“

﴿وَمَا آتَيْتُمْ مِّن رَّبِّالْيَرْبُوا فِيْ أَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوا عِنْدَ اللَّهِ ۚ وَمَا آتَيْتُمْ مِّن زَكَاةٍ تُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُونَ﴾ (الروم: ۳۹)

”اور یہ جو تم سود دیتے ہو تا کہ وہ لوگوں کے مال میں شامل ہو کر بڑھ جائے تو وہ اللہ کے نزدیک بڑھتا نہیں ہے۔ اور جو زکوٰۃ تم اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے

ارادے سے دیتے ہو، تو جو لوگ بھی ایسا کرتے ہیں وہ ہیں جو (اپنے مال کو) کئی گنا بڑھالیتے ہیں۔“

﴿عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالْحَجِّ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ﴾

(بخاری ومسلم: ۲۱/۸)

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: اللہ کی وحدانیت اور محمد ﷺ کی رسالت کی شہادت دینا، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، حج کرنا، رمضان کے روزے رکھنا۔“

زکوٰۃ نہ دینے پر وعید

﴿أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَلَا فِصَّةٍ لَا يُوَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا، إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ، صَفَّحَتْ لَهُ صَفَاحٌ مِنْ نَارٍ، فَأُحْمِي عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ، فَيَكْوَى بِهَا جَنْبُهُ وَجَبِينُهُ وَظَهْرُهُ، كُلَّمَا بَرَدَتْ أُعِيدَتْ لَهُ، فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ، حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ، فَيَرَى سَبِيلَهُ، إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِمَّا إِلَى النَّارِ﴾ (مسلم: ۲۴)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص سونے یا چاندی کا مالک ہو یعنی نصاب شرعی کا مالک اور وہ اس کے حق زکوٰۃ کو ادا

نہ کرے تو قیامت کے دن اس کے لیے اس سونے چاندی کی تختیاں بنائی جائیں گی جن کو آگ میں تپایا جائے گا اور ان تختیوں سے اس کے پہلوؤں اور پیشانی اور پشت کو داغ دیا جائے گا اور جب وہ ٹھنڈی ہو جائیں گی تو پھر دوزخ کی آگ میں گرم کیا جائے گا اور تپایا جائے گا اور پھر داغ دیا جائے گا اور ہمیشہ اسی طرح ہوتا رہے گا اور یہ دن جس روز ایسا کیا جائے گا اتنا بڑا ہوگا جس کی مقدار دنیا کے پچاس ہزار سالوں کے برابر ہوگی، یہاں تک کہ لوگوں کا حساب و کتاب ختم ہو جائے گا اور جنت میں جانے والوں کو جنت میں اور دوزخیوں کو دوزخ میں بھیج دیا جائے گا۔“

﴿عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا مِنْ رَجُلٍ تَكُونُ لَهُ إِبِلٌ، أَوْ بَقَرٌ، أَوْ غَنَمٌ، لَا يُؤَدِّي حَقَّهَا، إِلَّا أُتِيَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، أَعْظَمَ مَا تَكُونُ وَأَسَمَنَهُ تَطَوُّهُ بِأَخْفَافِهَا، وَتَنْطَحُهُ بِقُرُوبِهَا، كُلَّمَا جَازَتْ أُخْرَاهَا رَدَّتْ عَلَيْهِ أَوْلَاهَا، حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ﴾

(بخاری و مسلم: ۲۳/۱۳۶۰)

”حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضور ﷺ کے پاس پہنچا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! جس شخص کے پاس اونٹ یا گائے یا بکریاں ہوں اور وہ ان کا حق زکوٰۃ ادا نہ کرے تو لائی جائیں گی یہ چیزیں قیامت کے دن بہت بڑی اور فربہ شکل میں اور اس کو اپنے پاؤں سے کچلیں گی اور اپنے سینگوں سے ماریں گی اور ان کی جماعتیں یکے بعد دیگرے اسی طرح کرتی رہیں گی، یہاں تک کہ لوگوں کے حساب و کتاب کا فیصلہ کیا جائے گا۔“

زکوٰۃ کے مصارف

﴿إِنَّمَا الصَّدَقَتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسْكِينِ وَالْعَمِلِينَ عَلَيْهَا
وَالْمَوْلَافَةِ قُلُوبِهِمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَرَمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ
وَابْنِ السَّبِيلِ ۖ فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝۶۰﴾

(سورۃ التوبہ: ۶۰)

”صدقات تو دراصل حق ہے فقیروں کا، مسکینوں کا اور ان اہلکاروں کا جو صدقات کی وصولی پر مقرر ہوتے ہیں۔ اور ان کا جن کی دلداری مقصود ہے۔ نیز انہیں غلاموں کو آزاد کرنے میں اور قرض داروں کے قرضے ادا کرنے میں اور اللہ کے راستے میں اور مسافروں کی مدد میں خرچ کیا جائے۔ یہ ایک فریضہ ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ علم کا بھی مالک ہے، حکمت کا بھی مالک۔“

﴿لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ أَحْصَرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا
فِي الْأَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ۖ
تَعْرِفُهُمْ بِسَبِيلِهِمْ ۖ لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا ۗ وَمَا تُنْفِقُوا
مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ ۝۶۱﴾ (البقرہ: ۲۴۳)

”(مالی امداد کے بطور خاص) مستحق وہ فقرا ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو اللہ کی راہ میں اس طرح مقید کر رکھا ہے کہ وہ (معاش کی تلاش کے لیے) زمین میں چل پھر نہیں سکتے۔ چونکہ وہ اتنے پاک دامن ہیں کہ کسی سے سوال نہیں کرتے، اس لیے ناواقف آدمی انہیں مال دار سمجھتا ہے، تم ان کے چہرے کی علامتوں سے ان (کی اندرونی حالت) کو پہچان سکتے ہو (مگر) وہ لوگوں سے لگ لپٹ کر سوال نہیں کرتے۔ اور تم جو مال بھی خرچ کرتے ہو اللہ اسے خوب جانتا ہے۔“

﴿تَوْخَذُمْ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ فَتُردُّ عَلَىٰ فُقَرَائِهِمْ﴾ (بخاری و مسلم: ۱۴۹۶)

”(رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زکوٰۃ مسلمان اغنیاء سے لی جائے اور مسلمان فقراء کو دی جائے۔“

جن کے لیے زکوٰۃ لینا جائز نہیں

﴿قَالَ إِنَّ هَذِهِ الصَّدَقَاتُ إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ، وَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ، وَلَا لِأَلِ مُحَمَّدٍ﴾ (مسلم: ۱۶۴)

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ صدقات یعنی زکوٰۃ وغیرہ آدمیوں کا میل ہے اور ان کا کھانا محمد ﷺ اور اولاد محمد ﷺ کے لیے جائز نہیں ہے۔“

﴿فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ، وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ، فَإِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ﴾ (ابوداؤد: ۱۵۸۴)

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کے بڑھیا قسم کے مال لینے سے اجتناب کرو اور مظلوم کی بددعا سے بچو، کیونکہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہوتا۔“

﴿عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَتَاكُمْ الْمُصَدِّقُ فَلْيَصْدُرْ عَنْكُمْ وَهُوَ عَنْكُمْ رَاضٍ﴾ (مسلم: ۹۸۹)

”حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تمہارے پاس زکوٰۃ لینے والا آئے تو تم کو چاہئے کہ وہ تمہارے پاس سے اس حال میں واپس جائے کہ وہ تم سے راضی ہو۔“

زکوٰۃ کا نصاب

روپے پیسے اور سونے چاندی میں زکوٰۃ

﴿عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْخُذُ مِنْ كُلِّ عَشْرَيْنِ دِينَارًا فَصَاعِدًا نِصْفَ دِينَارٍ، وَمِنْ الْأَرْبَعِينَ دِينَارًا دِينَارًا﴾ (ابن ماجہ: ۱۷۹۱)

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ بیس دینار اور اس سے زائد سونے پر نصف دینار اور چالیس دینار سونے پر ایک دینار زکوٰۃ وصول فرمایا کرتے تھے۔“

﴿عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: وَفِي الرِّقَّةِ رُبْعُ الْعُشْرِ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ إِلَّا تِسْعِينَ وَمِائَةً فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا﴾

(صحیح بخاری: ۱۳۵۴)

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چاندی میں زکوٰۃ چالیسواں حصہ واجب ہوگی لیکن اگر کسی کے پاس ایک سونوے (درہم) سے زیادہ نہیں ہیں تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی مگر خوشی سے کچھ اگر مالک دینا چاہے تو اور بات ہے۔“

(نوٹ: چاندی کا نصاب: درہم: 200، تولہ: 52.5، گرام: 612.36)

نوٹ: اگر روپے پیسے، سونا اور چاندی ملا کر چاندی کے نصاب کے برابر ہو جائے تو زکوٰۃ ادا کی جائے گی۔

جانوروں میں زکوٰۃ

﴿عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: لَيْسَ فِيْمَا دُونَ خَمْسٍ أَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيْمَا دُونَ خَمْسٍ دَوْدٍ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيْمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ﴾ (مسلم: ۶)

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ اوقیہ سے کم چاندی پر کوئی زکوٰۃ نہیں۔ اسی طرح اونٹوں کی تعداد پانچ سے کم ہو تو ان پر بھی زکوٰۃ نہیں۔ اور پانچ وسق سے کم کھجوروں پر بھی کوئی زکوٰۃ نہیں۔“

﴿عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ أُنْسًا حَدَّثَتْهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهُ هَذَا الْكِتَابَ لَهَا وَجَّهَهُ إِلَى الْبَحْرَيْنِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذِهِ فَرِيضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَالَّتِي أَمَرَ اللَّهُ بِهَا رَسُولُهُ فَمَنْ سَأَلَهَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى وَجْهِهَا فَلْيُعْطَهَا وَمَنْ سَأَلَ فَوْقَهَا فَلَا يُعْطِ فِي أَرْبَعٍ وَعَشْرِينَ مِنَ الْإِبِلِ فَمَا دُونَهَا مِنَ الْغَنَمِ مِنْ كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ إِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعَشْرِينَ إِلَى خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ فَفِيهَا بِنْتُ مَخَاضٍ أَنْثَى فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَثَلَاثِينَ إِلَى خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ فَفِيهَا بِنْتُ لَبُونٍ أَنْثَى فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَأَرْبَعِينَ إِلَى سِتِّينَ فَفِيهَا حِقَّةٌ

طُرُوقَهُ الْجَمَلِ فَإِذَا بَلَغَتْ وَاحِدَةً وَسِتِّينَ إِلَى خَمْسٍ
وَسَبْعِينَ فَفِيهَا جَذَعَةٌ فَإِذَا بَلَغَتْ يَعْنِي سِتًّا وَسَبْعِينَ إِلَى
تِسْعِينَ فَفِيهَا بِنْتُ لَبُونٍ فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَتِسْعِينَ إِلَى
عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِيهَا حِقَّتَانِ طُرُوقَتَا الْجَمَلِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى
عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ وَفِي كُلِّ خَمْسِينَ
حِقَّةٌ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ إِلَّا أَرْبَعٌ مِنَ الْإِبِلِ فَلَيْسَ فِيهَا
صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا مِنَ الْإِبِلِ فَفِيهَا
شَاةٌ وَفِي صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِي سَائِمَتِهَا إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ إِلَى
عِشْرِينَ وَمِائَةٍ شَاةٌ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ إِلَى
مِائَتَيْنِ شَاتَانِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى مِائَتَيْنِ إِلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ
فَفِيهَا ثَلَاثٌ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ
فَإِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِنْ أَرْبَعِينَ شَاةً وَاحِدَةً
فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَفِي الرِّقَّةِ رُبْعُ الْعُشْرِ
فَإِنْ لَمْ تَكُنْ إِلَّا تِسْعِينَ وَمِائَةً فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ
يَشَاءَ رَبُّهَا ﴿بخاری: ۱۳۵۴﴾

حضرت ثمامہ بن عبد اللہ بن انس رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی
اللہ عنہ نے مجھے بیان کیا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جب ان کو بحرین (عامل بنا
کر) بھیجا تو یہ تحریر لکھ کر دی:

”بسم اللہ الرحمن الرحیم! یہ فرض صدقہ (زکوٰۃ) ہے، جو رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں پر فرض کیا ہے اور جس کا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو حکم دیا ہے، اس لئے جس مسلمان سے اس کے مطابق طلب کیا جائے تو وہ دیدے اور جس سے اس سے زیادہ مانگا جائے تو وہ نہ دے۔ چوبیس اونٹوں اور اس سے کم میں ہر پانچ اونٹ پر ایک بکری دے اور جب پچیس سے پینتیس تک پہنچ جائے تو اس میں ایک مادہ بنت مخاض دے اور چھتیس سے پینتالیس تک ایک مادہ بنت لبون دے اور جب چھیالیس ہوں تو ساٹھ تک ایک حقہ (چار سال کی اونٹنی) جو جفتی کے قابل ہو دے، اکسٹھ سے پچتر تک ایک جذعہ دے اور چھتر سے نوے تک دو بنت لبون، اکیانوے سے ایک سو بیس تک دو حقہ جفتی کے قابل دے اور جب ایک سو بیس سے زیادہ ہوں تو ہر چالیس میں ایک بنت لبون اور ہر پچاس میں ایک حقہ دے اور جس شخص کے پاس صرف چارہی اونٹ ہوں تو اس پر زکوٰۃ نہیں ہے، مگر یہ کہ اس کا مالک دینا چاہے (تو لیا جاسکتا ہے) اور جب پانچ اونٹ ہوں تو ایک بکری ہے۔ اور چرنے والی بکریوں کی زکوٰۃ میں چالیس سے ایک سو بیس تک میں ایک بکری واجب ہے اور ایک سو بیس سے زیادہ ہوں تو دو سو تک میں دو بکریاں، دو سو سے تین سو تک میں تین بکریاں اور جب تین سو سے زیادہ ہوں تو ہر سو پر ایک بکری دینی ہوگی اور کسی شخص کی چرنے والی بکریاں اگر چالیس سے ایک کم ہوں تو اس میں زکوٰۃ واجب نہیں، مگر یہ کہ اس کا مالک دینا چاہے اور چاندی میں چالیسواں حصہ زکوٰۃ فرض ہے۔ اگر کسی شخص کے پاس نوے درہم ہوں، تو اس میں کچھ زکوٰۃ نہیں ہے، مگر یہ کہ اس کا مالک دینا چاہے۔

پھل اور غلہ جات میں زکوٰۃ

﴿وَاتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ ۖ وَلَا تُسْرِفُوا ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ

الْمُسْرِفِينَ ۝﴾ (الانعام: ۱۳۱)

”اور جس دن اسے کاٹو اس کا حق ادا کرو اور بے جا خرچ نہ کرو، بیشک وہ بے جا خرچ کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔“

﴿عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْعُيُونُ أَوْ كَانَ عَثَرِيًّا الْعُشْرُ، وَمَا سَقَى بِالنَّضْحِ نَصْفُ الْعُشْرِ﴾ (بخاری: ۱۳۸۴)

حضرت سالم رحمہ اللہ اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس پیداوار کو بارش نے اور چشموں نے سیراب کیا ہو یا ایسا درخت ہو جو اپنی جڑوں سے گڑھوں میں موجود بارش کے پانی سے سیرابی حاصل کرتا ہے تو اس کا شت (اور پیداوار) میں عشر یعنی دسواں حصہ (بطور زکوٰۃ) واجب ہے۔ اور جس کو رہٹ سے سینچا گیا ہو اس میں نصف عشر (یعنی بیسواں حصہ بطور زکوٰۃ) واجب ہے۔

معدنیات میں زکوٰۃ

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَفِي الرِّكَازِ الْخُمْسُ﴾ (بخاری و مسلم: ۱۴۹۹/۴۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: معدنیات میں خمس یعنی پانچواں حصہ ہے۔

وقت سے پہلے زکوٰۃ کی ادائیگی

﴿عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ الْعَبَّاسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَعْجِيلِ صَدَقَتِهِ قَبْلَ أَنْ

تَحِلَّ، فَرَخَّصَ لَهُ فِي ذَلِكَ ﴿ترمذی: ۶۸۴﴾

”حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے زکوٰۃ کی ادائیگی کا وقت آنے سے پہلے زکوٰۃ ادا کرنے کے بارے میں پوچھا۔ تو آپ ﷺ نے ان کو اس کی اجازت دی۔“

حج و عمرہ

﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حُجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ط
وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝۹۵﴾ (آل عمران: ۹۵)

”اور لوگوں میں سے جو لوگ اس تک پہنچنے کی استطاعت رکھتے ہوں ان پر اللہ کے لیے اس گھر کا حج کرنا فرض ہے، اور اگر کوئی انکار کرے تو اللہ دنیا جہان کے تمام لوگوں سے بے نیاز ہے۔“

﴿عَنْ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَاِقَامِ الصَّلَاةِ، وَاِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالْحَجِّ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ "﴾ (بخاری: ۲۱/۸)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: اللہ کی وحدانیت اور محمد ﷺ کی رسالت کی شہادت دینا، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔

﴿اِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ، وَلَمْ يَفْسُقْ، رَجَعَ

کَیَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ ﴿﴾ (بخاری: ۱۵۲۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو اس گھر (کعبہ) کا حج کرے جس میں نہ مباشرت ہو اور نہ گناہ کا کوئی کام تو اس طرح واپس لوٹے گا جیسے آج ہی اس کی ماں نے اسے جنم دیا ہو (یعنی تمام گناہوں سے پاک ہو کر)۔

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ: أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ فَقَالَ: إِيمَانٌ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ قِيلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قِيلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: حَجٌّ مَبْرُورٌ﴾ (بخاری ومسلم: ۱۳۵/۲۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ سے پوچھا گیا: کون سا عمل افضل ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اعمال میں افضل عمل اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا ہے۔ پوچھا گیا: پھر کون سا؟ فرمایا: اس کے راستہ میں جہاد کرنا۔ پوچھا گیا: پھر کون سا؟ فرمایا: پھر گناہوں کی آلودگی سے پاک اور اچھائیوں سے بھرپور حج کا درجہ ہے۔

﴿قَالَ ﷺ: فَإِنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ تَقْضِي حَجَّةً مَعِيَ﴾ (بخاری: ۱۸۶۳)

رسول اللہ ﷺ نے (ایک عورت سے) فرمایا: رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔

خانہ کعبہ کی فضیلت

﴿جَعَلَ اللَّهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَمًا لِلنَّاسِ وَالشَّهْرَ

الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ وَالْقَلَائِدَ ﴿٩٤﴾ (سورة المائدة: ٩٤)

”اللہ نے کعبے کو جو بڑی حرمت والا گھر ہے لوگوں کے لیے قیام امن کا ذریعہ بنا دیا ہے، نیز حرمت والے مہینے، نذرانے کے جانوروں اور ان کے گلے میں پڑے ہوئے پٹوں کو بھی (امن کا ذریعہ بنایا ہے)۔“

﴿أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا آمِنًا وَيَتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ۚ أَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُونَ وَبِنِعْمَةِ اللَّهِ يَكْفُرُونَ ﴿٦٤﴾﴾

(العنکبوت: ٦٤)

”بھلا کیا انہوں نے یہ نہیں دیکھا کہ ہم نے (ان کے شہر کو) ایک پر امن حرم بنا دیا ہے، جبکہ ان کے ارد گرد لوگوں کا حال یہ ہے کہ انہیں اچک لیا جاتا ہے؟ کیا پھر بھی یہ باطل پر ایمان لاتے ہیں، اور اللہ کی نعمت کی ناشکری کرتے ہیں؟“

﴿إِنَّ الصِّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ ۚ﴾ (البقرة: ١٥٨)

”بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔“

﴿عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِبَكَّةَ: مَا أَطْيَبَكَ مِنْ بَلَدٍ وَأَحَبَّكَ إِلَيَّ وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمِي أَخْرَجُونِي مِنْكَ مَا سَكَنْتُ غَيْرَكَ﴾ (ترمذی: ۳۹۲۶)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (ہجرت مدینہ کے موقع پر) مکہ شہر سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا: کیا اچھا شہر ہے اور کس قدر پیارا ہے تو مجھ کو! اگر میری قوم مجھ کو یہاں سے نہ نکالتی تو میں تیرے سوا کہیں نہ رہتا۔

﴿إِنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ

بْنِ عَبْدِ بْنِ الْحَمْرَاءِ، قَالَ لَهُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ، وَقِفَ بِالْحِزْوَةِ يَقُولُ: وَاللَّهِ! إِنَّكَ لَخَيْرُ أَرْضِ اللَّهِ، وَأَحَبُّ أَرْضِ اللَّهِ إِلَيَّ، وَاللَّهُ! لَوْلَا أَنِّي أَخْرَجْتُ مِنْكَ، مَا خَرَجْتُ ﴿(مسند احمد: ۲/۳۰۵)﴾

حضرت ابوسلمہ نے خبر دی کہ حضرت عبداللہ بن عدی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو مقام حزورہ پر کھڑے اور یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: قسم ہے خدا کی! اے کعبہ کی زمین! تو خدا کی زمین میں بہترین زمین ہے اور خدا تعالیٰ کی زمین میں سے مجھے سب سے زیادہ پسند ہے۔ اللہ کی قسم! اگر مجھے تجھ میں سے نہ نکالا جاتا تو میں کبھی نہ نکلتا۔

﴿عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَغْزُو جَيْشُ الْكُعْبَةِ فَإِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءٍ مِنَ الْأَرْضِ يُخَسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ يُخَسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ وَفِيهِمْ أَسْوَأُ أَهْلِهِمْ وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ قَالَ: يُخَسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ ثُمَّ يُبْعَثُونَ عَلَى زِيَارَتِهِمْ﴾ (بخاری و مسلم: ۲۱۱۸)

حضرت نافع بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے بیان فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آخری زمانہ میں ایک لشکر کعبہ پر چڑھائی کا ارادہ کرے گا اور کعبہ کو خراب کرنے کی اس کی نیت ہوگی، پس جب وہ ایک میدانی زمین پر پہنچے گا تو وہ ازاں تا آخر زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ میں نے یہ سن

کر عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ان کو اول سے آخر تک یعنی سب کو کیوں دھنسا دیا جائے گا ان میں تو بازاری (یعنی سودا بیچنے والے) بھی ہوں گے اور وہ لوگ بھی جو ان میں سے نہیں ہیں (یعنی ان کے ہم خیال وہم عقیدہ)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! ان سب کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا پھر ان کو ان کی نیتوں کے موافق اٹھایا جائے گا۔

مدینہ منورہ کی فضیلت

﴿عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَدَعَا لَهَا وَحَرَّمَتْ الْمَدِينَةَ كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ وَدَعَوْتُ لَهَا فِي مُدَّهَا وَصَاعِهَا مِثْلَ مَا دَعَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِمَكَّةَ﴾ (بخاری: ۲۱۲۹)

حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرمت والا قرار دیا اور اس کے لیے دعا فرمائی۔ اور میں نے بھی مدینہ منورہ کو حرمت والا قرار دے دیا ہے جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرمت والا قرار دیا۔ اور میں نے مدینہ منورہ کے مد اور صاع میں برکت کے لیے دعا کی جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کے لیے دعا کی تھی۔

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ الْإِيمَانَ لَيَأْرِزُ إِلَى الْمَدِينَةِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَبِيبَةُ إِلَى جُحْرَهَا﴾

(بخاری و مسلم: ۲۳۳/۱۸۷۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان مدینہ میں اس طرح پناہ لے گا جس طرح سانپ اپنے بل میں پناہ لیتا ہے۔

﴿أَلَا إِنَّ الْمَدِينَةَ كَالْكَبِيرِ، تُخْرِجُ الْخَبِيثَ، لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَنْفِي الْمَدِينَةَ شَرَّ أَرْضِهَا، كَمَا يَنْفِي الْكَبِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ﴾

(مسلم: ۳۸۷)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خبردار! مدینہ ایسا ہے جیسے لوہار کی بھٹی کہ نکال دیتا ہے میل کو اور قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ مدینہ نہ نکال دے گا اپنے شریر لوگوں کو جیسے کہ بھٹی نکال دیتی ہے لوہے کی میل کو۔

﴿عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَحَدُ جَبَلٍ يُجْبِنَا وَمُحِبُّهُ﴾

(بخاری و مسلم: ۵۰۴/۱۳۸۲)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اُحد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔

اہل مدینہ کی فضیلت

﴿عَنْ سَعْدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: لَا يَكِيدُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَحَدٌ، إِلَّا اِئْتَمَاعَ كَمَا يِئْتَمَاعُ الْمَلْحُ فِي الْمَاءِ﴾ (بخاری: ۱۸۷۷)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اہل مدینہ کے ساتھ جو کوئی مکرو فریب کرے گا وہ اس طرح پگھل جائے گا جیسا کہ پانی میں نمک پگھل جاتا ہے۔

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: مَنْ أَرَادَ أَهْلَ هَذِهِ الْبَلَدَةِ بِسُوءٍ يَعْنِي الْمَدِينَةَ أَذَابَهُ اللَّهُ كَمَا

يَذُوبُ الْبَلْحُ فِي الْمَاءِ ﴿مسلم: ۳۹۲﴾

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کوئی مدینہ والوں کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو اس طرح پگھلا دے گا جس طرح پانی میں نمک مل جاتا ہے۔

مسجد نبوی کی فضیلت

﴿عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ صَلَاةٍ قِيمًا سِوَاهُ، إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ﴾ (مسند احمد: ۱۶۰۵)

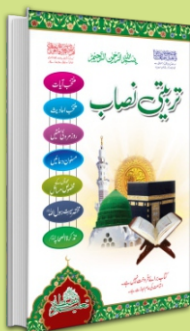
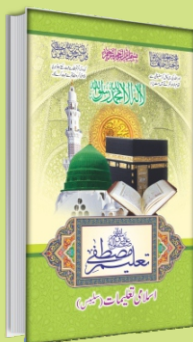
حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میری اس مسجد میں نماز ادا کرنا، مسجد حرام کے سوا کسی بھی مسجد میں ہزار نماز ادا کرنے سے افضل ہے۔

﴿عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ الْمَازِنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمَنْبَرِي رَوْضَةٌ مِّنْ رَّيَاضِ الْجَنَّةِ﴾

(بخاری و مسلم: ۵۰۰/۱۱۹۵)

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان (کی جگہ) جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

المصطفیٰ ﷺ مرکز کی دیگر مطبوعات





قُلْ اِنَّكُمْ مَعِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

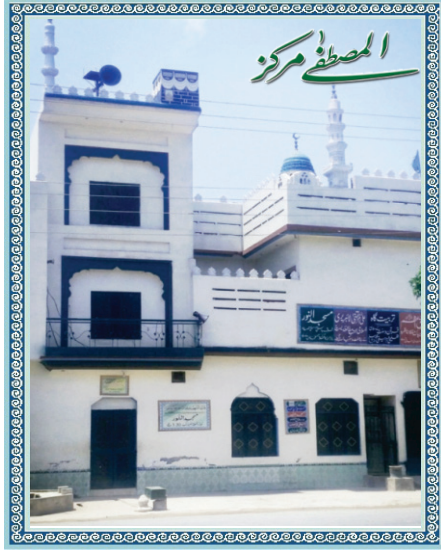
کہو کہ تم ہماریساتھ ہیں
قہر قہر اللہ کی رحمت کے ساتھ۔

مَنْ حَقَّقَ حَقِيقَةَ اِسْمِ اللَّهِ فِي سَمْعِهِ

جو شخص اپنے سماعت کی حقیقت روئی میں
اگر ہے گا اللہ کی رحمت پر ہی کرے گا

اِنَّ اِسْمَ اللَّهِ اَوْفَىٰ بِرَبِّكَ مِنْ دُونِهِ

اور اللہ کی ربی کوں کرے دینی
حق اور اور اس کے میں بہت ہے



اتحاد و فلاح مسجد مسلمہ

فرق پرستی و مسلکی تعصبات سے بالا

قرآن و سنت کی دعوت و بالادستی

المصطفیٰ مرکز

قرآن مجید و تعلیم مصطفیٰ ﷺ کی سبیل اللہ حاصل کرنے کے لئے رابطہ کریں

تعلیم مصطفیٰ ﷺ اذان پڑھنے کے لیے
موبائل سے QR کوڈ اسکرین میں



کیا نی سٹریٹ، نیول شرقی، بحر یہ انڈیور وڈ اسلام آباد
چک شاہ پورہ 2، کلومیٹر ہرن مینا روڈ وے انٹر چینج، حافظ آباد روڈ، شیخوپورہ

+92 300-5115922

almustafa markaz

almustafamarkaz@gmail.com

